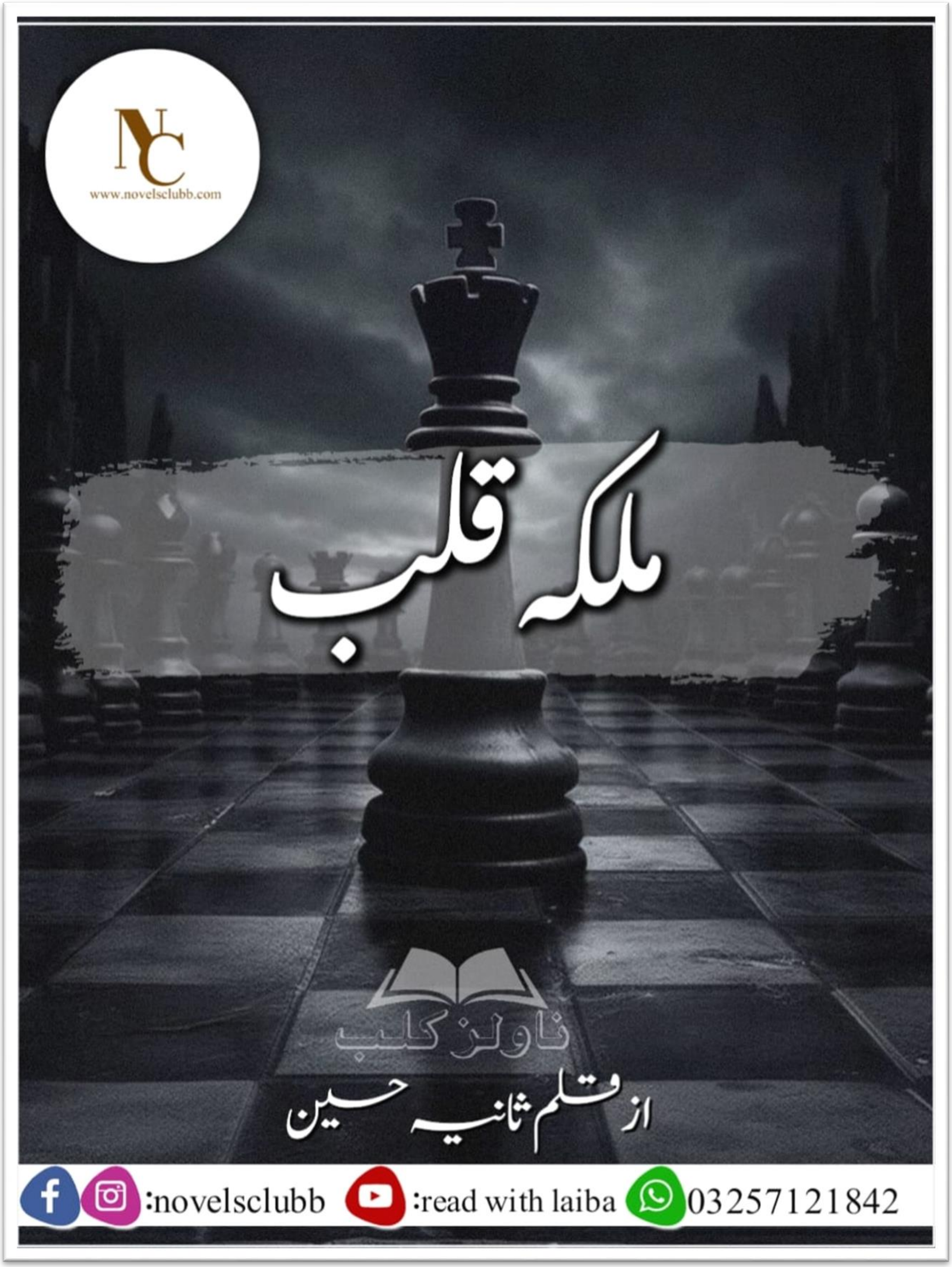
NC
www.novelsclubb.com
ملکہ قلب
ناولز کلب
از قلم ثانیہ حسین
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# ملکہ قلب

## از قلم

## ثانیہ حسین

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اداکاری سیکھو....
کرنے کے لیے نہیں....
اپنے اردگرد موجود منافق لوگوں کی اداکاری سمجھنے کے لیے.....

www.novelsclubb.com

5

بارش ابھی تک برس رہی تھی۔ بجلی ابھی تک گرج رہی تھی مگر اس کے اندر کی آگ کافی حد تک بجھ چکی تھی۔ غصہ بہہ گیا تھا۔ اب بس درد باقی تھا۔ رات ڈھلنے میں تھوڑا سا وقت تھا۔ تارے مدھم پڑنے لگے تھے۔ اندھیرا ماند پڑنے لگا تھا۔ گاڑی کو سڑک پر چھوڑے وہ فٹ پاتھ پر چلنے لگی۔ اتنی تیز بارش میں وہ چند ہی لمحوں میں مکمل طور پر بھیگ گئی۔ مگر فکر کسے تھی؟ اس نے اب کی بار آنسوؤں کو نہیں روکا بلکہ انہیں بہہ جانے دیا۔ وہ بہتے چلے گئے۔ ساتھ میں غم بھی نکلتا چلا گیا۔ جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا تب سے لے کر تین سال پہلے تک اس نے صرف خوشیاں دیکھی تھیں۔ پھر اچانک ہی تین سال پہلے اسے احساس ہوا کہ وہ خوشیاں نہیں تھیں۔ وہ اس کے ماں باپ کی موت کا ازالہ تھا جو سعیر مراد بھر رہا تھا۔

اس نے سر اٹھا کر بھیگی آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھا۔

"کوئی اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے اللہ جی؟" بارش کی بوندیں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھیں اور اس کے آنسوؤں کو ساتھ بہا لے جا رہی تھیں۔ "میرے پاس کچھ نہیں بچا اللہ جی۔ کچھ بھی نہیں"۔

وہ کسی معصوم بچے کی طرح اللہ پاک سے شکایت کر رہی تھی۔ اپنا دکھ بیان کر رہی تھی۔ وہ سڑک کے بالکل درمیان میں کھڑی تھی۔ ساری دنیا سے بے نیاز۔ تب ہی اچانک کسی نے اسے خود سے لگا کر اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا اور ایک طرف ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے ایک تیز رفتار گاڑی



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عین اسی جگہ سے گزری جہاں ابھی ایک لمحہ پہلے وہ کھڑی تھی۔سب کچھ ایک ہی لمحے میں ہوا تھا۔اتنا جلدی کہ وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پائی۔وہ چند لمحے سن دماغ لیے اس کے سینے سے سر ٹکائے کھڑی رہی۔وہ بھی اس کی وجہ سے اتنی دیر میں بھیگ چکا تھا۔اسے اس کے دل کی دھڑکن صاف سنائی دے رہی تھی۔وہ جو سیدھی ہونے ہی لگی تھی اچانک اس کی دھڑکن سننے کو رک گئی۔اس دھڑکن میں کچھ الگ سا تھا۔کچھ مقناطیسی سا۔جیسے وہ کسی کے نام کی تسبیح پڑھ رہی ہو۔گویا وہ چلتی ہو تو ساتھ ایک مدھم سا ساز چلتا ہو جو پورے وجود میں سرایت کرتا تھا۔جیسے کوئی محبت کی دھن بجا رہا ہو۔کسی کا دل اس طرح بھی دھڑک سکتا ہے۔اتنا خوبصورت طریقے سے۔اتنی دلفریبی سے۔اپنے اندر اتنی محبت لیے۔یقیناً اس دل میں بسنے والی لڑکی بہت خوش قسمت تھی۔بہت زیادہ.....

اس نے دھیرے سے اپنا چہرہ سیدھا کیا۔نظر اس شخص کے چہرے سے ٹکرائی جو خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کی حفاظت کیے کھڑا تھا جیسے وہ اس کا کیئر ٹیکر ہو۔اچانک ہی فسوں ٹوٹا۔وہ اس کی دھڑکن کے سحر سے باہر نکلی۔اگلے ہی لمحے اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اس نے اسے دھکا دے کر خود سے دور کیا۔وہ اب بھی خاموش رہا۔اسے شاید یہی امید تھی۔

"تمہیں اپنی حفاظت کرنی چاہیے"۔

اب کہ وہ پہلی بار بولا۔سنہری آنکھوں میں ڈھیروں فکر کے جذبات امڈ رہے تھے۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اور تمہیں میری فکر بالکل نہیں کرنی چاہیے۔'' وہ غصے سے بولی۔

''چلو تمہیں ڈراپ کردوں۔'' اس نے لائلہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا تو وہ فوراً بگڑی اور اس کا ہاتھ جھٹکا۔

''میں خود چلی جاؤں گی۔ تمہارے احسان کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔'' وہ دبی دبی آواز میں چلائی۔

اس نے ایک ابرو اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ اس کا ہاتھ پکڑے اپنی گاڑی کی جانب بڑھنے لگے۔ اس نے گویا اس کی بات سنی ہی نہ تھی۔ وہ اس کے ساتھ کھنچی چلی گئی۔ مزاحمت کی کوشش بھی کی مگر بے سود۔ وہ کسی کی سنتا ہی کب تھا؟

اسے فرنٹ سیٹ پر بٹھا کر اس نے دوسری طرف سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ چند ہی لمحوں میں ان کی گاڑی سڑک پر دوڑنے لگی۔ بارش کے پانی میں گاڑی کے ٹائر مخصوص آواز فضا کو بخش رہے تھے اور ان کی موجودگی کو یقینی بنا رہے تھے۔ سارا راستہ دونوں میں کوئی بات نہ ہوئی۔ وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی جبکہ حدید بالکل سامنے۔ گاڑی اس کے اپارٹمنٹ کے سامنے جا کر رکی تو لائلہ اس پر نگاہ ڈالے بغیر باہر نکلی۔ پھر جیسے اس کے ضمیر نے اسے جھنجھوڑا۔ وہ آگے جاتے جاتے اچانک رکی اور مڑ کر اسے دیکھا جو ابھی تک سنجیدہ چہرہ لیے سامنے ہی دیکھ رہا تھا۔ مگر وہ جانتی تھی کہ وہ اس کا ایک ایک تاثر پڑھ رہا تھا۔ وہ نہ دیکھتے ہوئے بھی اس کی


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔لائلہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ اس کے کانوں میں اس کی آواز گونجی۔وہ اس آواز کو سن کر شل رہ گئی۔بالکل جیسے پتھر کا مجسمہ ہو۔جیسے اس میں جان ہی نہ رہی ہو۔اگلے ہی لمحے وہ گاڑی تیز رفتار میں اس کی آنکھوں سے دور چل دی۔رفتار اتنی تیز تھی کہ چند ہی لمحوں میں وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی۔اس کے کانوں میں وہی الفاظ گونج رہے تھے۔آواز اسی کی تھی مگر وہ جانتی تھی کہ وہ آواز اس کی نہیں تھی۔وہ آواز تو اجنبیت سے بھری تھی۔اور اس کی آواز میں اس قدر اجنبیت کیسے ہو سکتی تھی؟اس کے الفاظ جیسے اس کے ذہن میں نقش سے ہو گئے۔دل کو تکلیف ہوئی۔بہت ہوئی مگر وہ خاموش رہی۔

"مجھے لگا تھا میری وفالوٹ آئی ہے۔مگر میں غلط تھا"۔

وہ کافی دیر وہاں کھڑی رہی۔پھر ہاتھ چہرے تک لے جا کر آنسو پونچھے۔گہری سانس لی اور اسے خیال سمجھ کر سر جھٹکا۔وہ کچھ بھی کہے اب اسے پروا نہیں تھی۔اس نے لوگوں کی پروا کرنا چھوڑ دی تھی۔حتیٰ کہ ہادی کی بھی جب سے اس نے اسے نقاب چڑھائے دیکھا تھا۔بے اختیار اس کی آنکھوں کے سامنے ایک منظر لہرایا۔گھوڑے، جنگل، حملہ، نقاب پوش، سنہری آنکھیں....اس نے فوراً آنکھیں کھولیں اور خاموشی سے من من بھر کے قدم اٹھاتی اندر داخل ہوئی۔تب ہی پرل جس کی آنکھوں میں نیند کی بجائے زمان کی محبت کا سایہ جھلک رہا تھا،اوپر ٹیرس سے اسے

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھ چکی تھی۔ کار میں بیٹھے شخص کو بھی وہ پہچانتی تھی اور ساتھ میں کھڑی محبت کا زخم لیے اس بدقسمت لڑکی کو بھی۔

وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی جب کسی کے قدموں کی چاپ نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا۔ وہ رکی اور پھر دائیں طرف گردن موڑ کر دیکھا تو نظر پرل پر پڑی جو مکمل طور پر بھیگی کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ وہ یقیناً ابھی ٹیرس سے آئی تھی۔

"کہاں گئی تھی؟" پرل نے سوال کیا۔ لہجے میں کچھ نہیں تھا۔ نہ غصہ، نہ حیرت، نہ شک، نہ افسوس۔ لائلہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔ بولنے کی ہمت نہیں تھی۔

"حدید کے ساتھ تھی؟" پرل نے پھر سے سوال کیا تو لائلہ نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔

"دشمن کے ساتھ؟ یا پھر اس سے دوستی کرلی؟" پرل نے سوال کیا جبکہ وہ جانتی تھی کہ اسے محض احساس دلایا گیا ہے۔ کچھ یاد دلایا گیا ہے۔

"وہ صرف مجھے چھوڑنے آیا تھا۔" ویران لہجہ ....

"کیوں؟ کیا تم اس کے پاس گئی تھی"؟

"نہیں۔ بس ہمارے راستے ٹکرا گئے تھے۔" وہ دل شکستہ ہو کر نہایت سنجیدگی سے بولی۔

"راستے تب ٹکراتے ہیں جب منزل ایک ہوتی ہے"۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پرل کی بات سن کر وہ چند لمحے اسے تکتی رہی۔

"منزل ایک ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر ایک کی منزل فتح ہو گی تو دوسرے کی شکست۔ وہ میرا حریف ہے"۔

"حریف کے ساتھ اگر دل کا معاملہ ہو جائے تو وہ فتح کے مقام سے گرا دیتا ہے"۔

"جانتی ہوں۔" اتنا کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی۔ پھر جب محسوس ہوا کہ پرل ابھی تک وہیں کھڑی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی ہے تو وہ رکی اور مڑ کر اسے دیکھے بغیر کہا۔

"میں اسے دل سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہوں۔" اس نے گویا یقین دہانی کروائی۔

"صرف کوشش"؟

اب کہ لائلہ ایک جھٹکے سے مڑی اور حیرت سے اسے دیکھا۔

"محبت کبھی دل سے ختم نہیں ہوتی پرل ساما۔ دل کو مارنا پڑتا ہے۔ روح کو زخمی کرنا پڑتا ہے۔ آنکھوں کو سمندر کرنا پڑتا ہے۔ اس سب کے بعد بھی اسے صرف بڑھنے سے روکا جا سکتا ہے۔ اسے ختم کرنا ناممکن ہے۔ اسے ختم کرنے کا اختیار خدا نے کسی کو نہیں دیا۔ کسی کو بھی نہیں"....


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے جواب نے پرل کو سرد آہ بھرنے پر مجبور کر دیا۔اس بات کی سمجھ پرل سے بڑھ کر کس کو تھی؟وہ خاموش رہی۔بولنے کو کچھ نہ بچا۔بس دل میں ٹیس اٹھی۔ذہن کی اسکرین پر زمان کی تصویر ابھری اور بس....درد کی انتہا ہو گئی۔

وہ اپنے کمرے میں چلی گئی اور پھر دروازہ بند کر کے کئی ثانیے ایسے ہی ڈریسنگ کے سامنے کھڑی خود کو آئینے میں تکتی رہی۔وہ بالکل بدل گئی تھی۔وفا کا لائلہ کی شخصیت سے کوئی مقابلہ نہیں تھا۔تین سال پہلے واقعی وفا مر گئی۔کئی لوگوں کی وفا... مگر پھر بھی اس کا دماغ ان خیالوں میں الجھا تھا کہ اسے آج حدید کو دیکھ کر کیا ہو گیا تھا۔کیوں وہ اپنے حواس کھو بیٹھی؟یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ بے وفا تھا۔اس کا حریف....اس کا دشمن۔

اگلے ہی لمحے اس نے سر جھٹکا۔آنکھیں بند کیں اور گہری سانس اندر کو کھینچی۔چند ہی لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو ان میں نمی غائب تھی۔درد،تکلیف گویا ہر احساس کی قید سے آنکھیں آزاد ہو گئی تھیں۔بالوں کو کیچر سے آزاد کیا تو گیلے بال شانوں پر پھیل گئے۔ایک مسکراہٹ لبوں پر سجائی اور پھر بس!اداکاری کا خول چڑھ گیا اور سب ٹھیک ہو گیا۔

اگر آنسو صاف کرنے کے لیے اس کا ہادی نہیں،سر رکھنے کے لیے اس کا کندھا میسر نہیں،تو پھر اس کا رونا فضول تھا۔بالکل فضول....



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ خاموشی سے بیڈ پر جا کر لیٹ گئی تو تھکاوٹ کے سبب چند ہی لمحوں میں وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

آج سے تین سال پہلے جب اس نے جاپان کے شہر ٹوکیو میں قدم رکھا تھا تب وہ آج سے بالکل مختلف تھی۔ ڈری ہوئی، سہمی ہوئی، تکلیف اور ظلم کا شکار وفا...

وہ پرل کے ساتھ ہی آئی تھی۔ ان کی گاڑی ٹوکیو کی سڑکوں پر رواں تھی۔ تھکاوٹ اور بخار کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں سرخی اتری ہوئی تھی۔ وہ ابھی مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہوئی تھی مگر چونکہ وہاں رہنا اس کے لیے خطرناک تھا اس لیے اسے جلد از جلد ٹوکیو لایا گیا تھا۔ بہار کا موسم ختم ہو چکا تھا۔ بالکل ایسے ہی اس کی زندگی سے بھی بہار خفا ہو کر جا چکی تھی۔ سڑکوں کو دیکھتے ہوئے اس کے ذہن میں سوالات کا ڈھیر تھا۔ ایک دم سے زندگی بدل گئی تھی۔ لوگ بدل گئے تھے۔ اب تک کی ساری عمر جن کے ساتھ پیار اور محبت سے گزاری تھی ان سب کا ساتھ ایک جھٹکے میں ہی چھوٹ گیا تھا۔ وہ ہنستی تو اسے مراد ہاؤس کے لوگ یاد آتے۔ وہ روتی تو بھی اسے وہی یاد آتے۔ عجیب معمہ تھا!

اچانک ان کی گاڑی رکی تو وہ اپنی دنیا میں واپس آئی۔ ڈرائیور باہر نکل گیا۔ گارڈز آگے بڑھ کر پرل اور لائلہ کی جانب کا دروازہ کھولنے لگے۔ پرل بھی باہر نکلی مگر وہ وہیں بیٹھی رہی۔ دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ نئی جگہ، نئے لوگ.... اللہ!


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پرل خاموشی سے اندر چلی گئی گویا اسے اس کی پرواہ ہی نہ ہو۔تب ہی کسی نے گاڑی کے کھلے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اسے سینے پر ہاتھ رکھے قدرے جھک کر سلام کیا۔

"خوش آمدید لائلہ ساما! ایش گوتن میں آپ کا سواگت ہے"۔

وہ سر کو خم دے کر دھڑکتے دل کے ساتھ دھیرے سے باہر نکلی۔وہ شخص دو قدم پیچھے ہو گیا۔

"مجھے صیاد کہتے ہیں۔آج سے میں ہی آپ کا خاص آدمی ہوں"۔

وہ خاموشی سے اسے سنتی رہی جبکہ نظریں اس کے عقب میں کھڑی اس عالیشان عمارت پر ٹک چکی تھیں۔عمارت کی چمکتی ہوئی سفید دیواریں سورج کی کرنوں میں مزید چمک رہی تھیں۔ایسی عمارت اس نے زندگی میں پہلی بار دیکھی تھی۔وہ یقیناً کسی بہترین آرکیٹیکٹ کی شاندار صلاحیتوں کا نمونہ تھی۔اس عمارت نے ایسے ماحول کی تشکیل کی تھی جو دل کو چھو لینے والا تھا۔ اس کے ہر گوشے میں نفاست کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔اسے ایسا لگا جیسے وہ کسی جادوئی دنیا میں قدم رکھ چکی ہے۔وہ عمارت دو حصوں میں تقسیم تھی۔درمیان میں جگہ خالی تھی۔

"اس طرف آئیں۔" صیاد اسے بائیں جانب لے کر ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ان کے پیچھے دو گارڈز بھی تھے۔لان سے گزرتے ہوئے اس کی نظر ارد گرد کا طواف کر رہی تھی۔جیسے ہی وہ اس عمارت میں داخل ہوئے اس کے دماغ میں اس عمارت کی تعریف کے لیے الفاظ کی کھوج مشکل



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہو گئی۔ وہ اندر سے کہیں زیادہ وسیع اور شاندار تھی۔ اس کے قدموں میں موجود قالین سامنے سیڑھیوں پر اوپر تک بچھی ہوئی تھی۔ وہ مبہوت سی اس عمارت کا جمال دیکھتی رہی۔

صیاد زینے چڑھنے لگا تو وہ بھی اس سے دو قدم پیچھے اسی جانب چلنے لگی۔ اوپر پہنچ کر وہ اسے دائیں جانب موجود تیسرے کمرے کی جانب لے گیا۔

"یہ آج سے آپ کا کمرہ ہے۔" جیسے ہی صیاد نے دروازہ کھولا وہ اس کمرے کو دیکھتی رہ گئی۔

مراد ہاؤس میں موجود اس کا کمرہ بہترین تھا مگر اس کمرے کی تعریف کے لیے اس کے پاس واقعی الفاظ نہیں تھے۔ اس کی وسعت اس کمرے سے زیادہ تھی۔ وہ اندر داخل ہوئی تو صیاد دروازہ بند کرتا وہاں سے چلا گیا۔ اس نے ایک نظر بند دروازے کو دیکھا اور پھر دوبارہ اس کمرے کو دیکھنے لگی۔ وہاں موجود ایک ایک چیز نہایت نفیس اور قیمتی تھی۔ اس کی آرائش میں سفید اور سنہری رنگ استعمال کیا گیا تھا۔ دیواریں سفید تھیں جن پر سنہری رنگ نرم لہروں اور پیچیدہ شکلوں میں بکھرا ہوا تھا۔ وہ رنگ دیواروں کی سادگی کو ایک شاندار جمالیاتی اثر دے رہے تھے۔ جب روشنی دیوار پر پڑتی تو سنہری رنگ چمکتا اور کمرے میں ایک خاص دلکشی پیدا کرتا۔ ان دیواروں کی خوبصورتی دل کو لبھانے والی اور کافی متاثر کن تھی۔ جیسے ہر خط اور شکل ایک کہانی سنا رہی ہو۔ اس کمرے کے وسط میں موجود بیڈ کے اوپر دیوار پر ایک بڑی سی تصویر آویزاں تھی جسے وہ کئی لمحے یک ٹک دیکھتی رہی۔ وہ سفید بلاؤز کے ساتھ گلابی رنگ کا ٹراؤزر پہنے مال


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے فرش پر بیٹھی تھی۔ پیروں میں سفید سٹیلیٹو ہیلز تھیں۔اسے دیکھ کر اس کے دماغ کی ہوائیاں اڑنے لگیں۔وہ وہی منظر تھا جب وہ ایک جاپانی شخص سے ٹکرانے پر مال میں گری تھی۔وہ تصویر یقیناً اسی لمحے بنائی گئی تھی۔ مگر اس تصویر کو بنانے والا اس قدر ماہر تھا کہ ایسا لگتا تھا جیسے وہ کوئی خوبصورت پوز بنائے بیٹھی تھی۔اس کے ایک پاؤں کی ہیل نظر آرہی تھی جو بالکل صحیح سلامت تھی۔اس کا چہرہ کسی بھی تاثر سے عاری تھا۔اس کے دائیں گال پر موجود ڈمپل بھی صاف ظاہر تھا۔اس کے چہرے پر بے تحاشا معصومیت تھی۔وہ اپنی اس معصومیت کو کئی لمحے دیکھتی رہی جس کا مراد ہاوس کے برخوردار نے جنازہ نکال دیا تھا۔اس کے علاوہ اس کے عین سامنے صوفے رکھے تھے۔ایک طرف ڈریسنگ روم موجود تھا۔اسی کی دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی ڈریسنگ ٹیبل رکھی تھی جس میں ایک قدِ آدم جتنا آئینہ نصب تھا۔دوسری طرف موجود گلاس سلائیڈنگ ڈور تھا جس کے سامنے نفیس پردے لٹک رہے تھے۔وہ دھیرے سے چلتی ہوئی وہاں پہنچی اور پردے ایک طرف سمیٹے تو کمرہ مزید روشن ہو گیا۔ نظر سامنے ہی عمارت کے دوسرے حصے پر پڑی۔اس کے کمرے کے عین سامنے عمارت کے دوسرے حصے میں ایک کمرہ تھا۔اس کمرے کا گلاس ڈور اوپن تھا اور اسے دور سے ہی اندر کا منظر کافی حد تک دکھائی دینے لگا۔اس نے گلاس ڈور سلائیڈ کیا اور باہر آگئی۔ریلنگ پر ہاتھ ٹکایا تو ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اسے اندر تک پر سکون کر دیا۔اسے اس وقت اپنی بالکنی بے تحاشا یاد آئی تھی۔تب ہی کسی

www.novelsclubb.com

احساس کے تحت اس نے آنکھیں کھول کر سامنے موجود کمرے کو غور سے دیکھا۔اسے ایسا لگا جیسے اسے کوئی غور سے دیکھ رہا ہے مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔کمرے میں اسے ذرا سا بیڈ دکھائی دے رہا تھا جس پر فائلز بکھری ہوئی تھیں۔اس کے علاوہ وہ کچھ بھی نہ دیکھ پائی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس سلائیڈنگ ڈور بند کرتی کمرے میں آکر بیڈ پر بیٹھ گئی۔ موبائل اٹھایا تو جی چاہا دیوار میں دے مارے۔وہ موبائل پرل نے اسے دیا تھا۔بالکل نیا۔اس کا موبائل کھو چکا تھا۔اسے سب سے زیادہ دکھ اپنی تصاویر اور اپنا انسٹا گرام اکاؤنٹ کھودینے کا تھا۔تب ہی اس نے طے کیا کہ وہ پھر کبھی انسٹا گرام یوز نہیں کرے گی۔ عجیب بات تھی !

پرل سب سے پہلے ایک کمرے میں داخل ہوئی جہاں روزی موجود تھی۔

اس کے آنے پر روزی اٹھ کھڑی ہوئی اور جھک کر اسے سلام کیا۔پرل نے سر کو خم دیا اور بیڈ پر جا بیٹھی۔

”سفر کیسا رہا پرل ساما؟“ روزی خوشدلی سے بولی اور وہ چھوٹی سی بچی جسے وہ اٹھائے ہوئے تھی،اسے تھمادی۔

”بہتر تھا۔تم لائلہ کے پاس جاؤ میں اینا کے ساتھ ہوں۔“اس نے اینا کو لیا تو وہ اسے دیکھ کر خوش ہوگئی۔روزی مسکرا کر سر کو خم دیتی وہاں سے چلی گئی۔پرل نے باری باری اینا کے دونوں گالوں پر پیار کیا۔اسے دیکھ کر اسے ایسا لگا جیسے چھوٹی نورِ نظر اس کے سامنے ہے۔خاص طور پر

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی نیلی آنکھیں۔ایسا لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ نورِ نظر کے علاوہ کسی اور کی ہوں۔اسے دیکھ کر پرل کو نورِ نظر بہت یاد آئی۔اس نے اینا کے چہرے سے نظر ہٹا کر سامنے دیوار پر آویزاں اس تصویر کو دیکھا جس میں اشعر، نورِ نظر اور اینا ساتھ موجود تھے۔اشعر اور نورِ نظر کے لبوں پر مسکراہٹ تھی جبکہ اینا ٹکٹکی باندھے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔اس تصویر کی خوبصورتی کا اندازہ ان کے چہروں پر سجی مسکراہٹ سے لگایا جا سکتا تھا۔پرل زخمی سا مسکرادی اور پھر اینا کو دیکھا جو اس کے ہاتھ میں موجود بریسلیٹ کو پکڑے اسے اپنی جانب کھینچنے میں مصروف تھی۔

تب ہی کمرے میں ڈیزی داخل ہوئی۔پرل کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔خوشگوار سی حیرت لیے وہ اس کی جانب آئی اور جھک کر اسے سلام کیا۔

"آپ کو دیکھ کر خوشی ہوئی پرل ساما " !

پرل مسکرادی اور پھر اینا کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہوگئی۔

"اینا کا خیال رکھا تھا تم نے اور روزی نے ؟" اینا کے بال درست کرتے ہوئے اس نے استفسار کیا۔

"جی پرل ساما! ہم نے اس کا پورا خیال رکھا۔نور بیٹی کے بعد تو اب یہی تو ہمارے لیے نور ہے۔" یہ کہتے ہوئے ڈیزی کے چہرے پر زخمی سا تاثر در آیا۔

پرل نے محض سر کو خم دیا۔



www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ واش روم سے فریش ہو کر باہر نکلی تو نظر صوفے پر بیٹھی ایک جاپانی لڑکی پر پڑی جو گھٹنوں تک آتی ڈریس پہنے ہوئے تھی۔ اسے دیکھ کر اسے پرل کا احساس ہوا۔ شاید وہ بھی اسی طرح مغرور تھی مگر اس کا اندازہ اگلے ہی لمحے غلط ثابت ہوا جب وہ اسے دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور مسکرا کر جھک گئی۔ یقیناً اس نے اسے سلام کیا تھا۔

"لائلہ ساما! میں روزی ہوں۔ پرل ساما کے خاص لوگوں میں سب سے خاص۔" وہ اپنائیت بھرے لہجے میں بولی۔ لائلہ نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ لڑکی اسے پرل سے کافی مختلف لگی تھی۔

"آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو آپ کا خاص آدمی صیاد حاضر ہے۔ مجھ سے کسی چیز کی امید مت رکھیے گا۔ میں صرف پرل ساما کے حکم پر سر تسلیم خم کرتی ہوں۔" ڈھٹائی سے کہا گیا تو لائلہ کو اس وقت وہ واقعی پرل کی طرح لگی۔ مغرور کہیں کی۔ ہونہہ!

"تو پھر تم یہاں کیا کرنے آئی ہو؟" اس سے بھی نہ رہا گیا۔ آخر طنز مار ہی ڈالا۔

"اپنا تعارف کروانے۔ بائی داوے آپ کی طبیعت کیسی ہے؟" لہجہ فکر بھرا تھا۔ لائلہ اسے بس دیکھتی ہی رہ گئی۔ وہاں کے لوگ ایک ہی لمحے میں رنگ بدل لیا کرتے تھے۔

"بہتر۔" مختصر سا جواب دے کر وہ اپنے بیڈ کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ کمرہ اس پوری بلڈنگ کا سب سے خاص کمرہ ہے۔" اس نے جیسے جتایا۔

www.novelsclubb.com

لائلہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ نظروں میں سوال ابھرا۔

”تو“؟

”جانتی ہیں سالوں پہلے یہ کس کا کمرہ تھا“؟

”کس کا“؟

”انمول ساما کا“۔

لائلہ کے ابرو سکڑ گئے۔ نظروں میں حیرت در آئی۔

”کون انمول“؟

”آپ انمول ساما کو نہیں جانتیں؟“روزی کو گویا جھٹکا لگا۔

”نہیں تو۔“اس نے سادگی سے نفی میں سر ہلایا۔

”ایش ساما کو جانتی ہیں“؟

”ایش؟“لائلہ سوچ میں پڑ گئی۔چند لمحوں بعد اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔روزی کے دماغ کی ہوائیاں اڑنے لگیں۔

”یہ جانتی ہیں کہ اس وقت آپ کہاں ہیں“؟

”جاپان“۔

”جاپان میں کہاں“؟

www.novelsclubb.com

”ٹوکیو“۔

”افوہ لائلہ ساما! ٹوکیو میں کہاں“؟

”مطلب؟“ وہ معصومیت اور ناسمجھی سے اسے دیکھے گئی۔

”مطلب اس وقت آپ ایش گوتن میں ہیں اور ایش ہم سب کے باس کا نام ہے“۔

لائلہ کے دماغ میں اچانک ایک خیال لہرایا۔اشعر کی انسٹا گرام آئی ڈی۔وہ ایش کے نام کی تھی۔

”ایش اشعر جہان ہی ہے ناں“؟

”افف!“ اور یہاں روزی کی برداشت جواب دے گئی۔”آپ کو معلوم بھی نہیں کہ ایش ساما کون ہیں؟ اور وہ ہیں کہ کبھی کسی کی فکر نہ کرنے والے ایک ایک کو آپ کا خیال رکھنے کی ہدایت دے رہے ہیں“۔

”ایش اشعر جہان نہیں ہے“؟

”نہیں۔وہ تو“....

”کیا ہو رہا ہے ادھر؟“ روزی کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ پرل وہاں آ پہنچی۔اس کی آواز گونجی تو روزی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

”پرل ساما! انہیں تو معلوم ہی نہیں کہ ایش ساما کون ہیں۔“ روزی یقیناً شاکڈ تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دھیرے دھیرے سب معلوم ہو جائے گا۔ تم جاؤ اور اس کے لیے کھانا ریڈی کرواؤ۔ اس کی میڈیسن کا وقت ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے کچھ کھانا لازمی ہے۔" وہ سنجیدگی سے حکم دینے لگی۔

"جی پرل ساما!" روزی نے سر جھکا کر کہا اور پھر وہاں سے چل دی۔

"انمول ساما کے بارے میں تمہیں میں آلریڈی بتا چکی ہوں۔ یاد نہیں"؟

لائلہ کچھ سوچنے لگی۔ اسے واقعی یاد نہیں تھا۔

"ارباز ساما کی بیوی جس کا قتل تمہارے پیارے چاچو جان نے کیا تھا۔ اب یاد آیا؟" وہ تیزی سے بولتی گئی۔ لائلہ کو بھی اچانک یاد آیا۔

"اچھا وہ انمول۔" اسے خاصی شرمندگی ہوئی۔ کیا اس کی یادداشت بھی متاثر ہوئی تھی؟

استغفراللہ!

"اور ایش؟ وہ کون ہے"؟

پرل چند لمحے خاموش رہی۔ کوئی بھی کہانی گھڑنے کا اس کا کوئی موڈ نہیں تھا۔ اس لیے صرف اتنا ہی کہہ دیا۔

"ہم سب کا باس ہے۔ ماسٹر مائنڈ۔ وہی ہمیں لیڈ کرتا ہے اور امید ہے کہ وہی مستقبل میں کنگ آف یامی نو کائی بنے گا"۔

اس نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ویسے تم کدھر چلی گئی تھی؟میں اکیلی پریشان ہو گئی تھی"۔

پرل نے اس کی بات سن کر تاسف سے سر ہلایا۔

"یہاں کوئی کھا نہیں جائے گا تمہیں۔اپنا ہی گھر سمجھو اسے۔"اس کا لہجہ روکھا سا تھا۔

"کیا میں نے کچھ غلط کر دیا ہے"؟

پرل جو صوفے پر بیٹھ چکی تھی اسے دیکھا اور پھر نگاہوں میں سوال ابھرا۔

"نہیں تو"۔

"پھر ٹھیک سے بات کیوں نہیں کر رہیں تم مجھ سے؟اتنا روکھا لہجہ کیوں ہے تمہارا"؟

پرل یہ سوال سن کر چند لمحے اسے دیکھتی رہی اور پھر دھیرے سے ہنس دی۔اور ادھر لائلہ اسے ہنستا دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

"تم بہت بھولی ہو۔کوئی کسی کے رویے کی اتنی پروا کیسے کر سکتا ہے"؟

"اگر کسی کا رویہ بلاوجہ بدل جائے تو فکر تو ہو گی"۔

پرل نے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"جس دن تم لوگوں کی اور ان کے رویوں کی فکر کرنا چھوڑ دو گی اسی دن جینا سیکھو گی۔اسی دن میں کہوں گی کہ تم صحیح معنوں میں میچور ہو چکی ہو۔لوگوں اور ان کے رویوں کی پروا انسان کو

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اندر سے کھا جاتی ہے۔لوگوں کو فرق نہیں پڑتا۔ نظرانداز کرنا سیکھو۔زندگی آسان ہو جائے گی"۔

"اگر ہماری کسی غلطی کی وجہ سے ہو تو"؟

"اگر وہ شخص واقعی تمہارا اپنا ہو گا تو تم سے شکوہ کرے گا، گلہ کرے گا۔ شکوے ہمیشہ اپنوں سے کیے جاتے ہیں۔اگر شکوہ کیے بغیر اس کا رویہ بدل جائے تو سمجھ جاؤ اسے تمہاری ضرورت ہی نہیں۔ شکوے اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ان کو واقعی تمہاری ضرورت ہے"۔

"تم اتنی سمجھدار کیسے ہو"؟

"تم بھی ہو جاؤ گی۔"پرل نے ہنستے ہوئے کہا۔"اور رہی بات میرے رویے کی تو یہاں تمہیں سب کے بدلتے رویے فیس کرنے ہوں گے۔ہم سخت جان لوگ ہوتے ہیں۔ ہمیں ہنسنا نہیں آتا۔ہمارے چہروں پر ہمیشہ مصنوعی مسکراہٹ راج کرتی ہے اور وہ بھی تب جب ہم تکلیف میں ہوتے ہیں۔جب ہم اداکاری کر رہے ہوتے ہیں۔ہم سے زیادہ دیر مسکرایا نہیں جاتا۔ہم زیادہ دیر کسی سے پیار سے بات نہیں کر سکتے۔پیار کے لیے دل میں احساس چاہیے ہوتا ہے اور ہمارے دل ایک دوسرے کی دشمنی میں مارے جاتے ہیں۔" نظروں کے سامنے ایک چہرہ آیا۔نیلگوں آنکھوں والا وہ چہرہ جو پرل کے لیے دنیا کا سب سے حسین چہرہ تھا۔اس کے اندر کچھ ڈوب کر ابھرا۔تب ہی وہ مسکرائی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم لوگ پیار محبت کے لیے نہیں بنے ہوتے۔"اس کا لہجہ کافی زخمی تھا۔

"کون کہتا ہے تمہاری دنیا کے لوگ ظالم ہوتے ہیں۔میرے خیال سے تو تم لوگ ہی اصل میں مظلوم ہو۔بس فرق صرف اتنا ہے کہ تم خود پر ہوئے ظلم کا بدلہ خود لیتے ہو۔ہر حال میں انصاف حاصل کرتے ہو۔مر کر یا مار کر"۔

"ہم اپنی ذات کے ساتھ مظلوم کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔"اسے شاید بہت برا لگا تھا۔" ہمیں دلاسوں اور ہمدردیاں سمیٹنے سے سخت نفرت ہوتی ہے"۔

لائلہ نے گہری سانس لی۔

"تمہاری جنگ کس سے ہے؟"اس نے بات بدلی۔

"ہم سب کی جنگ یامی نوکائی کے دشمنوں سے ہے۔ہمارا مقصد اسٹون حاصل کرنا اور یامی نوکائی کے غداروں کو ختم کرنا ہے"۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔"ابھی آرام کرلو۔پھر بات ہوگی۔اور ہاں۔"وہ جاتے جاتے رکی اور مڑ کر اسے دیکھا۔"مجھ سے ہر وقت اچھے رویے کی امید مت رکھنا"۔

لائلہ نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔

اسے پرل اچھی لگنے لگی تھی۔اس کی باتیں،اس کے خیالات،اس کا اعتماد،اپنے اندر ہی اپنا درد سمیٹے رکھنے کا ہنر.... کتنی اچھی اداکارہ تھی وہ۔بہترین اداکارہ !...


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دل میں پہلی بار اس جیسا بننے کی خواہش جاگی۔اور اسی خواہش نے اس کے اندر کی وفا جہانگیر کو مار کر لائلہ جہان کو زندہ کر دیا۔

اسی وقت اس عمارت کے دوسرے حصے میں موجود سامنے والے کمرے میں وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے خاموشی سے اس کے کمرے کی جانب دیکھ رہا تھا۔گلاس ڈور سلائیڈ کرنے کے بعد وہ پردے سیٹ کرنا بھول گئی تھی۔اسے اس کے کمرے سے پرل باہر کی جانب جاتی ہوئی دکھائی دی۔

تب ہی اس نے بلیوٹوتھ آن کیا اور پرل کی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔

"کیسے ہو جہان ساما کی پہلی اولاد"؟

"مجھے چھوڑو یہ بتاؤ اپنا کیسی ہے؟"اس کی سنجیدہ سی آواز پرل کے کانوں میں گونجی تو وہ اس لمحے وہیں رک گئی۔

"کیا مطلب تم ابھی تک اپنا سے نہیں ملے؟"بے حد حیرت ہوئی۔

"نہیں۔اصل میں کام میں اس قدر مصروف ہوا کہ اپنا یاد ہی نہیں رہی۔"اس نے دو انگلیوں سے اپنی کنپٹی مسلتے ہوئے کہا۔یقیناً اس کے سر میں شدید درد تھا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”اینا بیٹی ہے تمہاری۔ وہ بھی تمہیں یاد نہ رہی؟ ایسا کیسے ممکن ہے؟“ اب کہ اس نے پھر سے چلنا شروع کیا۔ مگر قدموں کا رخ بدل چکا تھا۔ وہ جو پہلے اپنے کمرے کی جانب جارہی تھی اب باہر کی جانب چل دی۔

”معلوم نہیں“۔

”ابھی آکر مل لو۔ کون سا میلوں کا فاصلہ ہے“۔

”ہمم۔ ابھی تھوڑا کام ہے تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔“ اس نے فوراً بلیو ٹوتھ آف کیا۔ پر ل وہ معمہ سلجھانے میں الجھ سی گئی۔ ایک باپ ہو کر بیٹی سے ملنے میں کیا حرج؟ عجیب معمہ تھا! اشعر نے رخ موڑا اور بیڈ پر بکھرے کاغذات دیکھے۔ وہ کل سے مسلسل کام کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ اسے بار بار یاد آرہی تھی، نگاہوں کے سامنے آرہی تھی۔ وہ سامنے ہوتی تو دل دھڑک اٹھتا۔ خوشی سے آنکھیں بھر جاتیں۔ لیکن جب وہ نظروں سے اوجھل ہوتی تو دل اچانک رک جاتا۔ آنکھیں درد سے بھر جاتیں۔ یقیناً اس کے جانے کا غم اس کے ہونے کی خوشی سے زیادہ گہرا تھا۔

وہ جب بھی اینا کے بارے میں سوچتا تب وہ اس کی نگاہوں کے سامنے آجاتی اور جدائی کا نیاز خم دے جاتی۔ وہ کتنی ظالم تھی!



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے ڈریسنگ کے سامنے جا کر اپنا حلیہ دیکھا تو اسے اپنا آپ کافی حد تک بدلا ہوا محسوس ہوا۔ اس کی شخصیت کی چمک ماند پڑنے لگی تھی۔ تب ہی کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ اس کا گویا سانس رک گیا۔ آنکھیں ایک بار پھر بھر آئیں۔ لیکن اس نے کوئی حرکت نہ کی بلکہ خاموش کھڑا رہا۔ جب بھی وہ اپنی پوزیشن بدلتا تھا وہ غائب ہو جاتی تھی۔ اور وہ یہ ہر گز نہیں چاہتا تھا۔ وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا۔ جی بھر کے۔ ایک بار۔ صرف ایک بار ہی سہی۔

وہ خود ہی دائیں جانب سے آگے بڑھ آئی۔ وہی پیلا لباس، سر پر ایک جانب پیلے پھول ٹکائے، وہ اپنے ازلی حلیے میں تھی۔ اشعر کی آنکھیں ایک دم برس پڑیں۔ اسے سامنے دیکھنا خوشی کا سب سے اونچا درجہ تھا۔ پھر یہ سوچنا کہ وہ مر چکی ہے۔ اذیت کا سب سے اونچا درجہ تھا۔ کاش وہ زندہ ہوتی! اس کے ساتھ ہوتی، اینا کے ساتھ ہوتی۔ ہنسی، مسکراتی اور شرارتیں کرتی۔ کاش!

وہ اسے دیکھ کر دھیرے سے مسکرائی۔ اس کی مسکراہٹ میں درد تھا جسے اشعر پہلی نظر میں پہچان گیا۔ اس کی مسکراہٹ دیکھ کر اشعر کا دل باہر نکلنے کو تیار ہو گیا۔ آنسو حلق میں پھندے کی مانند پھنس گئے۔ چہرہ بھیگنے لگا۔ وہ مزید قریب آئی تو وہ اس کی نیلی آنکھوں کو دیکھتا ہی رہ گیا۔

آج بھی انہیں دیکھ کر اسے اپنی نورِ نظر پر بے تحاشا پیار آیا تھا۔ وہ چند لمحے اشعر کو ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی۔ اس کی بھی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔ وہ اپنی لمبی، گھنی اور مڑی ہوئی پلکیں جھپکاتی تو اشعر کا دل ڈوب کر ابھرتا۔ تب ہی اس نے اپنا بازو اوپر کیا اور نگاہیں اس پر ٹکا دیں۔ اشعر نے



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی نظروں کے تعاقب میں اس کے بازو پر دیکھا۔اس کے بازو پر ایک گہرا نشان تھا۔زخم کا نشان۔وہ زخم کس کا دیا گیا تھا اشعر اس بات سے واقف تھا۔اس نے اس زخم سے نظریں ہٹا کر دوبارہ اسے دیکھا تو وہ بھی اسی کی جانب دیکھنے لگی۔چند لمحے وہ یوں ہی ایک دوسرے کی آنکھوں میں موجود پانی میں اپنے عکس کو دیکھتے رہے۔

"میں تمہارے ہر زخم کا بدلہ لوں گا نورِ نظر" !

اشعر نے ہاتھ اس کے ملائم سے چہرے تک لے جا کر اس کے آنسو صاف کیے۔

"تمہارے ایک ایک آنسو کا بدلہ لوں گا۔نوشابہ کو قبر تک لے کر جاؤں گا.... تمہاری قسم ! "

اگلے ہی لمحے نورِ نظر نے دھیرے سے سر اس کے کندھے پر ٹکا دیا اور بنا آواز کے رونے لگی۔وہ جانتا تھا وہ رو رہی ہے۔وہ تکلیف میں ہے۔اس نے اس کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار باندھا تو اس کے رونے کی آواز بلند ہونے لگی۔وہ بچوں کی طرح رو رہی تھی بالکل ویسے جیسے پہلے کبھی کسی تکلیف پر اس کے کندھے پر سر ٹکائے رویا کرتی تھی۔اشعر اس کے سر پر ہاتھ رکھے اس کے بال سہلانے لگا۔اس کے آنسو نورِ نظر کے بالوں میں جذب ہونے لگے۔کئی ثانیے بیت گئے۔وہ اسی طرح روتی رہی اور وہ اس کے بال سہلاتا رہا۔کافی دیر بعد وہ دھیرے سے سیدھی ہوئی اور


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قدم بہ قدم پیچھے ہونے لگی۔وہ اسے روکنا چاہتا تھا مگر وہ کسی سائے کی مانند اس سے دور ہوتی چلی گئی۔شاید دھوئیں کی مانند، شاید کسی سراب کی مانند یا شاید ریت کی مانند....

وہ چند لمحے اسی حالت میں کھڑا رہا۔اسے لگا وہ ابھی بھی اس کے کندھے پر سر ٹکائے ہوئے ہے۔آنسو جان لینے کو آگئے۔مگر پھر اسے احساس ہوا کہ وہ کہیں نہیں تھی۔کہیں بھی نہیں۔وہ ہمیشہ کی طرح اسے چھوڑ کر جاچکی تھی۔تب اس نے ہاتھ کی پشت سے اپنے گال صاف کیے۔آنکھیں بند کیں۔ایک گہری سانس اندر کو کھینچی۔تب ہی کسی نے اس کے کمرے کا دروازہ ناک کیا۔

اگلے ہی لمحے دروازہ کھلا۔

"اشعر ساما!"آواز پرل کی تھی۔

اس نے آنکھیں کھولیں تو درد غائب تھا۔آنکھیں ہر قسم کے احساس سے آزاد تھیں۔وہ مڑا اور سامنے کھڑی پرل کو دیکھا۔

وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی اور پھر آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"کیا تم ٹھیک ہو"؟

"ہوں۔"اس نے دو انگلیوں سے کنپٹی مسلتے ہوئے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم ٹھیک نہیں ہو"۔

وہ بولی تو اشعر کو اس پر شدید والا غصہ آیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”اتنی اداکاری آخر سیکھی کہاں سے تھی اس نے کہ سب کی اداکاری بھانپ لیتی تھی؟“اشعر کے ذہن میں سوال ابھرا مگر وہ خاموش رہا۔کچھ بھی بولنے کی ہمت نہیں تھی۔

”میں ٹھیک ہوں۔“قدرے توقف سے جواب دیا گیا۔

”اوکے۔میں نے سوچا تم سے آکر مل لوں۔“پرل کی بات پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور سر کو خم دیا۔پرل اتنا کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔وہ یقیناً اس کی حالت کا اندازہ لگا چکی تھی ورنہ وہ تو سوالات کا ڈھیر لے کر آئی تھی۔اب کہ اسے واقعی اشعر کی فکر ہونے لگی تھی۔

اس دن لائلہ کا کھانا اس کے کمرے میں ہی پہنچا دیا گیا۔رات کو اسے کچھ خاص نیند نہیں آئی۔نئی جگہ تھی۔ایڈجسٹ ہونے میں وقت لگنا تھا۔صبح ہوئی تو وہ بالکنی میں آ ٹھہری۔تازہ ہوا کافی پر سکون کرنے لگی۔اسے وہاں اپنا آپ بہت تنہا محسوس ہونے لگا۔کافی دیر اسی طرح بور رہنے کے بعد آخر کار اس نے باہر نکلنے کا فیصلہ کیا۔وہ دھیرے سے اپنے کمرے سے باہر نکلی اور راہداری عبور کر کے زینے اترنے لگی۔سب کچھ خالی خالی سا تھا جیسے وہاں کوئی موجود ہی نہ ہو۔جب اس نے آخری زینے پر قدم رکھا تو اس کے کانوں میں ایک بچی کے رونے کی آواز گونجی۔وہ آواز دائیں جانب سے آ رہی تھی۔وہ چند لمحے کچھ سوچ کر باہر جانے کا ارادہ ترک کر کے اسی طرف بڑھ گئی۔وہاں ایک بہت وسیع ڈرائنگ روم تھا جس میں موجود نفیس اور بیش قیمت صوفوں میں سے ایک صوفے پر ایک عورت بیٹھی فیڈر رہلا رہی تھی۔اس کے ساتھ ہی چند

www.novelsclubb.com

کھلونے رکھے تھے۔ صوفے کے پاس ہی روزی ایک بچی کو اٹھائے کسی پنڈولم کی طرح دائیں بائیں چکر کاٹ رہی تھی۔ بچی مسلسل رو رہی تھی اور روزی اسے چپ کروانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔ اس بچی کو دیکھ کر اس کا ماتھا ٹھنکا۔ وہ بچی کس کی تھی؟ سب سے پہلے یہی سوال اس کے ذہن میں ابھرا۔

ڈیزی نے اسے دیکھا تو ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"لائلہ ساما!" اس نے جھک کر اسے سلام کیا اور پھر سیدھی ہو کر مزید بولی۔ "کیسی ہیں آپ؟ "

لائلہ نے محض سر کو خم دیا۔ اس کی سوئی اس بچی پر اٹک چکی تھی۔ روزی بھی اب رک کر اسے دیکھنے لگی تھی۔

"یہ کون ہے؟" اس نے روزی سے پوچھا۔

"اینا۔" روزی نے اس کا رخ لائلہ کی جانب کیا تو لائلہ کی نظر اس چھوٹی سی پری پر پڑی۔ وہ ابھی بھی حلق پھاڑ کر رو رہی تھی۔ سارے میں اسی کے چیخنے کی آواز گونج رہی تھی۔ اس کے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔ لائلہ نے ایک لمحے کی بھی تاخیر کیے بغیر اس سے اینا لے لی۔ اینا پہلے تو چند لمحے روتی رہی لیکن پھر جب لائلہ نے اس کے سامنے چٹکی بجانا شروع کی اور ہنستے

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوئے اس سے بولنے لگی تو وہ ٹکٹکی باندھے ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔ بلکہ باقاعدہ تکنے لگی۔

لائلہ نے بھی اسے دیکھا تو مبہوت سی ہو گئی۔ اللہ! وہ کتنی پیاری بچی تھی؟ اس کی نیلی آنکھیں سب سے زیادہ خوبصورت اور پر کشش تھیں۔

"اینا تو چپ کر گئی۔" ڈیزی نے شکر کا کلمہ پڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ ہے کون؟ کس کی بیٹی ہے؟"

لائلہ حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ نہ جانے کیوں بس اسے دیکھتے ہی اس پر بے تحاشا پیار آیا تھا۔

"آف کورس اشعر ساما کی بیٹی اور کس کی۔" روزی نے حیرت سے ڈوبی آواز میں جواب دیا جیسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ وہ اسے بھی نہ جانتی تھی۔

"اشعر ساما کی بیٹی؟" اس نے ایک جھٹکے سے گردن موڑ کر روزی کو دیکھا۔ بے یقینی سے....

"جی ہاں۔ اشعر ساما کی بیٹی۔" روزی اور ڈیزی نے اسے اس قدر حیران دیکھ کر نظروں کا تبادلہ کیا۔

"اشعر ساما کی شادی ہو چکی ہے؟"


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”اب بیٹی ہے تو شادی تو ہوئی ہو گی ناں ؟لائلہ ساما آپ بھی کیسے کیسے سوال کرتی ہیں۔“

روزی پھٹ پڑی۔

”مگر کب ؟کس سے“؟

”ڈیڑھ دو سال پہلے۔کلارا ڈیوڈ سے“۔

لائلہ کے لب اوہ میں سکڑ گئے۔اشعر کی شادی کا سن کر انجانی سی خوشی ہوئی تھی۔شاید بھائی تھا اس لیے....

”تو پھر وہ ہے کہاں“؟

”کون ؟“روزی بولی۔

”کلارا ڈیوڈ۔اینا کی ماں“۔

ڈیزی اور روزی نے اب کی بار پھر سے افسوس بھری نظروں کا تبادلہ کیا۔

”وہ تو“...

”کلارا ڈیوڈ یعنی اشعر کی نورِ نظر۔“روزی کی بات ایک بار پھر پرل کی آواز گونجنے پر ادھوری رہ گئی۔”مر چکی ہے“۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پرل کے آخری الفاظ اس کے ذہن میں کسی تیر کی طرح لگے۔اس نے چونک کر دور سے آتی پرل کو دیکھا۔آنکھوں میں ڈھیر سارا افسوس در آیا۔پھر اس نے اس چھوٹی سی بچی کو دیکھا جو اس کی شرٹ کے بٹنوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔کیا وہ ماں کی مامتا سے محروم تھی؟اللہ ! ....

"مار ڈالا اس کی ماں کو بھی بالکل اسی طرح جس طرح انمول کو مار دیا گیا تھا"۔

"کس نے ؟"اس کے سوال پر پرل دھیرے سے مسکرا دی۔ مسکراہٹ میں ڈھیروں درد چھپا تھا۔

"انمول کا قتل تمہارے چاچو سعیر مراد ملک نے کیا تھا۔"وہ اس کے بالکل سامنے آ کھڑی ہوئی۔"اور نورِ نظر کا قتل نوشابہ سعیر مراد ملک نے"۔

لائلہ کو پہلے تو اپنی سماعت پر یقین ہی نہ آیا۔پھر اس کے کانوں میں پرل کی ہی آواز گونجنے لگی۔

"ہونے کو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔کچھ بھی"....

اس نے سرد آہ بھری۔اور پھر اس چھوٹی سی بچی کو پیار کیا۔کاش وہ اس بچی کے لیے کچھ کر سکتی !

تھوڑی دیر بعد وہ لان میں پرل کے ساتھ موجود تھی۔

"آج کا دن تم روزی اور ڈیزی کے ساتھ گزارو۔کسی چیز کی ضرورت ہو تو صیاد بھی ہے اور ڈیزی بھی۔چاہو تو گھوم پھر لو۔کہیں جانا ہو،کچھ کھانا پینا ہو،کچھ بھی کرنا ہو تم ان دونوں سے


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہہ سکتی ہو۔اس کے علاوہ چھوٹے موٹے کاموں کے لئے ایش کے لوگوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔مجھے کسی کام سے جانا ہے تو میں ایک ماہ بعد آؤں گی۔''پرل اسے ہدایت دیتی اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔

''ٹھیک ہے۔اپنا خیال رکھنا۔''لائلہ نے کہا تو پرل نے رک کر اسے دیکھا۔ایسا اسے نورِ نظر کہا کرتی تھی۔اس کی پہلی اور آخری دوست....

''ایک بات یاد رکھنا لائلہ ساما۔میں تم سے نرم لہجے میں آج آخری بار بات کر رہی ہوں کیونکہ یہ ایش کا حکم تھا۔واپسی پر میں پرل ہوں گی اور تم لائلہ۔ہم دونوں کے بیچ بے تکلفی کی کوئی گنجائش نہیں ہو گی۔گاٹ اٹ''؟

لائلہ نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا تو وہ اس پر الوداعی نظر ڈالتی وہاں سے چلی گئی۔تین گارڈز بھی اس کے پیچھے گنز لیے چل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ واپس آئی تو روزی اینا کو سلا چکی تھی۔ڈیزی اب تمام ملازموں کو ہدایات دینے میں مصروف تھی۔وہ خاموشی سے واپس اپنے کمرے کی طرف جانے ہی لگی تھی کہ اسے سامنے سے اشعر آتا دکھائی دیا۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔آخر کار وہ اس کا بھائی تھا۔وہ چلتی ہوئی واپس اس تک آئی تو وہ بھی اسے دیکھ کر پہلے تو چونکا اور پھر سنبھلا۔

''کیسی طبیعت ہے اب تمہاری؟''روکھے سے لہجے میں پوچھا گیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بہت بہتر"۔

اشعر نے سر کو خم دیا اور پھر ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے کہا گویا کسی کو ڈھونڈ رہا ہو۔

"ایک ہفتے میں ہی بالکل ٹھیک ہو جاؤ۔اس کے بعد بہت کچھ سیکھنا ہے تم نے"۔

لائلہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اینا کو ڈھونڈ رہے ہو"؟

اس کی بات پر اشعر نے ایک دم چونک کر اسے دیکھا۔

"نہیں تو۔میں تو روزی کو تلاش کر رہا تھا۔" وہ یقیناً گڑبڑا گیا تھا۔

"اچھا۔"لائلہ کھنکھاری۔"روزی اینا کو سلانے گئی ہے۔تم مجھے ایک بات بتاؤ۔تم نے بتایا کیوں نہیں کہ تمہاری ایک بیٹی بھی ہے"۔

"تم میری پھپھو نہیں جو تمہیں سب کچھ بتانا ضروری ہو۔" وہ بگڑا۔

"اینا کی تو ہوں۔"اس نے محض سوچا۔

"ٹھیک کہا تم نے۔میں تمہاری کچھ لگتی تھوڑی ہوں جو تم مجھے بتاؤ گے۔"لائلہ کندھے اچکاتی اسے ایموشنل کرنے کی سعی کرتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

اشعر اسے بس گھورتا رہ گیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے بعد لائلہ کو اشعر ایش گوتن میں نظر نہ آیا۔وہ اس دوران جی بھر کے بور ہوتی رہی اور اس کے علاوہ ڈیزی اور روزی کو بھی جھیلتی رہی۔ان کا موڈ کبھی بہتر تو کبھی بدتر ہو جاتا تھا۔وہ یقیناً اس سب سے تنگ آچکی تھی۔پھر اس نے زیادہ تر وقت اینا کے ساتھ گزارنا شروع کر دیا۔اس کی زندگی بدلنے لگی۔وہ جتنا وقت اس کے ساتھ گزارتی خوش رہتی۔اپنی تمام پریشانیاں اور دکھ بھول جاتی۔تب اسے صرف اتنا یاد رہتا کہ اینا اس کی بھتیجی ہے اور وہ اس کی پھپھو۔اینا دھیرے دھیرے اس کی عادی ہونے لگی۔ایک ہفتے کے ہی اندر وہ روزی اور ڈیزی کو چھوڑ کر لائلہ کی عادی ہو گئی۔وہ اس کے پاس رہتی تو چپ رہتی ورنہ اگر روزی اور ڈیزی میں سے کوئی اسے اٹھانے کی جرات کر لیتا تو وہ اتنا روتی چلاتی کہ انہیں اپنے کیے پر پچھتاوا ہوتا۔روزی تو لائلہ سے جل بھن کر رہ گئی تھی۔ڈیزی بھی بس اسے برداشت کیے ہوئے تھی۔

ایک ہفتہ بعد جب وہ ڈرائنگ روم میں اینا کو اٹھائے کسی پنڈولم کی طرح چکر کاٹ رہی تھی تب ہی اس کی نظر دور سے آتے اشعر پر پڑی۔اسے دیکھ کر لائلہ کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"سلام اشعر ساما" !

وہ قدم قدم چلتی اس کے قریب پہنچی اور خوشدلی سے اسے سلام کیا۔اشعر نے جواباً سر کو خم دیا۔وہ آج معمول سے زیادہ سنجیدہ تھا۔اس نے ایک نظر لائلہ کو دیکھا پھر اینا کو جو خاموشی سے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انگوٹھا منہ میں ڈالے اشعر کو ہی دیکھ رہی تھی۔لائلہ نے اگلے ہی لمحے اپنا اس کی جانب بڑھائی۔ اشعر چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔دل میں عجیب سے احساس نے جنم لیا۔پھر وہ پیچھے نہیں ہٹ پایا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنا کو اٹھا لیا۔اپنا لائلہ کے سوا کسی اور کے پاس جاتی تو رونے لگ جاتی مگر اشعر کے پاس جا کر وہ محض اسے ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے کا کام سرانجام دیتی رہی۔اشعر نے باری باری اس کے دونوں گال چومے۔اس کی جھیل جیسی آنکھیں دیکھیں تو دل ڈوب کر ابھرا۔ لائلہ خاموشی سے اس کے چہرے پر آتے ہر تاثر کو دیکھتی رہی۔وہ باپ تھا۔نہ جانے کیوں اپنی ہی بیٹی سے ملنے سے کتراتا تھا؟لائلہ اس بات کا جواب اخذ نہ کر پائی۔

شام کے وقت وہ لان میں موجود تھے۔اشعر اپنے چند آدمیوں کے ساتھ اس کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔وہ لوگ گنز اٹھائے کھڑے تھے۔لائلہ جو خود کو سنبھالے کھڑی تھی در حقیقت اس کا ان گنز کو ہی دیکھ کر ہی برا حال تھا۔وہ دم سادھے کبھی سامنے کھڑے اشعر کو دیکھتی تو کبھی اس کے پیچھے گنز اٹھائے ان آدمیوں کو۔

”کبھی گن چلائی ہے؟“اشعر نے سوال کیا۔چہرہ بے حد سنجیدہ تھا۔

لائلہ نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا۔

”کبھی دوڑ لگائی ہے“؟

لائلہ نے اثبات میں سر ہلایا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بچپن میں عفان اور شاہ میر بھائی کے ساتھ ایک بار مراد ہاؤس کے لان میں دوڑ لگائی تھی۔" بتاتے ہوئے لہجے میں غرور چھلکا۔ چلو کچھ تو تھا جو وہ کر چکی تھی مگر سامنے کھڑے اشعر نے یہ سن کر افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔

"میں میلوں کی دوڑ کی بات کر رہا ہوں"۔

وفا نے آنکھیں پھاڑ کے نفی میں سر ہلایا۔

"کبھی گھڑ سواری کی ہے"؟

ایک بار پھر نفی میں سر ہلایا گیا۔

"کبھی چوری کی ہے"؟

"اللہ ! یہاں مجھے چور بنایا جائے گا۔" اس نے محض سوچا اور نفی میں سر ہلا دیا۔

"مقابل کو بھٹکانا آتا ہے"؟

لائلہ نے گہری سانس لے کر پھر سے نفی میں سر ہلایا۔

"مطلب تمہیں کمپلیٹ ٹریننگ کی ضرورت ہے۔ بہت کچھ سیکھنا ہے تمہیں۔ فزیکل ٹریننگ، ویپن پروفی شینسی، اسٹریٹجک پلاننگ، سائیکولوجیکل ٹریننگ، انٹیلیجنس گیدرنگ اور سوشل انجینئرنگ وغیرہ۔" وہ رکا اور اس کے تاثرات پر غور کیا جو ٹکر ٹکر اسے دیکھ رہی تھی۔

"توبہ کرو اشعر اتنا سب کچھ" ....



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''شٹ اپ! اس وقت میں ریکروٹر ہوں۔ تمہیں ٹرین کروں گا۔ تمہارا بچپن کا دوست نہیں جسے تم اس کے نام سے پکارو۔ باس بولو مجھے''۔

''تمہیں باس بولوں؟''معصومیت سے پوچھا گیا جبکہ اشعر کا بھیجا جلنے لگا۔

''کیوں مجھے باس بولتے ہوئے تمہیں کوئی مسئلہ درپیش آتا ہے''؟

لائلہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی اور پھر دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔اشعر کے پیچھے ٹھہرے لوگ اپنی ہنسی دبانے کی سرتوڑ کوشش کرنے لگے جبکہ وہ خود مٹھیاں بھینچتا رہ گیا۔

''اشعر ساما بولو مجھے۔اشعر... ساما... آئی سمجھ''؟

اب کہ لائلہ نے جلدی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اشعر ساما'' !

اشعر نے سر کو خم دیا۔غصہ قدرے کم ہوا۔

''جو تمہارا حال ہے کم از کم دو سال لگیں گے تمہاری ٹریننگ میں۔نالائق!''اتنا کہتا وہ غصے سے پلٹ گیا جبکہ وہ منہ کھولے،آنکھیں پھیلائے اسے وہاں سے جاتا دیکھتی رہی۔

''دو سال!''لبوں نے حرکت کی۔

اگلے روز ابھی صبح کی روشنی پھیلنے میں بہت وقت تھا۔آسمان پر ابھی سیاہی پھیلی تھی۔ہر طرف اندھیرا تھا۔تب ہی اس کے کمرے میں موجود الارم زور زور سے بجنے لگا۔پہلے تو وہ اگنور کرکے

www.novelsclubb.com

لیٹی رہی لیکن الارم تو مانو بند ہونا ہی بھول گیا اور اپنی پوری قوت سے چِلاتا رہا۔اس نے لیٹے لیٹے گہری سانس لی اور آنکھیں زور سے میچ کر غصے سے اٹھ بیٹھی۔

"افففف! کیا عذاب ہے؟"اس نے ہاتھ بڑھا کر الارم بند کیا۔ نظر وقت پر پڑی تو آنکھیں غصے سے مزید پھیل گئیں۔ابھی صبح ہونے میں کافی وقت تھا۔تب ہی اس کے دماغ میں اچانک جھماکا سا ہوا۔"الارم سیٹ کس نے کیا؟"اس سے پہلے کہ وہ مزید سوچتی اس کا موبائل تھرتھرانے لگا۔اسکرین پر جگمگانے والا نام "جہنمی انسان" تھا اور وہ کون تھا کیا مجھے بتانے کی ضرورت ہے؟

وہ سمجھ گئی کہ الارم بھی یقیناً اسی نے سیٹ کیا ہو گا یا کسی سے کروایا ہو گا۔بددل ہو کر فون کان سے لگایا تو اس کی گھمبیر آواز سننے کو ملی۔

"لان میں آؤ"۔

"اس وقت"؟

"ہاں ابھی اور اسی وقت۔تاخیر کی کوئی گنجائش نہیں۔ سمجھی"؟

"ہوں"۔

رابطہ اگلے ہی لمحے منقطع ہوا تو وہ موبائل کو گھورتی رہ گئی۔"جہنمی انسان"!

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے القابات سے نوازتی، شکل بگاڑتی وہ دھیرے سے اٹھی اور واش روم میں گھس گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹریک سوٹ پہنے لان میں موجود تھی۔ پیر اسپورٹس شوز میں قید تھے۔ جبکہ غصیلی نظر سامنے کھڑے اشعر پر ٹکی تھی۔اس کے بس میں ہوتا تو وہ کچھ نہ کچھ ضرور اس کے سر میں بجا ڈالتی۔

"چلو۔" اشعر نے اسے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔

"مگر کہاں"؟

"شنجو کو گیوئن گارڈن۔" اتنا کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا جبکہ لائلہ کو سمجھ ہی نہ آیا کہ وہ کیا کہہ کر گیا ہے۔اسے بس اتنا معلوم تھا کہ وہ کسی گارڈن کا نام لے کر گیا ہے۔وہ جلدی سے اس کے پیچھے چل دی۔وہ ایک گاڑی کے پاس جا کر رک گیا۔ نظر پیچھے کی جانب ڈالی تو ابھی وہ اس سے کافی دور تھی۔اشعر مٹھیاں بھینچتا رہ گیا۔

"کوئی اس قدر سست کیسے ہو سکتا ہے؟" جیسے ہی وہ قریب آئی اشعر نے طنز مارنے کا کام سرانجام دیا۔

"مجھے انسان سمجھو گے تو معلوم ہو ہی جائے گا۔" اس نے منہ بسور کر جواب دیا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب بیٹھو۔ ہم آلریڈی لیٹ ہو چکے ہیں۔" اس نے کلائی پر موجود اپنی گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ لائلہ نے ایک نظر سیاہ آسمان کو اور ارد گرد پھیلے اندھیرے کو دیکھا۔ کیا وہ ابھی بھی لیٹ تھے؟

آنکھیں گھما کر وہ گاڑی میں بیٹھ گئی۔ اشعر اس سے آگے موجود اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ صیاد اس کی گاڑی میں موجود ڈرائیونگ کا کام سر انجام دے رہا تھا جبکہ اشعر اپنی گاڑی خود ڈرائیو کر رہا تھا۔ ان کے پیچھے گارڈز کی مزید دو گاڑیاں موجود تھیں۔ سفر شروع ہوا۔ ان کی گاڑیاں ٹوکیو کی سڑکوں پر دوڑنے لگیں۔ اس سفر کے دوران قریباً تین بار لائلہ کو نیند آئی اور وہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔ صیاد اسے مڑ کر دیکھ کر محض مسکرا دیتا۔ ہنسنے کی گستاخی وہ نہیں کر سکتا تھا۔ آخری بار وہ ایک جھٹکے سے تب نیند کی وادی سے واپس آئی جب صیاد نے اچانک بریک لگائی۔ اس نے یقیناً جان کر ایسا کیا تھا۔ وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔ اور پھر نظر سامنے سے آتے اشعر پر پڑی جو اپنی گاڑی سے اتر کر اس کی جانب آ رہا تھا۔ وہ جھٹ سے دروازہ کھول کر باہر نکلی۔ اشعر سے ہوتی ہوئی نظر سامنے پڑی۔ وہ اسے ایک گارڈن میں لے آیا تھا۔ وہ اس کے داخلی دروازے کے بالکل قریب کھڑے تھے۔

"چلیں؟" اشعر کے سوال پر اس نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے ایک جگہ اشعر رک گیا۔ لائلہ بھی اس کی تعظیم میں رک گئی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”تم نے اس پورے گارڈن کا ایک چکر لگانا ہے۔دیکھتے ہیں کہ تم یہ کام کتنے وقت میں سرانجام دیتی ہو“۔

لائلہ نے اس کی بات سن کر پورے باغ میں ایک نظر دوڑائی۔چاند کی روشنی نے پورے باغ کو جادوئی منظر میں تبدیل کرر کھا تھا۔وہ حیرت سے اسے دیکھے گئی۔حیرت اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر نہیں بلکہ اس کی وسعت کو دیکھ کر ہورہی تھی۔اس کی نظر جہاں تک جارہی تھی وہاں تک باغ کا ہی رقبہ تھا۔اس نے گہری سانس لے کر احتراماً سر کو خم دیا اور پھر اکیلی ہی آگے کی طرف بڑھ گئی۔قدم نرم گھاس پر پڑے تو اس نے قدموں میں موجود گھاس اور اس پر موتیوں کی صورت چمکتے شبنم کے قطروں کو دیکھا۔اسے وہاں کافی دور تک زمین پر گرے موتی نظر آئے۔منظر کافی حسین تھا۔وہ آگے چلتی گئی اور تارے آسمان پر مدھم پڑتے گئے۔رات کی سیاہی دھیرے دھیرے چھٹنے کی تیاری کرنے لگی۔ہوا کے جھونکے اس کے چہرے کو چھو رہے تھے۔خوبصورتی کا احساس اسے تب ہوا جب وہ جھیل کنارے پہنچی۔ جھیل کا پانی ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ پل پر کھڑی ہو کر قدرے جھکی اور غور سے پانی میں دیکھنے لگی۔اسے وہاں مچھلیوں کے محض عکس دکھائی دیے۔ جھیل کے کنارے اسے پر سکون سا احساس ہوا۔کافی دن بعد اسے سکون نصیب ہوا تھا۔ تفکرات سے خالی لمحات، صدمے سے محفوظ دماغ، درد سے دور دل اور آنسوؤں سے آزاد آنکھیں۔نیچر واقعی انسان کی زندگی پر اپنا اثر چھوڑتی ہے۔کافی دیر وہیں پل پر کھڑے


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہنے کے بعد وہ آگے کی جانب چل دی۔تب ہی ساکورا کے درختوں کی قطار نے اس کا استقبال کیا۔ان کے پتوں کی سر سراہٹ میں مسحور ہوتی وہ کہیں دور ماضی کی یادوں میں کھونے لگی۔ہر پر سکون لمحہ ہادی کی یاد سے جڑا تھا۔ہر خوبصورت منظر اسی کی یاد دلاتا تھا۔ہر رات اسے اس ایکسیڈنٹ کی یاد دلا کر عفان سے نفرت کرنے پر مجبور کرتی تھی۔اس نے سر اٹھا کر آسمان کو دیکھا۔رات کا اندھیرا مدھم پڑ چکا تھا۔تارے غائب ہو چکے تھے۔پرندے چہچہانے لگے تھے۔صبح کے استقبال کی تیاری عروج پر تھی۔اس سے آگے جب وہ ایک کھلی جگہ پر پہنچی تو بے اختیار اسے خانزادہ گاؤں کا وہ منظر یاد آیا جب وہ اس کے ساتھ کھڑا پھول توڑ رہا تھا۔کچھ پھول اس کے بالوں میں ٹکے تھے۔مسکراہٹ دونوں کے لبوں پر برقرار تھی۔کیا وقت تھا!نہایت حسین !

جب وہ چائے خانے پہنچی تو وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔دل چاہا کہ چائے کا آرڈر دے مگر پھر اچانک ہی اشعر کا خیال آیا۔خاصا خوفناک خیال تھا۔وہ اچانک ہی اپنی دنیا سے نکل کر اس سفاک دنیا میں واپس آئی۔ارد گرد اب اندھیرا مکمل طور پر چھٹ چکا تھا۔سورج کی آمد میں کچھ ہی وقت پڑا تھا۔وہ تیزی سے آگے بڑھی۔اسے اپنا چکر مکمل کرنا تھا۔جلد از جلد۔باغ کی خوبصورتی کو نظر انداز کرتی اب وہ تیز تیز قدم اٹھاتی چلنے لگی۔تنفس بگڑنے لگا۔جیسے ہی وہ واپس اسی جگہ پر آئی جہاں اشعر ہاتھ میں موبائل لیے اپنے آدمیوں کے ساتھ کھڑا اسی کے انتظار میں تھا۔وہ وہاں پہنچی اور جھک کر گھٹنوں پر ہاتھ رکھے اپنا سانس بحال کرنے لگی۔

"دو گھنٹے۔ دو گھنٹے لگے تمہیں اس گارڈن کا ایک چکر لگانے میں۔" موبائل پر ٹائم دکھاتے ہوئے وہ افسوس سے بولا۔ لہجے میں افسوس کے ساتھ ساتھ دبہ دبہ غصہ بھی تھا۔

وہ سیدھی ہوئی اور کمر پر ہاتھ رکھ کر گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے بولی۔

"اشعر ساماانسان ہوں میں۔ اور ایک انسان اتنے بڑے گارڈن کا چکر دو گھنٹے میں ہی لگا سکتا ہے"۔

"میں بیس منٹ میں لگاتا ہوں۔ نالائق!" غصے سے جتا کر کہتا وہ واپس گاڑی کی طرف مڑ گیا۔

گارڈز بھی اسی کی جانب چل دیے۔

"میں نے بھی انسان کی بات کی تھی۔ ہونہہ" !

افسوس سے سر جھٹک کر وہ بھی آخر کار اس کے پیچھے چل دی۔ سورج اب نمودار ہو چکا تھا۔ ہر سو اس کی کرنیں اپنی روشنی بکھیرنے میں مصروف تھیں۔

وہ واپس ایش گو تن آئے تو اس کو اپنی ٹانگوں میں درد اٹھتا محسوس ہوا۔ مگر وہ خاموش رہی۔

اشعر دائیں جانب جبکہ وہ عمارت کی بائیں جانب چل دی۔ اندر داخل ہو کر وہ سیدھا زینے چڑھتی اپنے کمرے میں جا پہنچی۔ فریش ہو کر واپس آئی تو اب کہ واقعی پورا جسم درد کرنے لگا تھا۔ پیدل اتنا سفر کرنا اس نازک وجود کے لیے تو واقعی کٹھن تھا۔ خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ کر اس نے خود ہی اپنے پیر دبانا شروع کر دیے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تھک گئی۔ اب کہ ہاتھ درد کرنے

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لگے تھے۔اسے خود پر ہنسی بھی آئی اور افسوس بھی ہوا۔کسی کی زندگی ایک جھٹکے میں اس قدر بھی بدل سکتی ہے؟وہ خود ہی سوچ کر ہنس دی جبکہ آنکھوں سے آنسو موتیوں کی مانند گرنے لگے۔درد تھا کہ چھپائے نہیں چھپتا تھا۔مراد ہاؤس کی یاد اس کے وجود کے ساتھ چمٹ چکی تھی۔اور ہادی....وہ تو اس کے پاس نہ ہو کر بھی اس کے پاس تھا۔کسی سائے کی طرح....

تھوڑی دیر بعد وہ تھکاوٹ کے باعث وہیں بیڈ پر لیٹ گئی۔

❣❣❣

تاریخ تھی 25اگست ....

وقت تھا صبح کا ....

شہر تھا جاپان کا ....

www.novelsclubb.com

ساپورو میں اس وقت ہر چیز صبح کے خوش آمدید میں مصروف تھی۔پرندے گیت گا رہے تھے۔ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ہر کسی کو پر سکون کیے ہوئے تھے۔اس شہر کا ذرہ ذرہ صبح روشنی کے احساس سے مسرور ہو رہا تھا۔ان سب میں تھا ایک ایسا نفس جسے اس صبح کی خبر تک نہیں تھی۔ایک خوبصورت اسٹریٹ پر موجود وہ ایک عالیشان محل تھا جس کی سفید دیواریں سورج کی زرد روشنی میں چمک رہی تھیں۔وہ محل مکمل طور پر سفید تھا۔کسی سفید محل کی طرح....


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک گاڑی اس سفید محل کے سامنے میں آکر رکی تو گارڈز نے جلدی سے گیٹ کھولا اور پھر وہ گاڑی اندر کی جانب رواں ہو گئی۔ پورچ میں گاڑی آکر رکی تو ایک اونچی قدو قامت والا وجیہہ شخص کوٹ کے بٹن بند کرتا گارڈ کے دروازہ کھولنے پر باہر نکلا۔ آنکھوں پر گلاسز لگائے، تھری پیس سوٹ پہنے اور گردن غرور سے سیدھی کیے وہ کافی پر کشش لگ رہا تھا۔

دوسری طرف یہ منظر تھا اس سفید محل کی بیسمنٹ کا۔ ٹارچر سیل کے پاس والے کمرے کے ایک کونے میں وہ زمین پر دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ وہ کمرہ بالکل تاریک تھا۔ وہاں روشنی کا کوئی ایک راستہ بھی نہیں تھا۔ اس کمرے کا دروازہ کافی موٹا تھا جو لوہے کا بنا تھا۔ اس گہری تاریکی میں اس کا چہرہ واضح نہیں تھا۔ روشنی کی کرن دیکھے اسے مہینے گزر چکے تھے۔ دن تھا یا رات، اسے اس بات تک کا علم نہیں تھا۔ اس نے دھیرے سے اپنی شہادت کی انگلی سے دیوار پر لکھنا شروع کیا۔ انمول۔۔۔۔ انمول ارباز۔۔۔۔ سیدارباز شاہ۔۔۔۔ اس کے ہاتھوں میں ہونے والی لرزش نے اسے مزید کچھ بھی لکھنے سے روک لیا۔ اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ اپنی گود میں گر گیا۔ آنکھوں میں اس قدر تکلیف جاگی کہ اسے لگا اگر وہ نہ روئی تو آنسو اس کی آنکھوں کو جلا ڈالیں گے۔ مگر وہ کیسے روتی؟ اس نے تو کبھی رونا سیکھا ہی نہیں تھا۔ ہر درد اور تکلیف کے سامنے ارباز ہمیشہ کسی ڈھال کی طرح موجود رہ کر اس کی حفاظت کیا کرتا تھا۔ وہ اپنی ڈھال کو کھو چکی تھی۔

کرب سے آنکھیں بند کر کے اس نے اپنا سر دیوار سے لگایا۔ آنکھوں کے سامنے ایک منظر



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لہرانے لگا۔ وہ اپنے کمرے میں بیٹھی جہان سے بات کرنے میں مصروف تھی۔ اشہد اس کے بالکل پاس کھڑا سب کچھ سن رہا تھا۔ وہ جہان کو بہت کچھ بتا رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر بعد دو گارڈز دوڑتے ہوئے اس کے کمرے میں آئے۔

"انمول سا ما!" ان دونوں کا سانس پھولا ہوا تھا۔ انمول نے فون کان سے ہٹایا اور ان کی جانب متوجہ ہوئی۔

"سعیر سا ما تو یہاں سے جا چکے ہیں مگر ان کے لوگوں نے پورے ایش وِلا کو گھیر لیا ہے۔ وہ گنز اٹھائے ہوئے ہیں اور کبھی بھی فائرنگ شروع ہو سکتی ہے"۔

انمول نے فوراً اشہد کو بازو سے پکڑ کر سینے سے لگایا۔ آنکھوں میں کسی قسم کا کوئی ڈر یا خوف نہیں تھا بلکہ غصہ تھا۔ شدید غصہ....

"کیا مقصد ہے ان کا"؟

"انمول سا ما وہ..." ایک آدمی تو قدرے سر جھکائے کھڑا رہا جبکہ دوسرا بتاتے ہوئے کافی پشیمان سا ہوا۔ "وہ آپ کو "...

"سعیر مجھے قید کرنا چاہتا ہے۔" وہ ایک دم اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"جی انمول ساما۔ار باز ساما مر چکے ہیں۔ان کے علاوہ کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ آپ کو سعیر ساماسے بچا سکیں۔آپ... آپ پلیز بھاگ جائیں۔ہم آپ کی مدد کریں گے۔خود تو مر جائیں گے مگر آپ کے بارے میں ایک لفظ نہیں بتائیں گے"۔

"انمول میدانِ جنگ سے بھاگنے والوں میں سے نہیں ہے۔مجھے تنہائی کی آزادی تو منظور ہے مگر سعیر کے ساتھ کی قید نہیں"۔

ان دونوں نے ناسمجھی سے نظروں کا تبادلہ کیا۔

"میرے بیٹے کو محفوظ رکھنا تم دونوں کی ذمہ داری ہے۔اسے یہاں سے لے جاؤ"۔

وہ اشہد کے سامنے پنجوں سے بل بیٹھ گئی۔

"ہم ہار نہیں سکتے ایش۔ہم مر تو سکتے ہیں مگر ہار نہیں سکتے۔"اس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لیے وہ بہت پیار سے بولی۔پھر دھیرے سے اس کا ماتھا چوما۔

"آپ کو زندہ رہنا ہوگا ایش۔میری اور اپنے ڈیڈ کی جنگ اب آپ نے لڑنی ہے۔میں اور آپ کے ڈیڈ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گے۔ہم ہمیشہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہیں گے"۔

"بٹ مما آپ کہاں جا رہی ہیں"؟



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آزاد ہونے۔ موت آزادی ہے ایش۔ میں آزاد ہونے جا رہی ہوں۔ آپ کی مما کسی غدار کی ضد کی قیدی نہیں بن سکتی۔ وہ آپ کے ڈیڈ کے بعد کسی کی نہیں ہو سکتی۔ میں غداروں کو ہرانے اور موت کی فتح حاصل کرنے جا رہی ہوں"۔

اشہد نے اگلے ہی لمحے اپنا سر ماں کے کندھے پر رکھا۔

"آئی وِل مس یو مما" !

انمول نے اپنے ہاتھ سے اس کا سر سہلایا۔ دل میں کچھ ڈوب کر ابھرا۔

"ہمیشہ یاد رکھنا ایش۔ آپ کے ڈیڈ اور مما ہارے نہیں تھے۔ وہ بس زندگی کی قید سے آزاد ہوئے تھے"۔

اس نے اشہد کو سیدھا کیا۔

"اگر کبھی ہماری یاد آئے تو آنکھیں بند کر لینا۔ میں آپ کے سامنے ہوں گی۔" اتنا کہہ کر وہ زخمی سا مسکرائی اور ان آدمیوں کی طرف دیکھا۔

"لے جاؤ میرے بیٹے کو۔ اسے ہر حال میں زندہ رہنا ہے۔" ایک آدمی جھٹ سے آگے بڑھا اور اشہد کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"چلیں ایش بابا" !

"رکو۔ باہر سے نہیں"۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انمول اپنے کمرے میں موجود ایک بڑی سی پینٹنگ کی جانب بڑھ گئی۔اس نے کسی مخصوص جگہ پر ہاتھ رکھ کر دبایا تو وہ پینٹنگ کسی دروازے کی مانند ایک طرف سلائیڈ ہو گئی۔

"یہ خفیہ رستہ ہے۔بس کسی طرح یہاں سے نکل جاؤ"۔

تب ہی کوئی اور اس کمرے میں داخل ہوا۔ہاتھ میں گن لیے۔اس سے پہلے کہ وہاں پہلے سے موجود وہ دو لوگ کچھ کرتے اس نے انہیں ہینڈز اپ کرنے کو کہا۔اس کے پیچھے ہی دروازے کے باہر بہت سے لوگ موجود تھے۔سب کے ہاتھ میں گنز تھیں۔آخر انہیں ہار ماننی پڑی۔ انہوں نے ہاتھ سرینڈر کرتے ہوئے اٹھا لیے۔وہ شخص ماسک چڑھائے ہوئے تھا۔قدم قدم چلتا وہ آگے آیا اور ایک نظر اس کھلے دروازے کو دیکھا۔پھر نظر اشہد پر جا کر ٹک گئی۔انمول اس کی آنکھوں کا ایک ایک تاثر پڑھ رہی تھی۔وہ حریف نہیں تھا۔انمول کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔ایک نظر دروازے کے اس پار کھڑے ماسک لگائے لوگوں کو دیکھ کر وہ انمول کے قریب آیا۔

"آپ جا سکتی ہیں۔" جانی پہچانی سی آواز کسی سرگوشی کی مانند کانوں میں گونجی۔

"میرے بیٹے کو جانے دو"۔

www.novelsclubb.com

''میں نے کہا آپ جا سکتی ہیں۔اپنے بیٹے کے ساتھ۔'' وہ اس کے بالکل سامنے کسی ڈھال کی طرح کھڑا تھا۔دروازے کے پار کھڑے لوگوں اور انمول کے بالکل درمیان کسی پردے کی مانند۔

''میں جہاں بھی جاؤں گی ایک نا ایک دن اپنے بیٹے کے ساتھ پکڑی جاؤں گی۔میں اپنی وجہ سے اپنے بیٹے کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی۔اگر میری قربانی میرے بیٹے کی حفاظت کرے گی تو میں قربان ہونے کو تیار ہوں۔''اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ بولتی چلی گئی۔''فقط میرے بیٹے کو جانے دو۔پھر تمہاری وفاداری کا حساب پورا ہوا''۔

''آپ جائیں انمول ساما میں ''....

''جاؤ''۔

وہ اس کی بات کاٹ کر اس آدمی سے بولی جو اشہد کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔اس نے ایک نظر ماسک لگائے سلیم مراد کو دیکھا اور پھر اس خفیہ راستے کی جانب چل دیا۔اس کے جاتے ہی وہ دروازہ پھر سے بند ہو گیا۔

''اگر سعیر کو میرے بیٹے کے بارے میں علم ہو بھی جائے تو اسے جہان کے حوالے کر دینا۔وہ اس کی حفاظت کرے گا''۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے اتنا کہا اور سلیم مراد کی ایک طرف سے آگے بڑھ آئی۔اس طرح دروازے کے پار ماسک لگائے لوگ اسے واضح دکھائی دینے لگے اور وہ انہیں۔

سلیم مراد نے دل شکستہ ہو کر دھیرے سے آنکھیں بند کیں۔ ملکہ یقیناً ضدی تھی۔ صرف اپنی ماننے والی۔

اس کے بعد اسے وہی کرنا پڑا جو سعیر ساما کا حکم تھا۔ملکۂ قلب کو قید ....

وہ منظر وقت کے دھوئیں میں دھندلا گیا۔اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں تو خود کو اس تاریک کمرے میں زمین پر بیٹھا پایا۔ سر میں درد اٹھنے لگا۔وجود کسی زخم کی طرح تکلیف دے رہا تھا۔چند لمحوں بعد اس کی شہادت کی انگلی پھر سے دیوار پر حرکت کرنے لگی۔ایش....ایش.... اشہد....سید اشہد....ہاتھ ایک بار پھر لرز گیا اور گود میں ڈھے گیا۔ہمت جواب دے گئی۔اس نے گہری سانس لی تو سانس بھی کپکپا گئی۔درد کی انتہا تھی۔اشہد کی موت کی خبر نے اس کے درد کی انتہا کی تھی۔دل تڑپ اٹھا تھا۔اس نے اسے سعیر سے بچانے کی لاکھ کوشش کی تھی۔اس کوشش میں اس کا ساتھ دینے والے دو بھائی، سلیم مراد اور جہانگیر مراد تھے۔قید ہونے کے باوجود اسے تسلی سی تھی کہ کم از کم اس کا بیٹا زندہ تھا۔جو بڑا ہو کر اپنے ماں باپ کی ادھوری جنگ لڑے گا۔ مگر کچھ دن پہلے ملنے والی خبر نے اسے کہیں اندر تک زخمی کر دیا تھا۔ سعیر اشہد کو ڈھونڈ کر مار دینے میں کامیاب رہا تھا۔اس گھپ اندھیرے میں اب کہ پہلی بار اس خیال پر اس کی


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آنکھوں میں نمی چمکی۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ غائب ہوئی جب کسی نے وہ موٹا اور بھاری لوہے کا دروازہ اندر کی جانب دھکیل کر کھولا۔ دروازہ کھلنے پر بھی اسے روشنی کی کوئی کرن نظر نہ آئی۔ اسے سب سے آخری کمرے میں رکھا گیا تھا۔ ٹارچر سیل کے پاس والے کمرے میں۔ جہاں اسے لوگوں کے چیخنے چلانے کی دل خراش آوازیں صاف سنائی دیتی تھیں۔

وہ بوٹس والا شخص دھیرے دھیرے چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"انمول ساما!" اس نے نہایت ادب سے اسے پکارا۔ وہ خاموش رہی۔

"اب بھی وقت ہے انمول ساما خود کو اذیت سے نکال لیں۔ آپ اس اندھیرے کی قابل نہیں ہیں۔ باہر روشنیاں آپ کی منتظر ہیں"۔

وہ اسے دیکھ نہیں پا رہا تھا۔ اس کے سنہری بال اس کے چہرے اور اس کی نگاہوں کے بیچ میں پردہ گرائے ہوئے تھے۔ وہ اکڑوں بیٹھی دیوار سے سر ٹکائے ہوئے تھی۔ گویا کوئی لاش ہو۔ زندہ لاش ....

"انمول ساما خدا کے لیے۔" اس شخص کی آنکھیں اس کی حالت دیکھ کر بھر آئی تھیں۔ کبھی آنکھوں کے سامنے اس اپسرا کا وہ سراپا لہراتا جس کی تعریف کے لیے الفاظ کم پڑ جایا کرتے تھے تو کبھی سامنے پڑی اس زندہ لاش کی قابلِ ترس حالت۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے دھیرے سے سر سیدھا کیا۔ بال کسی آبشار کی طرح ایک جانب بہہ گئے۔ اپنی خوبصورت پلکیں اٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر اس نے نفی میں سر ہلایا تو وہ سرد آہ بھر تا رہ گیا۔

"انمول ساما ارباز ساما کو مرے ہوئے تین ماہ بیت چکے ہیں اور آپ تب سے یہاں قید ہیں۔ سعیر ساما کبھی بھی آپ کو مار سکتا ہے۔ خدا کے لیے یہاں سے چلی جائیں۔ میں خود آپ کی یہاں سے نکلنے میں مدد کروں گا"۔

"غداری کرو گے؟" اس کی خوبصورت سی آواز اب کہ اس کے کانوں میں گونجی۔ نہایت نرم اور دلفریب لہجہ۔

"آپ کو آزاد کرنا اگر غداری ہے تو میں "....

"غداری لعنت ہے سلیم مراد"۔

اس کی بات ابھی مکمل نہ ہوئی تھی کہ انمول نے کہا۔ وہ چند لمحوں کے لیے واقعی کچھ نہ بول پایا۔

"غدار کے ساتھ غداری کرنا کہاں کی غداری ہے انمول ساما"؟

"غداری تو غداری ہوتی ہے۔ چاہے غدار سے ہی کیوں نہ کی جائے"۔

"لیکن انمول ساما"....

"میرا بیٹا کہاں ہے سلیم مراد"؟

www.novelsclubb.com

وہ اس بارے میں اس کی مزید کوئی بات نہیں سننا چاہتی تھی۔وہ یہ سوال سن کر چند لمحے خاموش رہا۔

"جہان کبھی غداری نہیں کر سکتا۔مجھے اس کی وفاداری پر پورا یقین ہے۔اس کے ہوتے ہوئے میرے بیٹے کو کچھ نہیں ہو سکتا۔کہاں ہے میرا بیٹا"؟

"سعیر ساما نے یہ کہہ کر جہان ساما کو سنگاپور بھیج دیا کہ آپ اسے وہیں ملیں گی اور...." وہ خاموش ہوا۔

"جہان مجھے تلاش کر رہا ہے"؟

"جی انمول ساما۔سعیر ساما ماننے کو تیار ہی نہیں کہ اسی نے ارباز ساما کا قتل کیا اور آپ کو یہاں"....

"باقی سب کہاں ہیں"؟

"ابراہم ساما جہان ساما کے ساتھ مل کر آپ کی تلاش میں لگے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ اگر آپ انہیں مل گئیں اور آپ نے خود کہا تو ہی وہ یقین کریں گے کہ ارباز ساما کا قتل سعیر ساما نے کیا ہے۔ڈیوڈ ساما سعیر ساما کے ساتھ کھڑا ہے"۔

"اور ملک"؟



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یامی نوکائی کے حالات ارباز ساما کی موت کے بعد بگڑ چکے ہیں اور ملک ساما کے ارادے ٹھیک نہیں۔وہ ان حالات سے فائدہ اٹھا کر اسٹون آف یامی نوکائی حاصل کرنے کی کوشش میں ہے"۔

"اسٹون... کسی کو معلوم ہے کہ اسٹون کہاں ہے؟" وہ ایک دم پریشان سی ہو گئی۔

"اسٹون سعیر ساما حاصل کر چکا ہے انمول ساما!" یہ کہتے ہوئے اس کی گردن جھک سی گئی اور وہ نظریں نہیں اٹھا پایا۔

"ایسا ممکن نہیں۔" انمول نے نفی میں سر ہلایا۔"ایسا ممکن نہیں سلیم۔اسٹون کہاں ہے یہ تو میں نے صرف جہان کو بتایا تھا"۔

"اسٹون اس وقت سعیر ساما کے پاس ہے۔میرا یقین کریں۔وہ خود اس بات کا اعتراف کر چکا ہے۔اس نے رئیل اسٹون کو ایک جعلی اسٹون سے بدل دیا تھا۔جس اسٹون کا پتہ جہان ساما کو آپ نے دیا تھا وہ اصل میں جعلی تھا۔اسٹون آف یامی نوکائی سعیر ساما کے پاس ہی ہے جسے وہ عرصہ پہلے حاصل کر چکا تھا۔ڈیوڈ ساما اس کے ساتھ کھڑا ہے جبکہ ملک ساما اس کے خلاف۔اس کا کہنا ہے کہ ارباز ساما کے بعد کنگ آف یامی نوکائی بننے کا اہل وہ ہے سعیر ساما نہیں۔جہان ساما اور ابراہم ساما آپ کو ڈھونڈنے اور سعیر ساما کے خلاف ثبوت حاصل کرنے کی کوشش میں لگے


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیں۔ یامی نوکائی میں افراتفری سی مچی ہے انمول ساما۔ سب ایک دوسرے کے خلاف ہو چکے ہیں"۔

"سب مریں گے سلیم مراد۔" وہ ویران آنکھیں کسی غیر مرئی نقطے پر جمائے بولتی چلی گئی۔" سب کے سب مریں گے۔ میری اور میری فیملی کی تباہی کا خمیازہ سب کو بھگتنا پڑے گا۔" اس کی آواز میں تڑپ تھی۔ کیسے ممکن تھا کہ سات آسمانوں کے پار بیٹھا ذوالجلال اس تڑپ میں موجود آہ کو نہ سن پایا ہو جو سب سے بڑھ کر انصاف کرنے والا ہے۔ تب ہی کسی احساس کے تحت سلیم مراد نے جلدی سے گردن موڑ کر پیچھے دروازے کی جانب دیکھا۔

"کوئی اس طرف آرہا ہے انمول ساما! میں آپ سے پھر کہہ رہا ہوں یہاں سے "....

انمول نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کر دیا اور پھر چلے جانے کو کہا۔

وہ دھیرے سے اٹھا۔ شاید وہ روک لے۔ ایک قدم پیچھے ہوا۔ شاید وہ موت کے منہ سے نکلنے کو تیار ہو جائے۔ ایک قدم اور۔ شاید وہ سعیر کی قید سے آزاد ہونے کے لیے مان جائے۔ ایک قدم اور۔ شاید وہ سلیم مراد کی سعیر مراد سے غداری کو قبول کر لے۔ ایک قدم اور۔ شاید وہ ....

"سلیم مراد!" وہ اچانک بولی۔

سلیم مراد کے قدم وہیں رک گئے۔ لبوں پر امید بھری مسکان در آئی۔

"میرا بیٹا"؟



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور پھر امید کرچی کرچی ہو گئی۔اسے محض اپنے بیٹے کی پرواتھی۔اس نے گہری سانس لی۔

"ایش بابا کو سعیر ساما"....

"ماں ہوں میں اس کی۔مجھے سچ سننا ہے۔صرف سچ..."وہ دبے دبے غصے میں چلائی۔

سلیم مراد کے گلے کی گلٹی ڈوب کر معدوم ہوئی۔

وہ ملکہ تھی۔پھر چاہے قید ہو یا آزاد ملکہ تو ملکہ ہوتی ہے۔اسے سچ بولنا تھا۔کنگ کی بیوی کے سامنے۔ایک ملکہ کے سامنے۔ایک ماں کے سامنے....

چند لمحوں بعد ایک جاذب نظر گارڈ بیسمنٹ کی سیڑھیاں اترتا ہوا آیا۔سیڑھیوں کے بعد ایک دروازہ تھا۔اس نے ایک نظر بند دروازے پر ڈالی اور پھر ساتھ کھڑے گارڈ کو دیکھا جو نہایت پر سکون چہرہ لیے کھڑا تھا۔

"دروازہ کھولو۔"اس نے سلیم مراد سے کہا۔

سلیم مراد نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے وجہ پوچھی اور تیزی سے دروازہ کھولنے لگا۔

"سعیر ساما آئے ہیں۔"سلیم مراد کے کام کرتے ہاتھ لمحے بھر کے لیے تھم گئے۔

"اپنی ملکۂ قلب سے ملنا چاہتے ہیں۔"اس شخص کے لہجے میں طنز ابھرا۔

سلیم مراد نے سرد آہ بھرتے ہوئے دروازہ کھولا تو سامنے ہی اسے راہداری نظر آئی جس کے دائیں بائیں اطراف کمروں کی قطار لگی تھی۔وہ دونوں ایک ساتھ آگے کی جانب چلنے لگے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”مجھے تو سمجھ ہی نہیں آرہا کہ آخر ایک لڑکی کے لیے کوئی اس قدر تباہی کیسے مچا سکتا ہے۔ محبت بھی انسان سے کیا کچھ کروا لیتی ہے۔“ وہ چلتے چلتے بولنے لگا۔

سلیم مراد طنزاً مسکرا دیا۔

”محبت کبھی بھی تباہی کا سبب نہیں بنتی۔ انا بنتی ہے۔ ضد بنتی ہے“۔

”کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ سعیر ساما کو اس سے محبت نہیں ہے بلکہ اسے حاصل کرنا اس کی ضد ہے“۔

”ہاں۔“ وہ دونوں ایک کمرے کے پاس آکر رک گئے۔ سلیم مراد نے دروازہ کھولا۔ وہ ٹارچر سیل تھا۔

”اتنے دھڑلے سے یہ بات تم میرے سامنے کر رہے ہو۔ کسی اور کے سامنے مت کرنا۔ ورنہ سعیر ساما تمہاری چمڑی ادھیڑ دیں گے۔“ اس شخص نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

سلیم مراد نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے سر کو خم دیا۔ اندر ایک شخص پر تشدد کیا جا رہا تھا۔ وہ چند لمحے اسے تڑپتا دیکھتے رہے۔

”میرے خیال سے اگر جہان ساما کے ایڈوائزر نے سعیر ساما کے خلاف ثبوت اکٹھا کر لیا تو سعیر ساما کا حشر بھی یہی ہو گا۔“ سلیم مراد نے ایس کے کے قریب ہو کر سرگوشی کی تو اس نے ایک سنجیدہ سی نگاہ سلیم مراد پر ڈالی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا کر لے گا جہان ساما کا ایڈوائزر"؟

"جہان ساما کو یقین دلانے میں کامیاب ہو جائے گا کہ اس تباہی کی وجہ اس کا بھائی سعیر مراد ہے"۔

"جہان ساما یہ بات پہلے سے جانتے ہیں۔"ایس کے کی بات پر سلیم مراد نے نفی میں سر ہلایا۔

"ان کو معلوم ہے مگر سعیر ساما کو سزا دینے کے لیے اتنا کافی نہیں۔جب تک یامی نو کائی کے باقی تمام ممبرز اس بات پر یقین کر کے سعیر ساما کو سزا دینے کے لیے راضی نہیں ہو جاتے تب تک کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا"۔

"تم سعیر ساما کے آدمی ہو یا جہان ساما کے ؟"ایس کے نے طنز اچھالا۔اسے حیرت سی ہوئی کہ وہ سعیر ساما کا آدمی ہو کر ایسی باتیں کر رہا ہے۔ سلیم مراد چند لمحے خاموش رہا اور پھر بولا۔

"دونوں میرے بھائی ہیں ایس کے۔اب تک دونوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں تھا تو سب ٹھیک تھا۔میں سعیر ساما کا ہی آدمی تھا مگر اب یہ جانتے ہوئے کہ سعیر ساما غلط ہے میں کچھ نہیں کر پا رہا"۔

"اگر تم نے کچھ کیا بھی تو غدار کہلاؤ گے"۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''یہی تو میں سمجھ نہیں پارہا۔دونوں بھائی ایک دوسرے کے خلاف ہوگئے تو میں کیا کروں گا۔ کس کا ساتھ دوں گا۔جہان میرا چہیتا بھائی ہے۔وہی ار باز ساما کا سب سے پسندیدہ ممبر تھا۔میں اس کے خلاف نہیں جاسکتا۔مجھے اس کی مدد کرنی ہے''۔

''ہوش میں تو ہو تم۔''ایس کے بگڑا اور قدرے آہستہ آواز میں بولا۔''جانتے بھی ہو کہ تم کہہ کیا رہے ہو۔سعیر ساما کے محل میں کھڑے ہو کر،اس کے خاص آدمی کے سامنے ہی اس سے غداری کا کہہ رہے ہو''۔

''کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم اداکار ہو۔''سلیم مراد کی بات پر چند لمحے وہاں خاموشی رہی۔'' تمہیں کیا لگا کہ میں نہیں جانتا۔ایس کے تو محض ایک کردار ہے جسے تم نبھا رہے ہو۔اصل میں تو تم...''وہ دو قدم آگے بڑھا اور ایس کے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔''تم جہان ساما کے ایڈوائزر ہو''۔

ایس کے ہنوز اسے دیکھتا رہا۔بالکل خاموشی سے۔

''ایسا کچھ نہیں''....

''تم کیوں کچھ نہیں کر رہے ایس کے؟میں تو غداری کے خوف میں مبتلا ہوں۔ملکہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہوں مگر تم تو یہ کر سکتے ہو۔تم تو ملکہ کو بچا سکتے ہو''۔

''ہم بعد میں بات کریں گے سلیم ساما۔سعیر ساما انتظار کر رہے ہیں''۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے ہی لمحے ایس کے اس کمرے کی جانب بڑھا اور اس لوہے کے دروازے کو کھولا۔ سلیم مراد نے دھیرے سے، افسوس سے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ اندر چلا گیا۔ پیچھے سے مزید دو گارڈز آ چکے تھے۔ وہ بھی اندر چلے گئے۔ مگر وہ وہیں کھڑا رہا۔ بت بن کے....

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ملکہ کو لیے باہر آتے دکھائی دیے۔ اس نے آنکھیں کھولیں۔ نظر سامنے سے آتی اس بے حال لڑکی پر پڑی۔ اس کے ہاتھوں اور پاؤں میں زنجیر تھی۔ اس کی حالت بالکل ایسی تھی جیسے کسی غلام کو دربار میں پیش کیا جا رہا ہو۔ وہ نظریں اٹھائے چل رہی تھی۔ گردن سیدھی تھی۔ بالکل ویسے جیسے ملکہ کی ہوتی ہے۔ انداز میں غرور تھا۔ جو کچھ کر لیا جائے، لاکھ حربے آزما لیے جائیں، ہزاروں جنگیں فتح کر لی جائیں۔ ملکہ ملکہ ہی رہتی ہے۔ ملکہ کبھی کنیز نہیں ہو سکتی۔ ملکہ کبھی باندی نہیں ہو سکتی۔ کاش اس بات کی سمجھ سعیر مراد ملک کو ہوتی !

اس نے سلیم مراد کو دیکھا جو پاس کھڑا تھا۔ اس کے پاس سے گزرنے پر اس نے غیر محسوس انداز میں احتراماً گردن جھکالی۔ انمول زخمی سا مسکرا دی۔

وہ جانتی تھی کہ سلیم مراد کی جان کی قربانی اس کی جان بچا سکتی تھی مگر وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔

وہ لونگ روم میں موجود مخملی صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھا تھا۔ نظر ساتھ کھڑے آدمی پر ٹکی تھی جو سر جھکائے ادب سے اسے سارے دن کی روداد سنا رہا تھا۔ اس کی آنکھیں خاموشی سے اس کے ہر تاثر کو اسکین کر رہی تھیں۔ تب ہی زنجیر کی آواز پر اس کی توجہ اس شخص سے

ہٹی۔ پھر نظر سامنے سے آتی اس اپسرا پر پڑی۔ آج بھی انمول کی ایک جھلک سعیر کو اپنی دنیا سے بے خبر کر دینے کا اختیار رکھتی تھی۔ وہ لاشعوری طور پر دم سادھے اس کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ پیروں کو چھوتا سیاہ لمبا فراک پہنے، سلکی سنہری بالوں کو کھلا چھوڑے اور اپنی خوبصورت اور دلکش آنکھوں سے اسے ہرانے کا عزم لیے ہوئے تھی۔ اس بات کا علم اسے تب ہوا جب اسے اپنی حرکت کا احساس ہوا۔ وہ چونکا۔ وہ اٹھا کیوں تھا؟ ایک قیدی کے احترام میں؟ وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتا دھیرے سے واپس صوفے پر براجمان ہوا۔ ٹانگ پہ ٹانگ جمائی اور گردن مزید اکڑ گئی۔

انمول اس کی حرکت کو بھانپ کر محض ہلکا سا مسکرا دی۔ اس کے چہرے پر بکھرا ہلکا سا تبسم سعیر مراد کے دل میں طوفان اٹھانے لگا۔

"کیسا لگ رہا ہے قیدی بن کر"؟

"کس نے کہا کہ انمول قید ہے؟" وہ ایک ابرو اٹھا کر مسکراتے ہوئی بولی۔ "میں تو آزاد ہوں۔ تمہاری قید سے"۔

"میری قید میں ہمیشہ خوش رہو گی۔ اس لیے مان جاؤ اور اس قید سے رہا ہو جاؤ۔" اس نے زنجیروں کی جانب اشارہ کیا۔

"یہ قید نہیں ہے سعیر مراد۔ یہ تو اس بات کی گواہی ہے کہ تم ملکہ سے ڈرتے ہو"۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''میں۔'' وہ طنزاً ہنس دیا۔ ''اور تم سے ڈرتا ہوں۔ اچھی خوش فہمی ہے''۔

''ڈرنا بھی چاہیے۔ آخر غداری کی ہے۔ ملکہ کے قہر سے ڈرنا تو پڑے گا۔'' اس نے اس کی بات جیسے سنی ہی نہ تھی۔

''سعیر مراد تم سے نہیں ڈرتا۔'' دونوں ابرو ایک ساتھ اٹھا کر وہ گویا ہوا۔

''تم جانتے ہو کہ ملکہ کو ہرانا ناممکن ہے۔ تب ہی تو تم نے مجھے ان زنجیروں کا اسیر بنا رکھا ہے۔ ورنہ انمول کیا کیا کر سکتی یہ تم اچھے سے جانتے ہو۔'' اس کے اندر بھی ملکہ والا غرور تھا۔

سعیر دھیرے سے اٹھا اور چلتا ہوا اس کے عین سامنے آرکا۔

''ٹھیک ہے۔ دیکھتے ہیں کہ ان زنجیروں کی قید سے نکل کر تم کیا کر لیتی ہو۔ کل.... اسی وقت میں یہاں پھر آؤں گا۔ تب تمہیں ان سے رہائی دے کر میں تمہاری ذہانت آزماؤں گا۔'' اس نے اس کی کلائی پر موجود زنجیر کو چھوا۔ انمول نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ پیچھے کی جانب کھینچ لیا۔

سعیر اس کی اس حرکت پر ہنس دیا۔ اور پھر چلتا ہوا واپس صوفے کی جانب آیا۔

''کل تمہارے آگے دو راستے ہوں گے۔ ان میں سے ایک راستے کا انتخاب تمہاری شکست یا فتح کا فیصلہ کرے گا۔ تیار رہنا۔'' اتنا کہہ کر اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں سر کے قریب لے جا کر اسے الوداعی سلام کیا۔

''الوداع!'' لبوں پر شیطانی مسکراہٹ بکھر گئی۔ ''میری ملکۂ قلب'' !



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے بعد وہ جانے کے لیے مڑ گیا۔انمول کے چہرے پر بکھری پر سکون مسکراہٹ بھی سمٹ گئی۔اداکاری ختم ہوئی۔اس نے گہری سانس لی اوراب کہ پہلی بار غور سے ارد گرد پھیلی روشنی کو دیکھا۔تب اس کے چہرے پر زخمی تاثر در آیا جب ساتھ کھڑے آدمیوں نے اسے واپس چلنے کو کہا۔اس نے پھر سے نظرارد گرد دوڑا کر گویا اس روشنی کو جی بھر کے دیکھنا چاہا۔جب وہ بیسمنٹ سے نکل کر وہاں آئی تھی تب اس کی آنکھیں چندھیا سی گئی تھیں۔عرصہ بعد دیکھنے پر روشنی اس کی آنکھوں کوراس نہیں آرہی تھی۔مگراب وہ بالکل ٹھیک تھی مگر وقت ختم ہو چکا تھا۔وہ مڑی۔روشنی نے جیسے اس اپسرا کا سراپا دیکھ کر افسوس کیا۔پھر وہ واپس چلی گئی۔ان گھپ اندھیروں میں....اس نے قربان کی تھی اپنے حصے کی روشنی.....تاکہ اس کے مقدر کی روشنی چمکا دے....اس کے بیٹے کی قسمت....اس کا بخت....اس کا نصیب....اس کا تخت ....

www.novelsclubb.com

❣❣❣

"یہ اٹھاؤ"۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اشعر نے لائلہ کے آگے پسٹل بڑھائی جسے وہ یک ٹک دیکھ رہی تھی۔اس نے دھیرے سے وہ پسٹل اٹھائی۔

”آج میں تمہیں اس کا استعمال سکھاؤں گا۔“ یہ کہہ کر اشعر نے اپنی پسٹل اٹھائی۔

”یہ دیکھو۔ میگزین میں اس طرح گولیاں بھری جاتی ہیں“۔

اب کہ وہ اسے اس میں گولیاں بھرنا سکھا رہا تھا۔وہ خاموشی سے اسے سنتی رہی۔

”اس طرح ٹریگر پر ہاتھ رکھنا پڑتا ہے۔اوکے“؟

اس نے ایک گول سیٹ کیا اور ٹریگر دبا دیا۔گولی بالکل نشانے پر جا لگی تھی۔

”اور اس طرح گولی چلائی جاتی ہے۔“وہ گولی چلا کر سیدھا ہوا اور لائلہ کو دیکھا۔

”اب تمہاری باری“۔

لائلہ نے تھوک نگلا اور اس جگہ آ ٹھہری جہاں کھڑے ہو کر اشعر نے گولی چلائی تھی۔اس نے دھیرے سے میگزین لوڈ کی اور پھر گول سیٹ کیا۔خشک لبوں پر زبان پھیری اور پھر ... ٹھاہ کی آواز کے ساتھ اس کی اپنی بھی ایک زوردار چیخ گونجی۔اس کی چیخ گولی چلنے کی آواز سے زیادہ بلند تھی۔اشعر نے اس کی اس حرکت پر افسوس سے سر ہلایا۔

”نالائق“ !


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھوڑی دیر بعد وہ کانفرنس روم میں موجود تھے اور اشعر اسے کچھ سمجھانے میں مصروف تھا۔ یہ وہ لیکچر تھا جو ماسٹر ز کی ذہنی نشوونما کے لیے دیا جاتا ہے۔ وہ خاموشی سے اس کا گیان سنتی وقفے وقفے سے اثبات میں سر ہلاتی رہی۔

وہ اسے نہ صرف فزیکلی بلکہ مینٹلی بھی اسٹرانگ کرنا چاہتا تھا۔

اگلے دن معمول کے مطابق صبح ہونے سے پہلے ہی اس کا الارم بج اٹھا۔ وہ اٹھی اور تیزی سے فریش ہونے لگی۔ وہ دھیرے دھیرے اس سب کی عادی ہو رہی تھی۔ اشعر کی کال آنے سے پہلے ہی وہ گارڈن میں دوڑ لگانے کے لئے ریڈی تھی۔ لان میں آکر اس نے اشعر کو سلام کیا اور پھر وہ گارڈن کی جانب روانہ ہو گئے۔

آج اس نے ایک گھنٹہ پینتالیس منٹ میں پورے گارڈن کا چکر لگایا تھا۔ اشعر نے ہمیشہ کی طرح ایک ہی فقرہ دہرایا اور پھر افسوس سے سر ہلاتا اپنی گاڑی کی جانب چل دیا۔

''میں بیس منٹ میں ایک چکر مکمل کرتا ہوں۔ نالائق ''!

شام کے وقت وہ اسے دیگر اسلحے کا استعمال سکھاتا تھا۔ رات کے آغاز میں اس کی سائیکولوجیکل ٹریننگ اور سوشل انجینئرنگ کے لیے اسے کانفرنس روم میں لیکچر دیا جاتا تھا۔ دن کا زیادہ تر وقت وہ اینا کے ساتھ گزارا کرتی تھی۔ یہی تھا لائلہ کی زندگی کا آغاز۔

www.novelsclubb.com

یہ کچھ دن بعد کی بات ہے جب وہ رات کو اچھا خاصا لیکچر سننے کے بعد اینا کے پاس بیٹھی تھی۔ جب اینا کو نیند آگئی تو اسے ڈیزی کے حوالے کرنے کے بعد وہ باہر لان میں آگئی۔ باہر کی خوشگوار فضا نے اسے وہیں رکنے پر مجبور کر دیا۔اس نے واپس اپنے کمرے میں جانے کا ارادہ ترک کیا اور وہیں اپنی سلیپرز اتار کر ٹہلنے لگی۔ مراد ہاؤس کے لان کے بعد وہ پہلا لان تھا جو اسے بہت پسند آیا تھا۔وہ مراد ہاؤس کے لان کی نسبت کافی وسیع اور سرسبز تھا۔وہاں ایک طرف بہت سے گلاب کے پودے موجود تھے۔ مگر ان میں مراد ہاؤس کے لان میں موجود گلابوں کی سی بات کہاں ! وہ تو ....

وہ محض سوچتی رہ گئی اور پھر پھولوں کو نظر انداز کر کے ایسے ہی ٹہلنے لگی۔

”یقیناً اسے کھلی فضا میں نرم گھاس پر ننگے پاؤں ٹہلنا بہت پسند ہے“۔

ایش گوتن کی دائیں عمارت میں موجود کمرے کی کھڑکی میں کھڑے ہو کر لان کا منظر دیکھتے ایش نے تبصرہ کیا۔ پیچھے صوفے پر بیٹھ کر فائلز کا مطالعہ کرتے اشعر نے اس کی بات پر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ پھر فائلز ایک طرف رکھ کر اس کے قریب آکھڑا ہوا۔ایش کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھنے پر اس کی نظر سامنے لان میں لاپروائی سے ٹہلتی لائلہ پر پڑی۔

”نالائق لوگوں کے پاس جب کرنے کو کچھ نہیں ہوتا تب وہ یہی سب کیا کرتے ہیں۔“ اشعر نے طنز کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایش نے ایک ملامتی نگاہ اس پر ڈالی جو واقعی سوتیلا بھائی بننے پر تلا ہوا تھا۔

"میں اب بھی کہہ رہا ہوں اشعر ساما کہ جو معاملات والدین کے بیچ طے پائے جائیں ان کا عذر بچوں پر نہیں ڈالا کرتے"۔

"واٹ ایور!" اشعر نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔

"تمہیں اس پر سختی بالکل نہیں کرنی چاہیے۔ وہ یہ ڈیزرو نہیں کرتی"۔

"مجھے علم نہیں تھا۔ بتانے کے لیے شکریہ۔" اشعر نے پھر بات گول کر دی۔

"اشعر ساما!" ایش غصہ ہوا۔ "وہ بہت اسپیشل ہے۔ جہان ساما کے مجھ پر بہت احسان ہیں۔ اگر معاملہ ان کے قتل کے انتقام کا اور ان کی بیٹی کی حفاظت کا ہے تو میں تمہاری لاپروائی بالکل بھی برداشت نہیں کروں گا۔ تم لائلہ کو ہرٹ نہیں کرو گے۔ کسی صورت نہیں۔ اس کی حفاظت کی ذمہ داری میرے کندھوں پر ہے۔ اس بوجھ کو اتارنے میں میری مدد صرف اشعر ساما اور پرل ساما ہی کر سکتے ہیں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ اپنی حفاظت خود کرنے کے قابل ہو جائے کیونکہ اشعر ساما ہم دیکھ چکے ہیں کہ..." وہ سانس لینے کو رکا۔ غور سے اشعر کو دیکھا اور پھر اپنی بات جاری رکھی۔ "ہمارے دشمن ہم سے کئی قدم آگے ہیں۔ جب تک ہمارے لوگ اپنی حفاظت خود کرنا نہیں سیکھ لیتے ہم بھی ان کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ جس طرح"....


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جس طرح ہم نورِ نظر کی حفاظت نہیں کر پائے۔" ایش کی بات اشعر نے مکمل کی۔اس کا چہرہ اب کہ سپاٹ اور لہجہ سنجیدہ تھا۔ایش نے نظروں کا زاویہ بدلا اور نگاہ سامنے لان میں ٹہلتی لائبہ پر مرکوز کی۔دونوں کی نگاہوں میں زخمی تاثر در آیا تھا۔لمحہ بھر کے لیے نورِ نظر کی کھلکھلاتی آواز ان دونوں کے کانوں میں گونجی۔اگلے چند ہی لمحوں میں ایش نے محسوس کیا کہ اشعر وہاں سے جا چکا تھا۔وہ محض سرد آہ بھر تا رہ گیا۔کچھ تکالیف مقدر میں لکھی ہوتی ہیں۔انسان چاہے کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو جائے مقدر کے آگے اسے جھکنا ہی پڑتا ہے۔اسے ان تکالیف کو سہنا ہی پڑتا ہے۔

سامنے ہی لان میں ٹہلتے ہوئے وہ اپنے قدموں پر نظر جمائے ہوئے تھی۔اسے اپنے پیروں میں کسی چیز کا احساس ہوا۔تب ہی اس کا موبائل بجنے لگا۔اس نے موبائل اسکرین پر دیکھا جہاں غیر شناسا نمبر جگمگا رہا تھا پھر چند لمحے آنکھیں چھوٹی کیے کچھ سوچتی رہی۔آخر کار اس نے سبز بٹن دبا کر فون کان سے لگایا۔چند لمحے خاموشی رہی۔جب نووارد کی آواز سنائی نہ دی تو اس نے فون نگاہوں کے سامنے لا کر دیکھا تو کال جاری تھی اور پھر حیرت سے دوبارہ کان سے لگایا۔

"تمہارے پیروں میں سانپ ہے۔" اب کہ ایک غیر شناسا سی آواز اس کے کانوں میں گونجی تو اس کا سانس رک گیا۔وہ خوف کے سبب دم سادھے کھڑی رہی اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی وہ پھر بولا۔

''ہلنا مت۔ وہ جا رہا ہے''۔

اس نے دھیرے سے گردن جھکا کر نیچے دیکھا۔ پہلے تو کچھ دکھائی نہ دیا مگر پھر اس کے پاؤں سے سانپ کی دم ٹکرائی تو وہ اپنی چیخ دباتی رہ گئی۔ اس نے برق رفتاری سے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کو بلند ہونے سے روکا۔

''میں نے کہا کوئی حرکت نہیں۔'' اس شخص کی آواز پھر سے گونجی۔ ''وہ جا رہا ہے اسے جانے دو۔ تمہاری کوئی بھی حرکت تمہیں وکٹم بنا سکتی ہے''۔

تھوک نگل کر لائلہ نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر آنکھیں بند کر کے جتنی قرآنی سورتیں اور آیات اسے حفظ تھیں ان کو دہرانے لگی۔

''ایک گہری سانس لو۔'' وہ پھر بولا۔

اس نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا اور ایک گہری سانس لی۔

''اب اس لمحے کو سوچو جسے تم بار بار جینا چاہتی ہو''۔

وہ چونکی۔ یہ بھی بھلا وقت تھا ایسی باتوں کا؟

''حیران بعد میں ہونا پہلے جو کہا ہے وہ کرو''۔

لائلہ نے خشک لبوں پر زبان پھیری اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔

www.novelsclubb.com

وہ مراد ہاؤس کے لان میں موجود تھی۔ فضا گلابوں کی مہک سے معطر تھی۔ تب ہی خوشبو میں اچانک اضافہ ہوا۔ فضا مزید معطر ہو گئی۔ اس کا دل دھڑک اٹھا اور ہر دھڑکن اس کی موجودگی کی گواہی دینے لگی۔ ایک گلاب کا پھول اس کے ہاتھ میں تھا۔

"اس شخص کو سوچو جس کی موجودگی تمہیں heal کرتی ہے"۔

تب ہی وہ مڑی۔ نگاہ سامنے کھڑے شخص کی نظروں سے ٹکرائی۔ وہ جس کی سنہری آنکھوں میں ہمیشہ محبت کے ابھرتے سورج کا منظر دکھائی دیتا تھا۔

"اس آواز کو محسوس کرو جو تمہارے تصور کو وسعت اور دل کو سکون دیتی ہے"۔

اس کے کانوں میں حدید خانزادہ کی آواز گونجنے لگی۔

"جب تم روتی ہو تو یہاں درد ہوتا ہے۔" وہ اپنی شہادت کی انگلی اپنے دل پر رکھے کہہ رہا تھا۔

"اب آنکھیں کھولو"۔

اس نے آنکھیں کھولیں۔ نظر ایش گوتن کے لان پر پڑی۔ دل بھر آیا۔

"کیا وہ شخص یہاں ہے"؟

اس نے ارد گرد نظر دوڑائی۔ وہ کہیں بھی نہیں تھا۔ پھر اس نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا۔

"کیا تم چاہتی ہو کہ وہ یہاں ہو۔ بالکل تمہارے سامنے"؟

www.novelsclubb.com

اس نے بے اختیار اثبات میں سر ہلایا جبکہ کھڑکی میں کھڑا ایش سرد آہ بھر تا رہ گیا۔اچانک ہی فسوں ٹوٹا۔وہ حیران ہوئی۔پھر گردن جھکا کر نیچے دیکھا۔وہاں کچھ نہیں تھا۔

''وہ جا چکا ہے۔'' وہ پھر بولا۔اب کہ وہ مزید حیران ہوئی۔

''تم کون ہو؟اور تم... تم مجھے کیسے دیکھ رہے ہو''؟

''تصور دنیا کی سب سے قیمتی نعمت ہے اور تصور کی دنیا بے حد حسین اور وسیع۔وہ دنیا جہاں سب اپنے مقام کا تعین خود کرتے ہیں،جہاں سب اپنی تقدیر کے معمار خود ہوتے ہیں۔یہاں کوئی بھی بادشاہ بن سکتا ہے،کوئی بھی فاتح بن سکتا ہے۔یہاں جج کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔یہاں اوقات دکھانے والا کوئی نہیں ہوتا۔یہاں صرف آپ ہوتے ہیں اور آپ کا تصور ہوتا ہے۔تصور کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ہم اپنے لاحاصل کو اپنا تصور کر سکتے ہیں۔یہاں ہم اپنے ان خوابوں کی تعبیر تلاش کر سکتے ہیں جنہیں حقیقت کی قید نے روک رکھا ہوتا ہے۔تصور کی دنیا میں جانا چاہیے۔ان چیزوں کو تصور کرنا چاہیے جن کے ساتھ ناممکن کی مہر لگ چکی ہے۔تصور وہ پناہ گاہ ہے جو ہمیں دکھ،درد،تکالیف،قید اور شکست وغیرہ سے محفوظ رکھتی ہے''۔

''مگر تصور حقیقت تو نہیں ہوتا''۔

''تصور حقیقت نہیں ہوتا مگر یہ ہمارے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لیے catalyst ثابت ہوتا ہے۔یہ ہمارے لیے موٹیو ہوتا ہے۔جیسے تم اس شخص کو اپنی آنکھوں کے سامنے

www.novelsclubb.com

دیکھنا چاہتی ہو۔ تم اسے تصور بھی کرتی ہو اسی لیے مجھے یقین ہے کہ ایک دن وہ حقیقت بن کر تمہارے سامنے ہو گا“۔

”تمہیں کیسے معلوم کہ“....

”میں جب بھی تمہیں دیکھتا ہوں تمہاری آنکھوں میں مجھے کسی سے محبت کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔“اس کا سوال مکمل ہونے سے پہلے ہی اس نے جواب دیا۔

”پہلے بتاؤ تم کون ہو“؟

”تمہارا باس“۔

لائلہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

”ایش ساما؟“ بے یقینی سی تھی۔

”ہاں۔“چند لمحے گہرا سکوت چھایا رہا۔

”تم اسے واقعی دیکھنا چاہتی ہو“؟

وہ خاموش رہی جبکہ اس کی آنکھیں اور اس کا چہرہ اس کا جواب دے رہے تھے۔

”تم ہادی سے محبت ترک کر دو۔ وہ محبت کے لائق نہیں ہے“۔

اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا۔

”تم اسے کیسے جانتے ہو“؟


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ایش گوتن میں جب بھی کوئی شخص داخل ہوتا ہے اس کی پیدائش سے لے کر اس کی اس وقت تک کی تمام انفارمیشن مجھے مل جاتی ہے۔اور تمہاری انفارمیشن کے مطابق تمہاری طبیعت میں بدلاؤ اس ایکسیڈنٹ کے بعد نہیں بلکہ حدید کے جانے کے بعد آیا تھا۔ایم آئی رائٹ''؟

وہ چند ثانیے خاموش رہی۔پھر کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ وہ بولا۔

''جانتی ہو وہ ہے کون''؟

''مطلب''؟

''مطلب یہ کہ وہ در حقیقت وہ نہیں ہے جو تمہیں لگتا ہے۔اپنے کیریئر سے محبت کرنے والا...ایک محنتی،سچا اور ایماندار شخص''۔

''وہ جیسا بھی ہے اچھا ہے اور اس کے متعلق کچھ بھی کہنے سے پہلے یہ ضرور سوچ لینا کہ سننے والی اس کی دوست ہے۔باقی رشتے تعلقات کا تو نہیں پتہ لیکن میں دوستی میں بہت اچھی ہوں۔اپنے دوست کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں سن سکتی''۔

''مگر تمہیں سننا ہوگا۔کیونکہ تمہیں حقیقت سے آشنا کرنا میرا فرض ہے''۔

''عین ممکن ہے کہ تم غلط ہو یا کسی مقصد کے تحت مجھ سے جھوٹ بولو۔''وہ بھول گئی کہ نووارد اس کا باس ہے۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں باس ہوں تمہارا۔ تمہارا بھلا چاہتا ہوں۔ تمہیں موت کے منہ سے نکال کر یہاں جینا سکھا رہا ہوں۔ پھر بھی تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں تم سے جھوٹ بولوں گا"؟

"کیونکہ تم ہادی نہیں ہو۔اس کے خلاف کچھ بھی بولنے والا شخص میری نظر میں جھوٹا ہے، دھوکے باز ہے،اداکار ہے۔" لہجے میں درشتی گھلنے لگی۔

ایش نے زخمی تاثر سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھا۔اس لڑکی کی باتیں اس کا دل زخمی کر رہی تھیں۔ مگر کیوں؟

"مجھ سے اس طرح بات کرنے کی سزا جانتی ہو"؟

"کیا کرو گے؟ مار دو گے"؟

ایش نے سرد آہ بھری۔ کم از کم اب تو وہ اسے مارنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔وہ بھلا اپنے دل پر ظلم کیوں کرتا؟

"وہ سعیر مراد کا ایڈوائزر ہے۔اس کے ہر جرم میں اس کا ساتھ دینے والا"۔

وہ اب کہ اسے طائرانہ نگاہوں سے دیکھنے لگا۔شاید یہ بات سننے کے بعد وہ اس کے چہرے پر حدید کے لیے نفرت دیکھ پائے۔ مگر وہ تو سکتے میں چلی گئی۔اس کے الفاظ اپنے اندر جذب کرنے میں اسے بہت وقت لگا۔اتنا وقت وہاں گہرا مگر دردناک سکوت طاری رہا۔

وہ کچھ کہنے کے لیے لب وا کرتی مگر پھر خاموش ہو جاتی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یقین نہیں آرہا؟" وہ نہایت سنجیدگی سے بولا۔ دونوں کے اندر ایک جنگ چھڑی ہوئی تھی۔ کیا ہو رہا تھا کچھ خبر نہیں تھی۔

"جھ.... جھوٹ ہے... یہ۔" الفاظ ٹوٹنے لگے۔ یا شاید اس کے اندر ہونے والی توڑ پھوڑ کے نتیجہ میں اس کا لہجہ ٹوٹ گیا تھا۔

"ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔ ایش کبھی جھوٹ نہیں بولتا"۔

وہ دم سادھے کھڑی رہی۔ ایک... صرف ایک امید باقی تھی۔ صرف ایک مان باقی تھا کہ ہادی دھوکے باز نہیں۔ وہ اس کا حریف نہیں۔ اور یہ مان اس کے جینے کے لیے کافی تھا مگر آج....

"ہو سکتا ہے کہ سعیر چاچو نے زبردستی" ....

"یہ کام زبردستی نہیں ہوتے۔ کم از کم زبردستی کسی کا ایڈوائزر نہیں بنا جا سکتا۔ ایڈوائزر وفاداری کا مجسمہ ہوتا ہے۔ وہ اسی کے لیے کام کرتا ہے"۔

اس نے بے اختیار تھوک نگلا۔

"سچ بتاؤ۔" دل نے گویا تصدیق چاہی۔ ٹوٹنے کی اجازت مانگی۔

"یہی سچ ہے۔" ایش نے پھر سے گہری سانس لی۔ وہ اسے تکلیف میں نہیں دیکھ پا رہا تھا۔ اس کی ڈبڈبائی آنکھیں.... اتنی خوبصورت آنکھیں بھی رو دیں تو یہ ظلم تھا۔ مگر اس وقت ایش وہ کر

www.novelsclubb.com

رہا تھا جو لائلہ کے لیے بہتر تھا۔ وہ بس اس کی بہتری چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ رو لے۔ جی بھر کے۔ صرف آخری بار ....

اگلے ہی پل اس نے لائلہ نے ہاتھوں سے موبائل پھسلتا ہوا دیکھا۔ سب کچھ جیسے سلو موشن میں ہونے لگا۔ موبائل اگلے چند لمحوں میں زمین بوس ہو چکا تھا۔ اس کی آنکھیں زور و شور سے برس پڑی تھیں۔ ہمت جواب دینے لگی۔ دل میں اب کہ ایسے تکلیف اٹھی جیسے اسے سزائے موت سنا دی گئی ہو۔ جیسے ڈوبتے ہوئے شخص سے آخری سہارا چھین لیا گیا ہو۔ جیسے کسی کی آخری امید کا قتل کر دیا گیا ہو۔ پھر ایش نے اسے بائیں عمارت کی جانب بھاگتے دیکھا۔ وہ ننگے پیر حواس باختہ ہو کر بھاگتی گئی۔ ایش کی آنکھوں میں بے تحاشا افسوس در آیا مگر وہ جانتا تھا کہ یہی اس کے لیے بہتر تھا۔

جیسے ہی وہ عمارت میں داخل ہوئی ڈیزی جو کانچ کا گلاس ٹوٹنے پر خود پر افسوس کرتی جھاڑو لینے جا رہی تھی اسے دیکھ کر رکی۔ پہلے تو وہ اسے اس طرح روتے ہوئے بھاگتا دیکھ کر پریشان ہوئی مگر اگلے ہی لمحے ....

اس سے پہلے کہ وہ لائلہ کو آگے قدم رکھنے سے روکتی وہ ٹوٹے بکھرے کانچ پر قدم رکھ چکی تھی۔ ڈیزی کو امید تھی کہ وہ ابھی رک کر چلا اٹھے گی مگر ایسا نہ ہوا۔ وہ رک تو گئی مگر اس کی ایک


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سسکی تک نہ گونجی۔ایسے جیسے اچانک ہی اسے زخم سہنے کی عادت ہو گئی ہو۔ایسے جیسے اسے اپنے زخم کا احساس ہی نہ ہوا ہو کیونکہ دل پر لگا زخم اس زخم سے زیادہ گہرا تھا۔

ہادی بھی اس کا نہیں تھا۔وہ بھی اس کا حریف تھا۔ہادی بھی....؟وفا کا ہادی؟....

''لائلہ ساما!''ڈیزی چلاتی ہوئی اس تک آپہنچی جو خاموش نگاہوں سے نیچے زمین پر بہتے اپنے خون کو دیکھ رہی تھی۔کانچ کا کافی بڑا ٹکڑا چبھا تھا۔زخم کافی گہرا تھا۔ڈیزی نے جلدی سے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے پاؤں کو کانچ سے آزاد کیا۔خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔

''لائلہ ساما آپ یہاں بیٹھیں میں''...

ڈیزی کچھ کہہ رہی تھی مگر وہ خاموشی سے بیٹھی سن دماغ لیے اپنے زخم کو دیکھتی رہی۔زندگی کی سب سے بڑی ٹھوکر اسے آج لگی تھی۔جس نے اس دن،اسی لمحے اس کے اندر موجود وفا کا بے رحمی سے قتل کر ڈالا۔اسی دن وفا مر گئی۔سب سے دردناک موت دل کی موت ہوتی ہے اور اس دن وفا کا دل مر گیا۔

❣❣❣


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ خاموشی سے اپنے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔آنکھیں بند تھیں۔کمرے میں مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔اس مدھم سی روشنی میں اس کا چہرہ واضح نہیں تھا۔مگر اگلے ہی لمحے الارم کے چیخنے پر اس نے آنکھیں کھول کر سر سیدھا کیا۔چہرہ واضح ہوا۔آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔نیند کی کمی کے باعث ان میں سرخی پھیلی تھی۔کتنا مشکل وقت تھا وہ اس کے لیے۔پہلے ان لوگوں نے قتل کرنا چاہا جنہیں وہ دل سے اپنا سمجھتی تھی۔پھر اچانک ہی سب کچھ کھو دیا۔گھر،اپنے،رشتے،ہنسی،خوشیاں غرض سب کچھ سوائے ایک شخص کے۔جس کی وفا اس کے جینے کے لیے کافی تھی۔مگر وہ بھی بے وفا نکلا۔جسے اس نے دنیا میں سب سے زیادہ چاہا۔اس کے بخت میں سیاہی سی پھیل گئی تھی۔غموں کی سیاہی....اس کے ساتھ ہی ایسا کیوں؟....

تھوڑی ہی دیر بعد اس کا موبائل تھرتھرانے لگا۔اشعر کی کال تھی۔وہ چند لمحے خالی خالی نگاہوں سے موبائل اسکرین کو دیکھتی رہی اور پھر موبائل آف کر کے ایک طرف رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد ڈرائنگ روم کا منظر معمول کے برعکس تھا۔وہ خاموشی سے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے ڈیزی کو سن رہا تھا جو اسے رات لائبہ کو ملنے والے زخم کا بتا رہی تھی۔

"اندھی ہوگئی تھی وہ؟دکھائی نہیں دیا اسے کہ سامنے کانچ بکھرا پڑا ہے؟"ڈیزی خاموش ہوئی تو وہ درشتی سے چلایا۔

ڈیزی سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی اور سر قدرے جھکا لیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ابھی ٹریننگ اسٹارٹ ہوئی تھی۔" اس نے دو انگلیوں سے اپنی کنپٹی مسلی۔ "کیا بنے گا اس نالائق کا"؟

"اشعر ساما!" ڈیزی چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بولی۔ اشعر نے سر اٹھا کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"لائلہ ساما کو کچھ ہوا تھا"۔

"کیا ہوا تھا؟" اشعر کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے۔

"معلوم نہیں اشعر ساما لیکن جیسے ہی مجھ سے کانچ ٹوٹا اور میں اسے صاف کرنے کے لیے کچھ لینے جارہی تھی تب میں نے لائلہ ساما کو روتے ہوئے بھاگتا دیکھا"۔

"رونا اس کا مشغلہ ہے۔" اشعر نے تاسف سے سر جھٹکا۔

ڈیزی مزید کچھ نہیں بول پائی۔ اشعر کی انگلیاں موبائل پر کام کرنے لگیں۔ چند ہی لمحوں میں اشعر نے کسی کا نمبر ڈائل کر کے موبائل کان سے لگایا۔

"اس وقت کہاں ہو؟" اشعر نے رابطہ ملتے ہی سوال کیا۔ دوسری طرف چند لمحے خاموشی رہی۔ پھر نہایت آہستہ آواز میں جواب ملا۔

"ایش گوتن"۔

"مجھے لگا تم جا چکے"۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اونہوں"۔

اشعر کو کچھ کھٹکا۔

"تم ٹھیک ہو"؟

"ایش کو بھلا کچھ ہو سکتا ہے؟"اب کہ آواز ٹھیک سے آنے لگی۔ ویسے جیسی ایش کی ہوا کرتی تھی۔ نہایت سنجیدہ اور سرد۔"میں ہمیشہ ٹھیک ہوتا ہوں۔" بات مکمل کر کے وہ خاموش ہوا۔

"مجھے کہا تھا کہ لائلہ ساما کو ہرٹ نہیں کرنا جبکہ تم خود یہ کام نہایت سلیقے سے سرانجام دے رہے ہو۔"آواز میں طنز ابھرا۔

"میں نے اسے محض حقیقت سے آشنا کیا ہے۔ حقیقت کے زخم جھوٹی امید کے زخموں سے بہتر ہوتے ہیں"۔

"ایش ساما تم میری سمجھ سے باہر ہو۔ کبھی اس کی پرواہ میں ساری دنیا تہس نہس کرنے کو تیار ہو جاتے ہو تو کبھی خود ہی اسے ہرٹ کر دیتے ہو"۔

"میرے ہر کام کے پیچھے کوئی نا کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے۔ وہ اس وقت زخمی ہے۔ کوئی بھی سہارا مل گیا تو وہ اپنی کوشش ترک کر دے گی۔ اسے خود کو خود heal کرنا ہے۔ کسی بھی آسرے کے بغیر اسے خود ہی اپنے پیروں پر کھڑا ہونا ہے"۔

"وہ یہ نہیں کر سکتی۔ اس سے نہیں ہو گا۔ ابھی بھی وقت ہے سوچ لو"۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سگے بھائی نہیں بن سکتے تو کم از کم سوتیلے بھائی بھی مت بنو"۔

ایش نے اتنا کہہ کر فون کھٹاک سے بند کیا۔اشعر محض سرد آہ بھرتا رہ گیا۔

وہ اس وقت اپنی گاڑی میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں مصروف تھا۔ٹوکیو کی سڑک پر ان کی گاڑی رواں تھی۔ڈرائیور گاڑی چلاتے ہوئے وقفے وقفے سے نگاہ مرر کے ذریعے اپنے باس پر ڈال رہا تھا۔اس کا باس ایسا ہی تھا۔ہر وقت کام میں مصروف رہنے والا نہایت سنگ دل انسان۔

سفر خاموشی سے گزر رہا تھا تب ہی اچانک اس کا موبائل بجنے لگا۔لیپ ٹاپ سے نظر ہٹا کر اس نے اپنا موبائل اٹھا کر اسکرین پر نگاہ ڈالی۔نووارد کا نام دیکھ کر وہ طنزاً مسکرایا اور پھر آن کر کے موبائل کان سے لگایا۔

"کیسے مزاج ہیں زمان ساما؟"لہجہ ہمیشہ کی طرح مصنوعی۔کم از کم زمان کو تو اس کا لہجہ ہمیشہ ہی مصنوعی لگا تھا۔

"جیسا باپ، ویسی بیٹی۔"زمان محض سوچتا رہ گیا۔

"بہترین!"زمان نے یک لفظی جواب دیا۔

"اور ملاقات کا ارادہ"؟

"کنفرم ہے۔میں راستے میں ہی ہوں۔"زمان نے کہتے ہوئے لیپ ٹاپ بند کر کے ایک طرف رکھا۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں منتظر!"نوشابہ نے میٹھے سے لہجے میں کہہ کر رابطہ ختم کیا۔

زمان نے اکتا کر گہری سانس لی۔" جانے کب پیچھا چھوٹے گا اس بگڑی لڑکی سے"؟

تھوڑی دیر بعد وہ آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ہمیشہ کی طرح پراعتماد اور سنجیدہ۔نوشابہ ٹانگ پہ ٹانگ جمائے مصنوعی مسکراہٹ لیے ہوئے تھی جبکہ زمان محض اپنی اکتاہٹ چھپائے ہوئے تھا۔

"کیا ارادہ ہے اب؟"نوشابہ نے پوچھا۔

زمان نے کندھے اچکائے۔" یہ تو تمہیں معلوم ہو گا کہ تمہارا باپ مجھ سے ہاتھ ملانے کے لیے کب راضی ہو رہا ہے"۔

"میں بابا سے بات کروں گی اور مجھے پورا یقین ہے کہ وہ مان جائیں گے بس اگر " ...

"اگر کیا"؟

"اگر ان کا چہیتا ایڈوائزر حدید خانزادہ مان جائے تو۔"نوشابہ نے جل کر کہا جبکہ زمان مسکراہٹ دباتا رہ گیا۔وہ جانتا تھا کہ حدید (ارسم) کبھی انکار نہیں کرے گا۔

"تم کوشش کرو۔وہ مان جائے گا"۔

"آئی ول۔"نوشابہ نے ٹانگ سے ٹانگ ہٹائی اور قدرے آگے کو ہوئی۔"آن کے بارے میں کچھ معلوم ہوا"؟


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زمان نے نفی میں سر ہلایا۔

"جب سے برنارڈ پرل ساما کے ہاتھ لگا ہے تب سے ہی اس کے دماغ میں غداری کا طوفان چل رہا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ ایش ساما کے ساتھ مل چکی ہے۔" نوشابہ نے اپنی بات کہی۔

"ایسا ہوتا تو وہ اپنے بیٹے کو ضرور ساتھ لے کر جاتی نہ کہ اسے اس طرح اکیلے فلیٹ میں بے یار و مددگار چھوڑ دیتی"۔

نوشانہ کے لب اوہ میں سکڑ گئے۔ "اس کا بیٹا بھی ہے۔" چند لمحے سوچنے کے بعد وہ پھر بولی۔ " کہیں ایسا تو نہیں کسی دشمن نے اسے مار دیا ہو"؟

"ممکن ہے۔" زمان نے سگریٹ لبوں میں اٹکا کر لائٹر کی مدد سے سلگاتے ہوئے کہا۔

"مطلب اس کا قصہ بھی ختم۔" نوشابہ نے اعصاب ڈھیلے چھوڑتے ہوئے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے سنا ہے تمہاری فیملی میں کسی کی ڈیتھ ہوئی ہے"۔

زمان کے سوال پر نوشابہ نے ہاتھ ہوا میں جھلائے گویا وہ اس بات میں دلچسپی نہیں رکھتی۔ زمان نے ایک گہری نگاہ اس پر ڈالی۔

"مطلب تم ہی نے اسے مارا ہے"۔

وہ ایک دم چونکی اور سر اٹھا کر اسے دیکھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم نے کیسے اندازہ لگایا"؟

"تم زمان ساما کو سمجھتی کیا ہو؟" وہ طنزاً ہنس دیا۔

"ویل... وہ مجھے پسند نہیں تھی۔اس کے علاوہ بھی بہت وجوہات تھیں۔اس لیے اچھا ہوا کہ مر گئی"۔

"مطلب لڑکی تھی"۔

"ہاں۔جانتے ہو کون؟" اسے جیسے کچھ یاد آیا۔

"کیا میں اسے جانتا ہوں؟" اسے اس قدر پرجوش دیکھ کر وہ حیران ہوا۔

"آف کورس زمان ساما! کیونکہ وہ جہان ساما کی بیٹی تھی اور کیسے ممکن ہے کہ تم جہان ساما کو نہ جانتے ہو"۔

"اوہ تو مطلب تم نے اپنی ہی کزن کا قتل کیا ہے"۔

نوشابہ نے ڈھیٹ پن کی حد کرتے ہوئے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ ملاقات ختم ہوئی تو زمان کی اگلی ملاقات کا وقت ہو گیا۔

اس وقت وہ ایک نہایت خوبصورت اپارٹمنٹ میں موجود تھا۔سامنے بیٹھا ارسم اسے غور سے سن رہا تھا اور وقفے وقفے سے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔

"اور تم اچھے سے جانتے ہو کہ سعیر ساما سے ہاتھ ملا کر ہم نے کیا کرنا ہے"۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ارسم نے اثبات میں سر ہلایا۔

''پاکستان کیوں گئے تھے؟'' زمان نے اس سے وجہ پوچھی۔

''کسی کے لیے جانا تھا۔ لازمی....'' اس نے نظریں دور میز پر رکھے واز میں موجود سرخ گلابوں پر ٹکائیں۔ ''کسی بہت ہی خاص شخص کے لیے''۔

''نوشابہ کی کزن کے لیے جس کی ڈیتھ ہو چکی ہے''؟

زمان کی اس بات پر اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر تھوک نگل کر اثبات میں سر ہلایا۔ چہرے پر کرب جاگا جسے زمان جلد ہی بھانپ گیا۔

''کافی اپ سیٹ لگ رہے ہو۔ سب خیریت؟'' زمان نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے مشکوک انداز میں دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔

''بس تھوڑی تھکاوٹ ہے''۔

''آئی وش کہ یہ تھکاوٹ ہی ہو''۔

ارسم نے مسکرا کر سر کو خم دیا اور چند لمحوں بعد پوچھا۔ ''ہانہ کو معاف کر دیا''؟

زمان نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

''اس نے میرا سکون برباد کر دیا۔'' اس کے لہجے میں اچانک ہی درشتی گھل گئی۔ ''کیا وہ معافی کے لائق ہے''؟


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''اگر تم نے اسے معاف نہیں کیا تو پھر تم اس قدر پر سکون کیسے ہو سکتے ہو؟''اس نے بغیر کسی خوف کے سوال کر ہی ڈالا۔

''کبھی کبھار کچھ انجان لوگ ہماری زندگی میں مسیحا بن کر آتے ہیں اور ہمارے تمام غم دور کر دیتے ہیں''۔

ارسم نے آنکھیں قدرے چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔''لائف میں کوئی اور آچکی ہے''؟

زمان دھیرے سے مسکرادیا۔''معلوم نہیں۔ مگر اس سے بات کر کے مجھے ایسا لگا جیسے میرے تمام غم مرنے لگے ہیں۔ میرے سارے زخم بھرنے لگے ہیں۔ جب میں نے اسے غور سے دیکھا، اسے غور سے سنا تو مجھے ایسا لگا میری زندگی میں بہار لوٹ کر آنے لگی۔ مجھے ہانہ بھولنے لگی ہے''۔

''مطلب تمہیں دوسری محبت ہو گئی ہے''؟

''آخری۔''اس نے ارسم کی تصحیح کی۔ ارسم لاجواب ہو گیا۔

''او کے پھر میں چلتا ہوں۔ مجھے سعیر ساما کے پہنچنے سے پہلے ہی لاس اینجلس پہنچنا ہے''۔

''بیسٹ آف لک!''زمان نے اٹھ کر اسے گلے سے لگایا اور الوداع کہا۔

ارسم کے جانے کے بعد زمان چند لمحے یوں ہی خاموشی سے بیٹھا رہا۔ پھر اپنے ملازم کو آواز لگائی اور کچھ لانے کو کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ملازم ہاتھ میں ایک چاکلیٹ لیے وہاں حاضر ہوا۔ زمان

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے مسکرا کر وہ لے لی تو ملازم چند لمحے یک ٹک بے یقینی سے اسے دیکھتا رہا اور پھر حیرت سے آنکھیں پھیلائے وہاں سے چلا گیا۔اس کا باس اور چاکلیٹ؟ان بیلیو ایبل !

''ہم ایس۔ایف ہیں''۔

وہ چند لمحے لبوں پر مسکان لیے اس چاکلیٹ کو الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا۔کانوں میں اس ساحرہ کی خوبصورت سی آواز گونجنے لگی جس سے اس کی پاکستان میں ملاقات ہوئی تھی۔

''اب تو لے لیں۔زہر نہیں ملایا میں نے اس میں''۔

آخر کار اس نے اسے کھانے کا ارادہ کر ہی لیا۔

''دراصل خود پریشان ہوں تو آپ کی پریشانی دیکھی نہیں جا رہی مجھ سے''۔

زمان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔آنکھوں میں کچھ چمکا۔کچھ بہت خوبصورت سا۔شاید محبت.... ہاں شاید محبت !

''چاکلیٹ کھانے سے انسان کا مائنڈ فریش ہو جاتا ہے اور سٹریس کافی حد تک کم ہو جاتا ہے''۔

اس نے چاکلیٹ کا ایک ٹکڑا منہ میں ڈالا۔وہ چونکہ کافی دیر سے فریج میں رکھی تھی تو ٹھنڈی تھی۔اس نے آج دوسری بار چاکلیٹ کھائی تھی۔ایک اسی ملاقات کے بعد اور ایک آج۔وہ چاہ کر بھی چاکلیٹ کو ناپسند نہیں کر پایا۔وہ اسے اچھی لگی تھی۔وہ چاکلیٹ بھی اور شاید چاکلیٹ

www.novelsclubb.com

دینے والی بھی۔زمان سامانے محض ایک لڑکی کے لیے اپنی پسند ناپسند بدل دی تھی۔یہ بات کسی معجزے سے کم نہیں تھی۔محبت بھی نہ جانے انسان سے کیا کیا کرواتی ہے۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب پرل ایش گوتن میں لوٹ کر آئی تھی۔اشعر سے ہونے والی ملاقات میں ہی اس کا موڈ غارت ہو گیا تھا۔لائلہ کی حرکتیں اس نے مرچ مصالحہ لگا کر بیان کی تھیں۔یہ صرف اس لیے تھا کہ شاید غصے میں پرل اس کو ٹرین کرنے کی ذمہ داری لے لے اور اشعر کی جان چھوٹ جائے۔

"کوئی اس قدر نان سیریس کیسے ہو سکتا ہے؟" پرل چلاتی ہوئی اس کے کمرے میں جا پہنچی۔ وہ بیڈ پر خاموشی سے اکڑوں بیٹھی تھی جب پرل کے اس طرح اچانک آنے اور اس طرح چلانے پر وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔پھر اگلے ہی لمحے اس کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔

"آخر تمہارے ساتھ پرابلم کیا ہے؟ کیوں تم نے ہر چیز کو مذاق سمجھ رکھا ہے"؟

لائلہ کوئی بھی جواب دینے کی بجائے خاموش رہی۔پرل نے ضبط کرتے ہوئے گہری سانس لی اور پھر خود کو غصے میں کچھ کرنے سے باز رکھتے ہوئے کہا۔

"اب سے تم سے کسی طرح کی نرمی نہیں برتی جائے گی۔تم ہو ہی سختی کے قابل"۔

"جانتی ہوں۔" لائلہ قدرے آہستہ آواز میں بولی۔

"جسٹ کانٹ بیلیو! تم ابھی تک اپنوں کا روگ لیے بیٹھی ہو"۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”مجھے وقت لگے گا پرل ساما۔ میرے لیے یہ بالکل بھی آسان نہیں ہے“۔

”تم نے اس بات کو سر پر سوار کر رکھا ہے۔ لوگوں کا تو کام ہی ہمیں گرانا ہوتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اٹھنا چاہیے۔ اپنے لیے، اپنی سیلف ریسپیکٹ کے لیے، انہیں دکھانے کے لیے کہ ان کے گرانے سے ہم نہیں گرے بلکہ وہ گر گئے ہیں۔ ہماری نظروں سے۔ اور اٹھنے میں اتنا وقت نہیں لگتا جتنا تم لگا رہی ہو“۔

”اگر گرانے والے اپنے ہوں تو تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور اٹھنے میں بہت وقت لگتا ہے“۔

پرل چند لمحے کچھ نہیں بول پائی۔ اسے واقعی لائلہ کی آنکھوں میں کرب دکھائی دیا۔

”کل سے تم صرف اشعر ساما کی ہی نہیں بلکہ میری بھی ذمہ داری ہو۔ تیار رہنا۔“ پرل اتنا کہتی وہاں سے چلی گئی۔

اگلے دن وہ الارم کے چیخنے سے پہلے ہی جاگ چکی تھی۔ فریش ہو کر وہ اشعر کی کال آنے سے پہلے ہی ایش گوتن کے لان میں آ گئی جہاں موجود اشعر ابھی اسے کال ملانے ہی والا تھا۔ وہ اسے یوں اچانک دیکھ کر پہلے تو واقعی چونکا پھر کھنکھار کر اسے چلنے کو کہا۔

آج اس نے امید کے برعکس پورے گارڈن کا چکر ایک گھنٹہ پانچ منٹ میں لگایا۔ اشعر اس کی امپرووومنٹ پر خوش ہوا مگر مجال ہے جو ظاہر کر دیتا۔

”آج واقعی لگ رہا ہے کہ تم خود کو بدلنا چاہتی ہو۔“ واپسی پر اشعر نے آخر کار کہہ ہی ڈالا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''مجھے کسی نے کہا ہے کہ لوگوں کا کام ہی ہمیں گرانا ہوتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اٹھنا چاہیے۔ اپنے لیے، اپنی سیلف ریسپیکٹ کے لیے، انہیں دکھانے کے لیے کہ ان کے گرانے سے ہم نہیں گرے بلکہ وہ گر گئے ہیں۔ ہماری نظروں سے''۔

اشعر نے اس کے عزم کو دیکھ کر داد دیتے ہوئے سر کو خم دیا۔ وہ پھیکا سا مسکرا دی۔ فائنلی! وہ بھی لبوں پر مصنوعی مسکراہٹ بکھیرنا سیکھ چکی تھی۔ وقت اور حالات نے اسے یہ سکھا ہی دیا تھا۔

یہ منظر تھا ایک نہایت تاریک کمرے کا۔ وہاں تاریکی اور سناٹے کے سوا کچھ نہیں تھا۔ تب ہی دروازہ کھلا۔ باہر پھیلی روشنی نے راستہ بنا کر اندر تاریکی کا گلا گھونٹنا چاہا مگر ناکام رہی۔ روشنی فقط سیدھ میں آدھے کمرے کو ہی نیم روشن کر پائی تھی۔ اسی روشنی میں ایک وجود واضح ہوا۔ زمین پر پڑا وہ بے حد زخمی وجود۔ اس کے جسم پر جگہ جگہ جلنے کے نشان، لاتعداد زخم اور رستا خون دکھائی دے رہا تھا۔ اسے کافی زیادہ ٹارچر کیا گیا تھا۔ نچلا ہونٹ پھٹا ہوا تھا۔ گالوں پر چاقو کے کٹ تھے جن سے خون بہہ کر اب سوکھ چکا تھا۔ ناک سے خون ابھی تک بہہ رہا تھا۔ وہ وینگ تھا۔

ابراہم ساما کی موت کے بعد پرل کا بننے والا ایڈوائزر۔

تب ہی کسی کے بوٹس کی آواز پر اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولنا چاہیں۔ وہ نیم بیہوشی کی حالت میں تھا۔ اس نے سامنے سے آتے شخص کو دیکھا۔ پہلے تو منظر دھندلا گیا پھر دھیرے دھیرے سب واضح ہونے لگا۔ وہ زمان تھا۔ زمان ملک !


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وینگ کے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی۔سب جانتے تھے کہ وہ رحم نہیں کیا کرتا تھا۔وہ انسانی شکل میں موجود ایک درندہ تھا جسے شکار کرنے کا صرف بہانہ چاہیے ہوتا تھا۔وہ صرف مابسٹر نہیں تھا بلکہ مونسٹر تھا۔ہارٹ لیس مونسٹر۔

وہ خاموشی سے جا کر وینگ کے بالکل سامنے کچھ فاصلے پر رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔لبوں پر سفاک سی مسکراہٹ بکھر گئی۔دو آدمیوں نے وینگ کی جانب بڑھ کر بالوں سے پکڑ کر اسے سیدھا کیا۔وہ درد کی شدت سے کراہ اٹھا۔سر میں بھی زخم تھے۔بال خون میں لتھڑے ہوئے تھے جنہیں ان آدمیوں نے بے دردی سے کھینچا تھا۔

''کیسے ہو پرل ساما کے پالتو کتے؟میرے لوگوں نے زیادہ ہرٹ تو نہیں کیا''؟

زمان نے ٹانگ پہ ٹانگ جمائی اور ایک سگریٹ لبوں میں پھنسا کر لائٹر کی مدد سے سلگائی۔وینگ خاموش رہا۔کچھ بھی بولنے کی ہمت کہاں تھی۔ہوتی تو وہ بھی پرل کا وفادار تھا۔کچھ سخت بول ہی دیتا۔

''تم لوگوں نے اس کتے کی زبان تو نہیں کاٹ ڈالی؟''اس نے ہنستے ہوئے ساتھ کھڑے آدمیوں سے پوچھا۔اس وحشت ناک ماحول میں اس کی ہنسی وجود میں سنسنی پھیلا دینے کے لیے کافی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے ہی لمحے زمان نے ٹانگ سے ٹانگ ہٹائی اور آگے کو ہو بیٹھا۔ نظروں میں اب کہ سنجید گی گھل گئی۔

"تمہیں کیا لگا تھا کہ آن کو اغوا کرنے کے بعد تم میرے ہاتھوں سے بچ جاؤ گے؟" وہ اس کی نظروں میں نظریں گاڑھے بول رہا تھا۔ "مجھے اپنے لوگ چاہے پسند ہوں یا ناپسند میں ان کی حفاظت ضرور کرتا ہوں۔ آن کی حفاظت میں اس لیے نہیں کر پایا کیونکہ تم اسے اغوا کر کے لے گئے اور مجھے معلوم ہونے سے پہلے ہی اسے مار ڈالا۔ اب سچ سچ بتاؤ۔ کس نے کہا تھا ایسا کرنے کو؟"

وینگ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور دھیرے سے مسکرا دیا۔ اس کی مسکراہٹ دیکھ کر زمان کا خون کھولنے لگا۔

"آخری بار پوچھ رہا ہوں۔ آن کو مارنے کا حکم کس نے دیا تھا۔ پرل ساما نے یا ایش ساما نے؟ کیونکہ میں نہایت خطرناک طریقے سے بدلہ لوں گا۔ آن کی موت کا نہیں بلکہ میرے لوگوں پر وار کرنے کا"۔

"زمان ساما!" وینگ کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ "وہ خود یہی چاہتی تھی۔" وہ رکا، گہری سانس لی اور پھر سے بولنے کے لیے ہمت جمع کی۔ "اس کا کہنا تھا کہ ہم.... اس کے شوہر کو چھوڑ دیں۔ بدلے میں چاہے اس.... اس کی جان لے لیں"۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرا نہیں خیال کہ تم لوگوں نے اس کی جان لے کر برنارڈ کو چھوڑ دیا ہو گا"۔

"یہ تو پھر اسی کی بے وقوفی کا نتیجہ ہے۔اسے... خود ہی سمجھنا چاہیے تھا"۔

"نہیں بچو گے تم میرے ہاتھوں۔"زمان اگلے ہی لمحے اٹھا اور اپنے پسٹل میں موجود تمام گولیاں نہایت بے رحمی سے اس کے وجود میں اتار دیں۔آدمیوں نے اسے چھوڑ دیا تو اس کا بے جان وجود زمین پر ڈھے گیا۔

"پالتو کتا!" اسے دیکھ کر حقارت سے کہتا وہ باہر چلا گیا۔وہ آدمی بھی اس کے پیچھے چل دیے۔

اس تاریک کمرے میں بس وہی بے جان وجود باقی رہ گیا جس کے وجود سے خون ابل ابل کر ارد گرد زمین پر بہہ رہا تھا۔

لاس اینجلس میں موجود اس عمارت میں سعیر اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا تھا۔اس کے بالکل سامنے حدید بیٹھا تھا۔ہمیشہ کی طرح وجیہہ اور جاذب نظر شخصیت لیے۔ مگر اب وہ ضرورت سے زیادہ سنجیدہ رہنے لگا تھا۔

"نوشابہ نے کل مجھ سے بات کی تھی۔میں نے اسے زمان ساما سے دور رہنے کو کہا تھا لیکن وہ باز نہیں آئی۔اب اس کا کہنا ہے کہ زمان ساما ہم سے ہاتھ ملانا چاہتا ہے"۔

حدید کی پیشانی پر بل نمایاں ہوئے۔آنکھیں قدرے چھوٹی کیے اس نے سعیر کو دیکھا۔

"آخر وہ چاہتا کیا ہے"؟



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''یہی تو مجھے سمجھ نہیں آرہا۔نوشابہ نے اس سے ملاقات کرنے کو کہا ہے۔میں نے سوچا پہلے اپنے سمجھدار ایڈوائزر سے مشورہ کر لے لوں۔''سعیر آخر میں مسکرا دیا۔حدید مسکرا بھی نہ پایا۔ اس کی وجہ سعیر جانتا تھا۔پچھلے ہی دنوں حدید کو علم ہوا تھا کہ وفا کا قتل کس نے کروایا ہے۔وہ سعیر پر کافی برسا تھا مگر سعیر پر اس کی کسی بات کا اثر نہ ہوا۔حدید بھی خاموش ہو گیا۔اسے نوشابہ سے سخت نفرت ہو گئی تھی اور سعیر... سعیر اب بس اس کا باس تھا۔اس کے لیے کام کرنا اس کی مجبوری تھی،خوشی نہیں۔

''ہمیں ملاقات کر لینی چاہیے۔اس کی باتوں سے ہم معلوم کر لیں گے کہ آخر وہ چاہتا کیا ہے''۔

سعیر نے سمجھتے ہوئے سر کو خم دیا۔

''مطلب میں اسے لاس اینجلس میں ملاقات کی دعوت دے دوں''؟

حدید نے اثبات میں سر ہلایا تو سعیر نے سر کو خم دیا۔

❣❣❣


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اس وقت گن اٹھائے کھڑی تھی۔ نظر سامنے نشانے پر تھی۔اشعر اور پرل ساتھ کھڑے اسے غور سے دیکھ رہے تھے۔اس نے تھوک نگلا۔خشک لبوں پر زبان پھیری اور بس پھر.... سارے میں ٹھاہ کی آواز گونجی۔ گولی چلتے ہی اس نے آنکھیں بھینچ لیں۔چند لمحے گزرے۔اس نے پھر سے آنکھیں کھولیں تو دیکھا گولی نشانے سے کافی دور لگی تھی۔اشعر اور پرل اسے افسوس سے دیکھ رہے تھے۔

"کب تک ایسا چلے گا۔نالائق!"اشعر غصہ ہوا جبکہ پرل مٹھیاں بھینچتی وہاں سے جا چکی تھی۔ اشعر بھی اتنا کہتا اسی جانب بڑھ گیا جہاں پرل گئی تھی۔لائلہ نے ایک نظر گن کو دیکھا اور پھر سامنے۔پھر قدرے گہری سانس لی۔

پرل سوئمنگ پول کے ساتھ جا کر ٹھہر گئی۔پھر موبائل نکال کر ایش کو کال ملائی جو وہاں سے کافی دن پہلے جا چکا تھا۔

"مبارک ہو" !

"کس بات کی؟"اس کی گھمبیر آواز گونجی۔

"تمہاری لائلہ کافی امپروو ہو رہی ہے"۔

"تمہاری لائلہ.... تمہاری لائلہ.... تمہاری...."پرل کے الفاظ اس کے ذہن میں خوبصورت دھن کے ساتھ گونجنے لگے۔لبوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی۔وہ دل کے سب

www.novelsclubb.com

سے اونچے اور خاص درجے پر اپنا مقام بنا چکی تھی۔اس کا نام سن کر ہی ایش کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر جایا کرتی تھی۔وہ یقیناً جادو گرنی تھی۔

"گڈ" !

"بندہ شکریہ ہی بول دے۔"پرل نے جتایا۔

"باس ہوں تمہارا۔میں تمہیں شکریہ بولوں؟"بے اختیار اس کا ایک ابرو اٹھ گیا۔

"یور ویلکم کہہ دوں گی۔فکر مت کرو میں تمہارے شکریہ کہنے پر ناراض نہیں ہوں گی۔"پرل نے ڈھٹائی سے کہا جبکہ ایش تاسف سے سر ہلاتا رہ گیا۔

"شٹ اپ!"اتنا کہہ کر ایش نے رابطہ ختم کیا۔پرل بے اختیار ہنس دی۔اشعر اس وقت تک اس کے پاس پہنچ چکا تھا۔

"وہ کافی بہتر ہو رہی ہے"۔

"ہمم۔ورنہ مجھے تو گولی چلنے کی آواز کے ساتھ اس کی اپنی چیخ سننے کی بھی امید تھی۔صدِ شکر ایسا نہیں ہوا"۔

"مگر ہم نے نرمی کا اظہار بالکل نہیں کرنا"۔

"جانتی ہوں۔"پرل کے لبوں پر مسکراہٹ ابھی بھی برقرار تھی۔"اور اشعر ساما جانتے ہو کیا۔میں نے ابھی ایش ساما کو بتایا تو وہ بھی کافی خوش ہوا"۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آخر اسی کے کہنے پر ہم یہ سب کر رہے ہیں۔خوشی تو ہو گی ہی"۔

"اشعر ساما! مجھے پہلے یقین نہیں آیا تھا کہ ایش ساما بھی محبت کر سکتا ہے مگر اب یقین ہو گیا۔ محبت کبھی بھی کسی کے دل میں بھی گھر کر سکتی ہے۔اس پر انسان کا بس نہیں چلتا۔چاہے وہ عام انسان ہو یا پھر ما بسٹر"۔

اشعر کے گلے کی گلٹی ڈوب کر ابھری۔وہ زبردستی مسکرا دیا اور پھر اچانک ہی پرل کے تاثرات کو مشکوک نگاہوں سے دیکھا۔

"تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے تم بھی محبت کر چکی ہو"۔

پرل کی مسکراہٹ ایک دم سمٹی۔دل میں کچھ ڈوب کر ابھرا۔سوئمنگ پول میں ٹھہرا نیلا پانی دیکھ کر بے اختیار کسی کی جھیل سی نیلی آنکھیں یاد آئیں۔مگر اگلے ہی لمحے اس نے سر جھٹکا اور اشعر کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں لگتا ہے پرل ابراہم بھی کبھی کسی سے محبت کر سکتی ہے"؟

اشعر چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔اسے پرل کی آنکھوں میں کچھ دکھائی نہ دیا۔وہ اپنے تاثر آنکھوں کے کسی ایسے کونے میں چھپا دیا کرتی تھی کہ کوئی بھی انہیں نہیں دیکھ پاتا تھا۔اشعر نے اگلے ہی لمحے نفی میں سر ہلا دیا۔پرل کے بھی اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔اچانک ہی فضا میں ایک اور گولی چلنے کی آواز گونجی۔اشعر گہری سانس لیتا واپس لائلہ کی جانب چل دیا۔پرل نے بھی اس کے جاتے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہی گہری سانس لی اور اس کے پیچھے چل دی۔ وہاں پہنچ کر اشعر نے جو منظر دیکھا وہ اسے اپنی جگہ ساکت کر دینے کے لیے کافی تھا۔ وہ ہاتھ میں گن لیے کھڑی تھی اور اس کی گن سے تھوڑی دیر پہلے نکلنے والی گولی بالکل نشانے پر جا لگی تھی۔ اشعر کا ایک ابرو بے اختیار اٹھ گیا جب لائبہ نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔ اشعر قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا اور پھر سر کو خم دیا۔

''اچھی کوشش تھی۔'' اتنا کہتا وہ واپس چلا گیا۔ پرل ابھی وہاں پہنچی تھی اور گولی نشانے پر دیکھ کر کافی مبہوت ہوئی مگر اظہار نہ کیا۔ بڑے ڈھیٹ تھے دونوں!

وہ اپنے کمرے میں اینا کو لیے بیٹھی تھی۔ ڈیزی اس کے لیے کافی بنانے گئی تھی۔ تب ہی پرل اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ یقیناً اینا کے لیے وہاں آئی تھی۔

''کیسی ہے اینا''؟

''بہت پیاری!'' اس نے اینا کو پیار کرتے ہوئے کہا۔ اینا اب پرل کی نسبت لائبہ کے پاس زیادہ پر سکون رہتی تھی۔ لائبہ یقیناً ایک اچھی پھپھو ثابت ہوئی تھی۔ اس نے دھیرے سے اینا پرل کی جانب بڑھائی تو پرل نے اسے تھام لیا۔ اگلے ہی لمحے ڈیزی کافی کے دو مگ لیے اندر داخل ہوئی۔ پرل اینا کے ساتھ مصروف ہو چکی تھی جبکہ لائبہ نے اسے ٹرے ٹیبل پر رکھنے کو کہا۔ ڈیزی چلی گئی تو لائبہ نے پرل کو مخاطب کیا۔

''پرل ساما'' !


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ہوں۔''پرل اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

''کافی۔''اس نے کافی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اس کی دعوت دی۔پرل کے تاثرات اگلے ہی لمحے مزید سنجیدہ ہوئے۔

''پرل ابراہم ہر کسی کے ساتھ کافی نہیں پیا کرتی۔پہلے تمہیں خود کو اس قابل بنانا ہوگا کہ میں اپنا وقت تمہارے ساتھ بیٹھ کر کافی پینے میں ضائع کردوں تو مجھے کسی قسم کا افسوس نہ ہو۔''

سخت لہجے میں اتنا کہتی وہ اپنا کولیے باہر چلی گئی۔لائلہ خاموشی سے اسے جاتا دیکھتی رہی۔

رات کو وہ کانفرس روم میں بیٹھی ان دونوں کا گیان سن رہی تھی۔اب کہ وہ ایک ایک لفظ غور سے سنا کرتی تھی۔لیکچر ختم ہوا تو پرل وہاں سے چلی گئی جبکہ اشعر نے اسے اپنی جانب متوجہ کر کے آخری بات کہی۔

''اب سے تمہیں کام ٹھیک سے نہ کرنے پر سزا ملے گی۔گاٹ اٹ''؟

لائلہ نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا تو وہ بھی وہاں سے چلا گیا۔چند لمحے وہ یوں ہی وہاں بیٹھی رہی اور پھر اس نے تھک کر بازو میز پر رکھ کر سر ان پر ٹکا دیا۔اسے دن بہ دن سب سے نفرت ہوتی جا رہی تھی۔اسے جب جب تکلیف ہوتی تب تب اسے مراد ہاؤس کے لوگوں سے نفرت ہوتی۔اور ہادی؟اس نے سرد آہ بھری۔وہ اس بارے میں اب تک کچھ نہیں سوچ پائی


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔ مگر عین ممکن تھا کہ کچھ ہی وقت میں اسے ہادی سے بھی نفرت ہو جاتی۔ نفرت بھی بھلا آسان ہوتی ہے؟اور وہ بھی ایسے شخص سے جس سے محبت ختم ہی نہ ہو رہی ہو۔

اب ٹریننگ کے وقت کے علاوہ بھی وہ پریکٹس کیا کرتی تھی۔اس سب میں صیاد اور ساتوشی اس کی مدد کیا کرتے تھے۔صیاد اور ساتوشی کی کافی گہری دوستی تھی۔وہ دونوں لائلہ کی بہت مدد کیا کرتے تھے۔ایک دن وہ ان دونوں کے ساتھ کھڑی بغیر کسی اسلحے کے لڑنے کی پریکٹیس کر رہی تھی۔اشعر اس وقت ایش گوتن کی دائیں جانب موجود عمارت میں فائلز کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھا۔تب ہی کسی نے غصے سے اس کے کمرے کا دروازہ کھولا۔اس نے نظر فائلز سے ہٹا کر نووارد کی طرف دیکھا۔وہ گہرے سانس لیتی کافی حد تک غصے کی حالت میں تھی۔ آنکھیں سرخ پڑ چکی تھیں۔

"پرل ساما! واٹ ہیپنڈ"؟

"زمان ملک میری برداشت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔یہ تو طے تھا کہ وہ میرے ہاتھوں مرے گا مگر اب میں قسم سے اسے تڑپا تڑپا کر ماروں گی۔" وہ تیش میں بولتی چلی گئی۔

"مگر ہوا کیا ہے؟ کچھ بتاؤ تو"۔

"اس نے میرے ایڈوائزر کو مار ڈالا اشعر ساما! اس نے وینگ کو مار ڈالا۔ جانتے ہو کہ وہ ڈیڈ کا پسندیدہ آدمی تھا"۔



www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اشعر کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے۔آنکھوں میں تذبذب جاگا۔

''وجہ''؟

''اس درندے کو میرے لوگوں کو مارنے کا صرف بہانہ چاہیے ہوتا ہے۔نہیں بچے گا وہ میرے ہاتھوں۔''پرل کمر پر ہاتھ رکھے گہرے سانس لے کر خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کرنے لگی۔

''بہانہ کیا بنا''؟

''آن کی موت۔''پرل اپنے ہی جواب پر اچانک چونکی اور اشعر کو دیکھا۔''تم نے مجھے آن کو مارنے سے روکا تھا تاکہ تم آن کو پاکستان لے جا کر مار سکو''۔

''ہاں۔''اشعر نے اثبات میں سر ہلایا۔

''ایسا کیوں ؟اگر اسے مارنا ہی تھا تو جاپان میں کیوں نہیں''؟

''مرنا تو اسے ویسے ہی تھا۔تو کیوں نہ کسی کو بچا کر ہی سہی''۔

پرل کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔''مطلب وفا کی جگہ جو ڈیڈ باڈی تم نے رکھی تھی وہ آن کی تھی؟
''

اشعر نے اثبات میں سر ہلایا۔

''اچھی گیم کھیل لیتے ہو۔''پرل نے اسے سراہا۔

''عموماً تو میں اپنی تعریف کرنے والے کو نہیں ٹوکا کرتا مگر آج سچ بولنے کو جی چاہ رہا ہے''۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پرل نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"یہ گیم میں نے نہیں ایش سامانے کھیلی تھی۔ پلان اس کا تھا بس عمل میں نے کیا"۔

"امیزنگ!" پرل مبہوت ہوئی۔ "یعنی اپنی محبت کو بچانے کے لیے کچھ بھی"۔

"افف!" اشعر نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔ اس کے جھوٹ کو پرل نے حد سے زیادہ سیریس لے رکھا تھا۔

یہ منظر تھا لاس اینجلس میں موجود ایک خوبصورت ریستوران کا۔ زمان ملک اور سعیر مراد آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ حدید دائیں طرف دونوں کے درمیان میں بیٹھا تھا۔ آگے پیچھے بہت سے لوگ گنز اٹھائے چوکنا ہوئے کھڑے تھے۔ فیصلہ کن ملاقات تھی۔ نتیجہ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ یا تو دوستی یا پھر.... سب کی موت !

بات شروع کرنے سے پہلے زمان نے حدید کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا تو سعیر کھنکھار کر بولا۔

"یہ میرا خاص آدمی ہے۔ اس کی موجودگی لازم ہے"۔

"کہیں یہ تمارا ایڈوائزر تو نہیں؟" زمان کے سوال پر سعیر نے کندھے اچکائے۔

"نن آف یور بزنس"۔

زمان اس کے جواب پر ہنس دیا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آل رائٹ" !

"نوشابہ نے تمہارا پیغام دیا تھا مجھے۔ مجھے جاننا ہے کہ مقصد کیا ہے اس سب کا"؟

"مقصد تو ہے۔ مگر اس کے پیچھے نقصان ہم دونوں کا نہیں ہوگا بلکہ صرف ایک شخص کا ہوگا"۔

"کس کا"؟

"آف کورس وہ جو ہم دونوں کا دشمن ہے۔ ایش ساما"۔

"میں کیسے مان لوں کہ تم بس اسی کو نقصان پہنچاؤ گے مجھے نہیں"؟

"دیکھو سعیر ساما! ڈیڈ نے اور تم نے سالوں کی دشمنی سے کیا حاصل کیا۔ کچھ بھی نہیں۔ اس وقت ایش ہی ہے جو ہم سب کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ ہم دونوں ہاتھ ملا لیں۔ مل کر اس کا مقابلہ کریں۔ اگر ایسا ہوا تو یقیناً جیت ہماری ہوگی"۔

"اور اسٹون آف یامی نوکائی کا کیا"؟

"مجھے جہاں تک علم ہے اسٹون ڈیوڈ کے پاس ہے اور ڈیوڈ کہاں ہے یہ کسی کو نہیں معلوم۔ جب سے کلارا کی موت کی افواہ پھیلی تھی وہ تب سے غائب ہے۔ کلارا کی موت کی افواہ ایش نے پھیلائی تھی کیونکہ وہ اس کی شادی اشعر سے کر چکا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ڈیوڈ ایش کے قبضے میں ہے"۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ایک منٹ۔'' سعیر چونکا۔ ''کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ ایش اور اشعر الگ الگ لوگ ہیں''؟

''آف کورس! اشعر جہان ساما کو بیٹا ہے جبکہ ایش ایک الگ شخصیت ہے''۔

''اوہ۔'' سعیر یقیناً حیرت میں مبتلا تھا۔

''کیوں نہ ماضی کی ہر خلش کو دور کر کے دوستی کا ہاتھ بڑھا لیا جائے۔'' زمان نے مسکرا کر کہا۔

سعیر نے گہری سانس لی اور حدید کی جانب دیکھا جو مطمئن نظر آرہا تھا پھر ہاتھ آگے بڑھایا۔

زمان کی مسکراہٹ گہری ہوئی اور اس نے سعیر کا ہاتھ تھام لیا۔

''ہمیں ایک کانٹریکٹ سائن کرنا ہوگا جس کے مطابق مستقبل میں نہ تو تم مجھے نقصان پہنچاؤ گے اور نہ ہی میں تمہیں''۔

زمان نے کچھ کاغذات اس کے سامنے رکھے۔ سعیر اس کی ذہانت سے مرعوب ہوا اور سمجھتے ہوئے سر کو خم دیا۔

تھوڑی دیر بعد دونوں ہی سائن کر چکے تھے۔ دوستی ہو چکی تھی۔ دونوں کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی مگر وہاں بیٹھا ایک شخص ایسا تھا جو جانتا تھا کہ دونوں کے ہی دل میں چور ہے۔

❣❣❣


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

"عجیب بات ہے۔"اشعر جو کمرے میں ابھی ابھی داخل ہوا تھا لائلہ کو گرتا دیکھ کر حیران ہو گیا۔

پرل لائلہ کو ہیلز پہن کر اعتماد سے چلنا سکھا رہی تھی۔ جیسے ہی اشعر کمرے میں داخل ہوا وہ لڑکھڑا کر بری طرح گری تھی۔

"میرے خیال سے تم دنیا کی وہ واحد لڑکی ہو جسے ہیلز پہن کر چلنا نہیں آتا۔"اشعر نے طنز بھرے لہجے میں اسے پھر ڈپٹا۔

"اور تم دنیا کے وہ واحد مرد ہو جس کی زبان سے نکلا ایک ایک لفظ مجھے زہر لگتا ہے۔"وہ جو پہلے سے ہی گری پڑی تھی ایک دم غصے سے پھٹ پڑی۔

"پرواکسے ہے۔"اشعر نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔

"آہستہ آہستہ اگر سب سیکھ رہی ہوں تو ایک دن یہ بھی سیکھ جاؤں گی۔"اس نے کھڑے ہو کر پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"ویل... دیکھیں گے"۔

پرل نے اشعر کو دیکھ کر افسوس سے سر ہلایا اور پھر اس کو پریکٹس کروانے لگی۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات کے وقت وہ خاموشی سے بیڈ پر چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔اب اس کا دماغ خالی خالی سا رہنے لگا تھا۔وہ اپنے دکھ اور درد کو انتقام کے جذبے کی شکل دے رہی تھی۔اسے سب سے مسئلہ تھا۔مراد ہاؤس کے ایک ایک شخص سے مگر ہادی....!اس کی سوچ کا سلسلہ ایک بار پھر یہاں آکر ٹوٹ گیا۔وہ دھیرے سے اٹھ بیٹھی اور کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔اسے وہاں سے عمارت کے سامنے والے حصے کا ایک کمرہ صاف دکھائی دیتا تھا۔مگر وہ اسے نظرانداز کیے نیچے لان کی طرف دیکھنے لگی۔اس کا شدت سے جی چاہا کہ وہ وہاں جاکر ننگے پیر ٹھنڈی گھاس پر ٹہلنا شروع کردے۔وہ چند لمحے سوچتی رہی پھر اچانک ہی اس کی نظر لان میں ایک طرف پڑی کسی چیز پر پڑی۔اس نے غور کرکے دیکھنا چاہا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ پھولوں کا بکے تھا۔سرخ گلابوں کا۔

اس کے بعد سوچنے کی گنجائش ہی نہ رہی اور وہ باہر کی جانب لپکی۔دھیان سے زینے اتر کر وہ ڈرائنگ روم سے ہوتی ہوئی باہر نکل کر لان میں آپہنچی۔دھیرے دھیرے ڈر کر قدم اٹھاتی وہ اس بکے تک پہنچی۔اس کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی گلابوں کی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرانے لگی۔وہ اس کے پاس پہنچی اور ادھر ادھر دیکھا۔وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔پھر اس نے جھک کر وہ بکے اٹھالیا۔اسے اپنے ناک کے قریب لے جاکر اس کی خوشبو کو اپنے وجود کے اندر اتارا۔روح پر سکون سی ہو گئی۔سارا کا سارا ماحول مہکنے لگا۔اگلے ہی لمحے اس کی نظر سامنے کچھ

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فاصلے پر پڑے گلاب پر پڑی۔ وہ پہلے تو حیران ہوئی اور پھر اس کے پاس جا کر جھک کر اسے بھی اٹھالیا۔ نظر پھر ایک بار سامنے کچھ فاصلے پر پڑے گلاب پر پڑی۔ وہ وہاں بھی جا پہنچی اور وہ گلاب اٹھالیا۔ اسی طرح دھیرے دھیرے گلاب جمع کرتی وہ دروازے تک جا پہنچی۔ آج اتفاق سے وہاں کوئی گارڈ موجود نہیں تھا۔ ہر طرف محض سناٹا چھایا تھا۔ وہ بنا کچھ سوچے سمجھے باہر نکل گئی۔ آگے بھی یہی کچھ تھا۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر زمین پر رکھے سرخ گلاب۔ تجسس کے سبب وہ ایک ایک کر کے سب گلاب اٹھاتی گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایش گو تن سے کافی دور جا پہنچی تھی۔ جب اس نے آخری گلاب اٹھایا تو حیرت سے اس جگہ کو دیکھا۔ وہ کافی سنسان سڑک تھی۔ بالکل تاریک اور خاموش۔ دور سے آتی کتوں کی آواز سن کر اس کا دل ڈوب کر ابھرا۔ وجود میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔ کہیں وہ غلط جگہ تو نہیں پہنچ گئی۔ خوف کے سبب تنفس بگڑنے لگا۔ ٹھنڈے ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔ تب ہی اسے عقب سے کسی کے بوٹس کی آواز سنائی دی۔ اس کا سانس لمحے بھر کو رک گیا۔ سارے کے سارے گلاب ہاتھوں سے پھسل کر زمین پر جا گرے۔ اس سے پہلے کہ وہ مڑ کر اس شخص کو دیکھتی وہ اس کے منہ پر رومال رکھ چکا تھا۔ اس کے بعد اسے نہیں علم کہ کیا ہوا۔ اس پر غنودگی طاری ہو گئی۔ سارے منظر دھندلا گئے۔ ساری حسیات جواب دے گئیں۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لاس اینجلس میں موجود اس عالیشان ہوٹل میں اس وقت گرینڈ پارٹی جاری تھی۔ وہ پارٹی زمان ملک اور سعیر مراد کی دوستی ہو جانے کی خوشی میں آرگنائز کی گئی تھی مگر بظاہر وہ ایک بزنس ایونٹ تھا۔ چونکہ زمان ملک اور سعیر مراد نے بزنس میں بھی پارٹنرشپ کر لی تھی اسی لیے عام لوگوں کے مطابق وہ اسی خوشی میں تھی۔ حدید بھی وہاں موجود تھا۔ اسی طرح مراد ہاؤس کے تمام لوگ بھی وہاں موجود تھے۔ وفا کی موت کو ایک سال جبکہ سلیم مراد کی موت کو نو ماہ گزر چکے تھے۔ ان سب کا غم ماند پڑ چکا تھا۔ کسی کی موت کا غم بھی بھلا مستقل ہوتا ہے؟ ہوتا تو ہے لیکن بس ان کے لیے جن کی زندگی واقعی ان کے جانے سے متاثر ہوئی ہو۔ جبکہ مراد ہاؤس کا نظام ویسے ہی چل رہا تھا۔ کسی کو اگر کوئی غم تھا بھی سہی تو وہ اسے دل کے کسی کونے میں دفنائے اس وقت پارٹی انجوائے کر رہا تھا۔

حدید بالکل سنجیدہ سا کچھ لوگوں کے ساتھ بات کرنے میں مصروف تھا۔ تب ہی حسیب اور عفان اس کے پاس آئے اور باری باری اسے گلے سے لگا کر خوش دلی سے سلام کیا۔ معمول کی بات چیت ہوتی رہی مگر انہوں نے محسوس کیا کہ حدید بدل چکا تھا۔ اس کے اندر کا سافٹ پرسن کہیں کھو سا گیا تھا۔ وہ مطلب کی بات کرتا اور پھر خاموش ہو جاتا۔ عفان اس کے رویے سے کافی ہرٹ ہوا۔ وفا کی وجہ سے اس کی بھی حدید سے پچھلے سالوں میں کافی گہری دوستی ہو چکی تھی مگر اب وفا نہیں تو اس لیے شاید حدید بھی کسی کا دوست نہیں۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے اتنا سوچ کر سر جھٹکا اور پھر حسیب سے باتیں کرنے لگا۔ جبکہ حدید سعیر اور زمان کے پاس جا چکا تھا۔ اس دن وہاں سب موجود تھے۔ مراد ہاؤس کا ایک ایک فرد۔ کوئی نہیں تھا تو وہ تھا شاہ میر مراد۔ جو مراد ہاؤس سے تمام تعلقات توڑ کر فریال کے ساتھ لیون سیٹل ہو چکا تھا۔

زمان اور سعیر دونوں کے چہروں پر مصنوعی مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی۔ حدید ان کے پاس پہنچا تو محفل میں چار چاند لگ گئے۔ تینوں نے ڈرنک کے گلاس اٹھائے اور پھر اگلے ہی لمحے گلاس ٹکرانے کی آواز سارے میں گونجنے لگی۔ ان کی ہنسی، ان کے قہقہے ہر جانب گونج رہے تھے۔ صرف حدید تھا جو ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کھڑا رہا۔ وہ شاید ہنسنا بھول گیا تھا۔ پارٹی کا اختتام قریب ہی تھا جب وہ تینوں ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ تب ہی زمان نے کہا۔

”اگر انمول ساما کا قتل نہ ہوتا تو یامی نوکائی میں کبھی اختلافات کی آگ نہ جلتی۔ اور تو اور وہ اس عمر میں موت ڈیزرو کرتی بھی نہیں تھی“۔

اچانک ہی خوشگوار ماحول سوگوار سا ہو گیا۔ وہاں چند لمحوں کے لیے گہرا سکوت چھا گیا۔ زمان اور حدید نے نظروں کا تبادلہ کیا اور پھر سعیر کو دیکھا جو خاموشی سے سامنے دیوار میں نصب آئینے میں خود کو ہی غور سے دیکھ رہا تھا۔ یا شاید افسوس سے۔

”اس کی موت کی محض ایک وجہ تھی۔“ سعیر کے لبوں نے حرکت کی۔

”وہ کیا“؟

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ بہت ظالم تھی"۔

"ظالم اور وہ بھی انمول ساما۔ غلط۔ اس پر ظلم ہوا تھا۔ وہ ظالم نہیں تھی مظلوم تھی"۔

"محبوب اگر کسی اور سے محبت کرتا ہو تو اس سے بڑھ کر ظالم کوئی اور کیسے ہو سکتا ہے"؟

زمان چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا۔ جب وہ بات سمجھنے میں کامیاب رہا تو گہری سانس لیتا رہ گیا۔

"اور ظالم کا انجام موت ہی ہے۔" سعیر نے اپنی بات میں مزید اضافہ کیا۔

"مگر تمہارے پاس اتنی ہمت کہاں سے آئی کہ تم نے اپنی ہی محبت کو زندہ جلا ڈالا؟" زمان ابھی بھی متجسس تھا۔

"کس نے کہا کہ میں نے اسے جلایا تھا"؟

سعیر کی بات پر حدید اور زمان نے چونک کر نظروں کا تبادلہ کیا۔

"مطلب کیا ہے اس بات کا"؟

"اپنی ملکۂ قلب کو مارنا اس دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔ میرے خیال سے کسی بھی شخص میں اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ اپنی ہی محبت کو اپنے ہاتھوں سے مار سکے۔ اتنا بہادر کوئی نہیں ہو سکتا۔ کوئی بھی نہیں"۔

"تو پھر انمول ساما کا قتل"؟



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''وہ قتل نہیں تھا۔''اس نے زمان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔''خود کشی تھی''۔

زمان اس کی آنکھوں میں چھپے سچ سے انکار نہیں کر پایا۔زندگی میں پہلی بار اس کے دل نے اسے سعیر پر اعتبار کرنے کو کہا۔اس کے تاثرات اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

❣❣❣

تاریخ تھی 26اگست ....

وقت تھا صبح کا ....

شہر تھا جاپان کا ....

www.novelsclubb.com

جاپان کے شہر ساپورو میں پوری شان سے کھڑے اس سفید محل میں اس وقت سناٹا چھایا ہوا تھا۔گہرا اور دردناک سناٹا۔وہ ابھی بھی اسی تاریک کمرے میں قید تھی۔چہرے پر ابھی بھی سکون تھا۔اسے اپنے انجام کی بالکل بھی پرواہ نہیں تھی۔اسے پرواہ تھی تو فقط اپنے بیٹے کی۔

بیسمنٹ کی سیڑھیوں کے پاس موجود دروازے کے ساتھ کھڑے سلیم مراد کا چہرہ بھی آج



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

معمول کے برعکس پر سکون تھا۔اس کے چہرے پر امید کی خوبصورت سی چمک تھی۔وہ جانتا تھا کہ آج سفید محل میں صرف سعیر مراد قدم نہیں رکھے گا بلکہ کوئی اور بھی تھا جو ملکہ کو بچانے کے لیے راستے میں تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں اسے ایس کے سیڑھیوں سے اترتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے پیچھے مزید کچھ آدمی تھے۔ایس کے کا چہرہ بھی اسی طرح پر سکون اور امید کی چمک لیے ہوئے تھا۔وہ دور سے ہی سلیم مراد کو دیکھ کر مسکرا دیا۔پھر اگلے ہی لمحے اس کی مسکراہٹ معدوم ہوئی اور وہ اس کے پاس آ پہنچا۔

"دروازہ کھولو"۔

سلیم مراد نے جلدی سے دروازہ کھولا۔کان کچھ اور سننے کے لیے ترس رہے تھے۔

جیسے ہی دروازہ کھلا وہ سب اندر داخل ہوئے۔ایس کے نے غیر محسوس انداز میں سلیم مراد کے کان میں سرگوشی کی۔

"مسیحا راستے میں ہے"۔

سلیم مراد کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔دل کو تسلی سی ہوئی۔اس تاریک کمرے کا دروازہ کھولا گیا۔وہ آج بھی اسی طرح ایک کونے میں دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔

"سعیر سا ما آئے ہیں۔"ایس کے نے خبر دی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انمول نے دھیرے سے سر سیدھا کر کے اسے دیکھا۔ ایس کے ایک لمحے کے لیے اس کی حالت دیکھ کر سکتے میں آگیا۔ ملکہ کیا سے کیا ہو چکی تھی۔ اس نے افسوس سے سر جھٹکا۔ انمول نے ایک نظر اسے دیکھا اور دھیرے سے اٹھنے کی کوشش کی۔ ان دو آدمیوں نے اسے سہارا دینا چاہا مگر اس نے ہاتھ اٹھا کر انہیں منع کر دیا۔ وہ اپنے ہی زور پر کھڑی ہوئی۔ زنجیروں کا وزن برداشت کرنا اب مشکل ہوتا جا رہا تھا۔

پچھلے دن جب انمول کو واپس اس تاریک کمرے میں بند کر دیا گیا تب ایس کے اور سلیم مراد نے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں ایس کے نے جہان ساما کا ایڈوائزر ہونے کا اقرار کیا۔

"تو تم جہان ساما کو یہ بتا کیوں نہیں دیتے کہ انمول ساما کہاں ہے"۔

"میں بتا چکا ہوں۔ اور وہ کل یہیں ہوں گے"۔

سلیم مراد کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

"وہ فوراً کیوں نہیں آیا۔ اگر اس کے آنے سے پہلے سعیر ساما نے کچھ" ....

"وہ سنگاپور گئے ہیں۔ یہ بھی انمول ساما کا حکم تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ اسٹون کو چھپانے کے بعد ہی ان کی تلاش شروع کی جائے"۔

"مگر اسٹون تو سعیر ساما کے پاس ہے"۔

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس کے پاس وہی جعلی اسٹون ہے جو اس نے خود رئیل اسٹون کی جگہ رکھا تھا۔ جہان ساما اور انمول ساما نے اس کی بازی اسی پر الٹ دی ہے"۔

"مگر اسٹون کو سنگاپور رکھنے کا کیا فائدہ"؟

"اسٹون اصل میں ایک چابی ہے۔ حقیقت میں کنگ آف یامی نو کائی وہی بن سکتا ہے جو رِنگ آف یامی نو کائی حاصل کرے گا۔ اور رِنگ آف یامی نو کائی ایک باکس میں محفوظ ہے۔ وہ باکس لاکڈ ہے۔ اسے کھولنے کے لیے اسٹون کا استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ باکس رئیل اسٹون کے بغیر کسی صورت نہیں کھل سکتا۔ وہ باکس سنگاپور میں موجود ہے۔ اس بات کا علم صرف ارباز ساما اور انمول ساما کو تھا۔ ارباز ساما کے قتل کے بعد اس کا پتہ انمول ساما نے جہان ساما کو دیا تاکہ وہ سعیر ساما سے محفوظ رہے۔ جہان ساما وہاں جا کر محض رنگ اٹھا لیں گے تاکہ اگر کبھی سعیر ساما اسٹون حاصل کرنے میں کامیاب بھی ہو جائے تو رنگ تک کبھی نہ پہنچ سکے"۔

"ایس کے!" سلیم مراد نے اسے پکارا۔ انداز میں کچھ الگ سا تھا۔ ایس کے نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"کیا ہوا"؟

"اگر آج سعیر ساما اور جہان ساما کی لڑائی ہوئی تو ہو سکتا ہے میں بھی زندہ نہ رہوں۔ میں چونکہ ان کا بھائی ہوں تو میں سب کی نظروں میں رہوں گا۔ تم میرا ایک کام کرو گے"؟


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''کیا''؟

''جس آدمی کو میں نے پکڑا تھا وہ اصل میں وہی تھا جس کے پاس ایش بابا تھے''۔

''تم نے غلط کیا تھا۔ تم ایش بابا کو بچا سکتے تھے۔''ایس کے نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔

''میں ایش بابا کو بچانے میں کامیاب رہا''۔

ایس کے نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ آنکھوں میں خوشگوار سی حیرت پھیل گئی۔

''سعیر ساما مجھ پر اندھا اعتبار کرتا ہے۔ اس نے مجھے دونوں کو مار دینے کا حکم دیا تھا۔ مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں نے نشانی کے طور پر ملک کے ایک آدمی کا قتل کر دیا۔ جبکہ ایش بابا آج بھی زندہ ہیں''۔

''تمہاری وفاداری سراہے جانے کے قابل ہے سلیم مراد۔ پراؤڈ آف یو!''ایس کے نے اس کے کندھے تھام کر اسے گلے سے لگا لیا۔ بادشاہ اور ملکہ کا بیٹا زندہ تھا۔ اس سے بڑھ کر خوشی کی بات کیا ہو سکتی تھی۔

''تو پھر اب وہ تمہاری ذمہ داری۔ میں سعیر ساما کے بہت قریب ہوں۔ میں ایش بابا کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ یہ تمہیں کرنا ہو گا''۔

''ان کا غلام ان کے لیے ہر وقت حاضر ہے''۔

منظر دھندلا گیا۔ وہ دونوں راہداری میں موجود تھے۔ انمول ساما کو لے جایا جا رہا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دوسری طرف سعیر لاؤنج میں بیٹھا اپنی ملکہ کے انتظار میں تھا۔ جیسے ہی وہ لاؤنج میں داخل ہوئی وہ حواس باختہ ہو کر ادب میں ایک بار پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ انمول ایک بار پھر غرور سے مسکرا دی۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ اس کے پاس آیا اور ڈھٹائی سے مسکرا کر بولا۔

''پہلے تیار ہو جاؤ۔ پھر شکست اور فتح کا فیصلہ ہو گا۔''اس نے ساتھ کھڑی لڑکی کی جانب دیکھا اور اشارے سے انمول کو اندر لے جانے کو کہا۔ آدمیوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کو زنجیروں کی قید سے آزاد کیا۔ وہ خاموشی سے یہ سب دیکھتی رہی اور پھر اس لڑکی کے ہمراہ کمرے میں چلی گئی۔

ایس کے اور سلیم مراد کی نظر بار بار گھڑی کی جانب اٹھتی۔ وقت تھا کہ گزرنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد انمول انہیں کمرے سے باہر آتی دکھائی دی۔ سفید و سنہری رنگ کا فراک، ہلکا سا میک اپ اور کھلے سنہری بال۔ وہ تھوڑی ہی دیر میں پہلے والی انمول بن چکی تھی۔ اپنے حسن کے قہر سے سب کو ہرا دینے والی انمول۔ اپنے حسن کے سحر میں سب کو مسحور کر دینے والی انمول۔

سعیر چند لمحے ٹکٹکی باندھے اس اپسرا کا مسحور کن سراپا دیکھتا رہا۔

جب وہ اس کے بالکل سامنے آ کھڑی ہوئی تو وہ کھنکھارا۔

''تمہارے سامنے دو راستے ہیں۔'' وہاں موجود ہر شخص اسے غور سے سننے لگا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یا تو ابھی مجھ سے نکاح کر لو۔" تب ہی اس محل میں ڈھیروں گاڑیوں کی آمد ہوئی۔ باہر موجود گارڈز اور اس کے لوگ اندر کی جانب لپکے۔

"یا پھر میرے ہاتھوں مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ"۔

"سعیر ساما! سعیر ساما!" اندر کو لپکتے گارڈز چلاتے ہوئے اسے پکار رہے تھے۔ وہ ایک دم انمول سے بے خبر ہو کر مڑا اور بھاگتے ہوئے لوگوں کو دیکھا۔

"جہان ساما اور ابراہم ساما اپنے لوگوں کے ساتھ یہاں پہنچ چکے ہیں۔" جہاں سعیر کے پیروں تلے سے زمین نکلی تھی وہیں سلیم مراد اور ایس کے کے لبوں کو فاتحانہ مسکراہٹ چھو گئی۔

"ان سب کو روکو۔" اس نے خود کو کہتے سنا۔

وہاں موجود اس کے تمام لوگ اس کا حکم سنتے ہی گنز نکالے باہر کی جانب لپکے۔ ایس کے اور سلیم مراد بھی باہر آ گئے۔ سعیر دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا انمول تک پہنچا۔

"تم ان سے رابطے میں تھیں"؟

انمول محض مسکرا دی۔ اس کی پر سکون مسکراہٹ دیکھ کر سعیر مٹھیاں بھینچتا رہ گیا۔ اگلے ہی لمحے اس نے انمول کے کندھے پر اٹکا سنہری دوپٹہ اٹھایا اور اسی سے اس کا گلا دبانے کی غرض سے اس کے گلے کے گرد لپیٹا۔ وہ ہنوز مسکرا رہی تھی۔ وہ اچانک رکا۔ اس کی آنکھیں دیکھ کر وہ ٹھہر سا گیا۔ وہ اسے کیسے مار سکتا تھا؟


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے ہی لمحے اس نے اس کی گردن دوپٹے سے آزاد کی اور دو قدم پیچھے ہوا۔اس کا سنہری دوپٹہ اس کے ہاتھ میں ہی رہ گیا۔

"تمہیں حاصل کرنا میری ضد ہے تو ضد سہی۔ان سب کو مارنا پڑا تو مار ڈالوں گا مگر تمہیں حاصل کر کے رہوں گا۔ہر...قیمت...پر۔" چبا چبا کر کہتا وہ غصے سے باہر کی جانب پلٹ گیا۔ لیکن دروازہ پار کرنے سے پہلے ہی اس کے قدم تھم گئے۔اسے دروازہ لاک کرنے کی آواز سنائی دی۔وہ چونک کر مڑا۔ نظر سامنے ہی کمرے پر پڑی جہاں انمول خود کو قید کر چکی تھی۔وہ اس کی جانب بھاگا اور شیشے کے دروازے کے اس پار دیکھا جہاں وہ مدھم سی مسکراہٹ لیے کھڑی تھی۔اس مسکراہٹ میں فتح چمک رہی تھی۔اس کی مسکراہٹ! سعیر کے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔تب ہی اس نے انمول کو لائٹر جلاتے دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ اس لائٹر کو فرش پر گرا چکی تھی۔چونکہ اس کا فراک بہت بڑا تھا اور چند انچ ارد گرد پھیلا تھا اس لیے لائٹر اس کے فراک پر ہی گرا تھا۔آگ اس کے فراک کو لگ چکی تھی اور اوپر کی جانب تیزی سے پھیلتی جا رہی تھی۔

"موت شکست کی قید سے آزادی کی علامت ہے۔تم کبھی نہیں جیت سکتے۔میرے مرنے کے بعد بھی نہیں۔"اس نے انمول کو یہ کہتے سنا۔جیسے ہی وہ ہوش میں آیا وہ دروازہ بجانے لگا۔ اسی ہاتھ سے جس میں وہ سنہری دوپٹہ تھا۔ مگر وہ دروازہ اندر سے لاکڈ تھا۔چابیاں بھی انمول


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے پاس ہی تھیں۔وہ سب کیا ہو رہا تھا سعیر کی سمجھ سے باہر تھا۔اس کی ملکۂ قلب اس کے سامنے آگ کی لپیٹ میں تھی مگر وہ کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔اس محل کے دروازے اس طرح بنائے گئے تھے کہ ان کو توڑنا ناممکن تھا۔اس کی ملکۂ قلب جل رہی تھی۔ سعیر مراد کی ملکۂ قلب !

تب ہی عقب سے جہان اور ابراہم لاؤنج میں داخل ہوئے۔وہ جو تیزی سے اندر داخل ہوئے تھے سامنے کا منظر دیکھ کر ان کی آنکھیں پھیل گئیں۔قدم جامد ہو گئے۔وجود بت بن گئے۔ سعیر مراد دروازے کے باہر کھڑا اندر کا منظر دیکھ رہا تھا جبکہ اندر آگ لمحہ بہ لمحہ بھڑکتی اور پھیلتی چلی جا رہی تھی۔انہیں لگا کہ آگ لگانے والا سعیر خود تھا مگر انہیں کیا خبر تھی کہ وہ خود بے جان اور بے حس و حرکت کھڑا بے یقینی سے وہ سب دیکھ رہا تھا۔

اس دن ملکۂ قلب مر گئی اور یہ گواہی چھوڑ گئی کہ اس کا قاتل سعیر مراد ہی تھا۔اس دن انمول جیت گئی اور سعیر مراد ہار گیا۔

❣❣❣

"کوئی خود کو کیسے جلا سکتا ہے؟اٹس امپاسبل" !



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زمان کی بات پر سعیر زخمی سا مسکرا دیا۔

""میں جانتا ہوں کوئی میرا اعتبار نہیں کرے گا""۔

""کرے گا بھی کیسے سعیر ساما! مجھے تو یہ سیدھی سادھی کہانی لگ رہی ہے جو تم نے خود گھڑی ہوگی۔""زمان ہنس دیا۔

سعیر چند لمحے سنجیدہ نگاہوں سے اسے یوں ہی ہنستا دیکھتا رہا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔

حدید نے ایک نظر زمان کو دیکھا جس کی ہنسی اس کے اس طرح غصے سے اٹھ کر جانے پر اب ماند پڑ چکی تھی۔

""کہیں وہ سچ تو نہیں کہہ رہا""؟

""کیا تمہیں لگتا ہے کہ انمول ساما نے واقعی خودکشی کی ہوگی؟ اگر ایسا ہوتا تو کبھی بھی یامی نوکائی میں تباہی نہ مچتی۔ باقی تمام ممبرز سعیر ساما کو کنگ بننے دیتے""۔

حدید خاموش رہا۔ شاید اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا یا پھر وہ دینا ہی نہیں چاہتا تھا۔

رات کا آخری پہر تھا اور وہ اس وقت ایک بند کمرے میں بیہوش پڑی تھی۔ اسے اپنے ہاتھ پر کسی چیز کا احساس ہوا تو وہ ہوش میں آئی۔ دھیرے سے آنکھیں کھولیں تو ارد گرد ہر چیز دھندلی سی



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دکھائی دی۔ لمحے سر کے اور منظر واضح ہوا۔ تمام حسیات بیدار ہوئیں۔ تب ہی اس کی نگاہ ساتھ بیٹھے ایک جاپانی شخص پر پڑی۔ وہ بدک کر سیدھی ہوئی۔

وہ جاپانی شخص اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔ تب ہی اس نے اس کے ہاتھ میں گلاب کا ایک پھول دیکھا۔ یقیناً اسے اپنے ہاتھ پر اسی پھول کا احساس ہوا تھا۔ وہ جاپانی نقوش والا آدمی اسے جگانے کی سعی کر رہا تھا۔

"کک.... کون ہو تم؟" وہ بہ مشکل بولی۔

"کڈ نیپر!" وہ ڈھٹائی سے مسکرایا۔

"واٹ!" وہ بری طرح چونکی اور ہڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھا۔

"تمہیں کیا لگا کہ وہ پھول مفت میں رکھے گئے تھے"؟

"مطلب وہ.... وہ تمہاری چال تھی"؟

اس جاپانی شخص نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم ہو کون اور کیا چاہتے ہو"؟

اس کے وجود میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔ وجود ٹھنڈا پڑ گیا۔ چہرے پر پسینے کی بوندیں واضح ہونے لگیں۔

www.novelsclubb.com

""تمہارے دشمن نے مجھے یہاں بھیجا ہے۔ جانتی ہو کیوں؟""اس نے دوسرے ہاتھ میں اٹھایا چاقو اس کی گردن پر رکھا۔ لائبہ کا سانس رک گیا۔ وہ دم سادھے اسے دیکھتی رہی۔

""تمہیں مارنے کے لیے""۔

اس نے چاقو کا دباؤ اس کی گردن پر بڑھایا۔ چاقو کی نوک اس کی گردن میں دھنسنے کو تیار تھی۔

""آج تو تمہیں بچانے والا کوئی اشعر بھی نہیں۔"" وہ ابھی تک ڈھٹائی سے مسکرا رہا تھا۔

چاقو کی نوک اب گردن میں دھنسنے لگی تھی۔ خون کی ایک ننھی سی بونداس کی گردن پر نمایاں ہوئی۔ لائبہ نے درد کے سبب فوراً آنکھیں میچ لیں۔

تب ہی اسے کسی اور کی آمد کا احساس ہوا۔ وہ جو کوئی بھی تھا اس کے آنے پر لائبہ نے چاقو کا دباؤ گھٹتا محسوس کیا۔ وہ شخص لمحہ لمحہ قریب آرہا تھا۔ اس بات کی گواہ اس کے بوٹس کی آواز تھی۔

لائبہ نے ہمت کر کے آنکھیں کھولنا چاہیں۔ ڈر تھا کہ جان لینے کو تھا۔ اس نے دھیرے سے پہلے ایک آنکھ کھولی۔ وہ جاپانی شخص اس آنے والے شخص کو دیکھ رہا تھا مگر اس کے چہرے پر خوف کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ مطلب وہ اسی کا آدمی تھا۔ لائبہ نے جھٹ سے دوبارہ آنکھیں میچ لیں۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ شخص ان کے قریب آیا۔لائلہ زمین پر بیٹھی تھی جبکہ ساتھ ہی وہ جاپانی شخص اس کی گردن پر چاقو رکھے بیٹھا تھا۔اس شخص نے کوئی اشارہ کیا تو وہ جاپانی شخص اٹھ کر ایک طرف ہو گیا۔اس کے بعد وہ شخص لائلہ کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔

لائلہ نے ایک بار پھر دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔نظر اب کی بار ایک ادھیڑ عمر مگر نہایت پر وقار شخص پر پڑی۔اس کے بالوں میں چاندی تھی اور شخصیت جاذب نظر۔

"اتنی کم عقل لگتی تو نہیں ہو کہ آسانی سے کسی کے ہاتھ لگ جاؤ"۔

"وہ...میں...مجھے جانے دو پلیز۔"وہ بری طرح گڑبڑا گئی۔

"اگر اسی طرح بے وقوفیاں کرتی رہی تو کس کس سے کہو گی مجھے جانے دو"؟

"میں آئندہ خیال رکھوں گی۔پکا" !

"سچ"؟

"مچ"۔

وہ آدمی دھیرے سے ہنس دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"جاؤ بھاگ جاؤ"۔

لائلہ پہلے تو چونکی اور پھر جھٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے پاس وقت بہت کم ہے۔ جتنا جلدی بھاگ سکتی ہو بھاگو۔ اگر دیر کروگی تو ماری جاؤ گی۔" وہ شخص باہر دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

لائلہ نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا اور اگلے ہی لمحے باہر کی جانب بھاگی۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے، کس حال میں ہے۔ اسے بس یہی معلوم تھا کہ اسے بھاگنا ہے۔ اتنا بھاگنا ہے، اتنا بھاگنا ہے کہ بس! وہ سرپٹ بھاگتی اس عمارت سے نکل کر اب سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ تنفس بری طرح بگڑ چکا تھا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ سڑک کہاں، کس جانب جا رہی ہے۔ اسے صرف اتنا معلوم تھا کہ کہیں نہ کہیں تو وہ پہنچ ہی جائے گی۔ بس ان لوگوں سے چھٹکارا مل جائے۔ اسے تو یہ بات بھی بھول گئی کہ وہ ہیلز پہنے ہوئے ہے۔ اگر اسے ہوش ہوتا اور وہ دیکھ لیتی کہ وہ ہیلز کے ساتھ اتنا تیز بھاگ رہی ہے تو یقیناً اسے خوشی کے مارے ہارٹ اٹیک آ جاتا۔

بھاگتے بھاگتے اچانک وہ ایک جگہ جا کر رک گئی۔ وہیں ایک گاڑی رکی کھڑی تھی۔ وہ اس کے پاس جا کر گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ گلا خشک ہو چکا تھا۔ حالت بگڑ چکی تھی۔

"پانی پیو گی"؟

اس گاڑی سے ایک آدمی نکل کر اس کی طرف آیا۔ شناسا سی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا۔ سامنے والے کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور چودہ طبق روشن ہو گئے۔ لاپرواسے حلیے میں پانی


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی بوتل اٹھائے کھڑا وہ شخص اس کا بھائی ہی تھا جو سوتیلے پن کا مظاہرہ نہایت مہارت سے کر رہا تھا۔

"تم"؟....

"مجھے دیکھ کر خوشی نہیں ہوئی"؟

لائلہ بے یقینی سے اسے دیکھتی رہی۔ پھر اس نے سامنے کی طرف دیکھا جہاں اسے وہیں عمارت کھڑی دکھائی دی جہاں سے وہ نکلی تھی۔ صبح کی روشنی ہر جانب پھیلنے لگی تھی۔ وہ یقیناً پیچھے کے دروازے سے بھاگی تھی اور لمباسا گول چکر کاٹ کر اب اس عمارت کے سامنے آ کھڑی تھی۔ اس کے دماغ کا میٹر تب شارٹ ہوا جب اسے سامنے سے وہ دو شخص آتے دکھائی دیے۔ ایک جاپانی نقوش والا جبکہ دوسرا وہ ادھیڑ عمر شخص۔ اس کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔ آخر ہو کیا رہا تھا؟

www.novelsclubb.com

"جانتی ہو آج تو تم نے کمال کر دیا۔" اشعر نے دھیرے سے آگے بڑھ کر اسے اس کا کارنامہ بتانا چاہا۔ "تم نے پورے چالیس منٹ میں ایک چکر لگایا۔ یہ چکر گارڈن کے ایک چکر کے بالکل برابر ہے۔ اس قدر امپرووومنٹ۔ میں واقعی حیران ہوں"۔

آج زندگی میں پہلی بار لائلہ پر اپنی تعریف کا کائی اثر نہ ہوا۔ اس نے ضبط کرتے ہوئے لب بھینچ کر پہلے تو اشعر کو دیکھا اور پھر ان دو لوگوں کو جو اب ان کے پاس پہنچ چکے تھے۔

"کیا ہو رہا ہے یہ؟" اس نے ہر لفظ چبا چبا کر ادا کیا۔

"تمہاری بے وقوفی کا ماتم۔" اشعر نے لاپروائی سے کہا۔

"میں بتاتا ہوں لائلہ ساما!" جاپانی شخص نے مسکرا کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔ اسے دیکھ کر بے اختیار لائلہ کا ہاتھ اس کی گردن کو جا پہنچا۔

"ہم آپ کے دشمن کے نہیں بلکہ اشعر ساما کے بھیجے گئے لوگ ہیں"۔

اس شخص کا جواب سن کر اس نے ایک قہر آلود نگاہ اشعر پر ڈالی۔

"ایسے گھورنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سب بھی ٹریننگ کا حصہ تھا۔ تاکہ تم دوبارہ کبھی بھی کسی چیز کے تجسس میں اپنے حواس نہ کھو بیٹھو"۔

لائلہ کے اندر ابلتے غصے کی انتہا ہو گئی۔

"اشعر ساما تم...." اسے انگلی دکھا کر تنبیہ کرنے کی غرض سے اس نے کچھ سخت بولنا چاہا مگر پھر لب بھینچے ہاتھ دوبارہ پہلو میں گرایا۔ "خدا تمہیں غارت نہ کرے!" وہ جتنا غصے میں بول سکتی تھی بول گئی۔

"مجھے بد دعا دے رہی ہو؟ تمہاری اتنی ہمت؟" اشعر نہایت غصے سے بولا تو لائلہ کا غصہ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا اور وہ سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

”میں نے کہا نہ کرے۔خدا تمہیں غارت....نہ کرے۔“اس نے یقین دلایا تو اشعر نے اعصاب ڈھیلے چھوڑتے ہوئے سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا۔

”آئندہ کبھی بھی اپنی کمزوری کا فائدہ کسی دوسرے کو مت اٹھانے دینا“۔

لائلہ نے جھٹ ہاں میں گردن ہلائی۔

”لیو تم لائلہ کو ایش گو تن لے کر جاؤ۔میں البرٹ کے ساتھ آرہا ہوں۔“اشعر نے اس جاپانی شخص کو حکم دیا۔ساتھ کھڑا ادھیڑ عمر شخص جو یقیناً البرٹ تھا،اشعر کے ساتھ چل دیا۔لائلہ دھیرے سے منہ بسورتی لیو کی جانب چل دی۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے۔لیو ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ لائلہ پچھلی سیٹ پر بیٹھی دل ہی دل میں ان سب کو القابات سے نواز رہی تھی۔

”مجھے معاف کیجیے گا لائلہ سا ما یہ سب آپ ہی کی بھلائی کے لیے تھا“۔

لیو نے بات کا آغاز کیا تو لائلہ ایک بار پھر غصے میں آگئی۔

”میری گردن پر چاقو سے زخم دیا ہے تم نے۔کبھی نہیں بھولوں گی میں اور نہ ہی کبھی معاف کروں گی۔آیا بڑا معافی مانگنے والا۔ہونہہ“ !

غصے میں وہ روانی سے بولتی چلی گئی جبکہ لیو اس کا وہ غصہ دیکھ کر ہنس دیا جو کسی کام کا نہیں تھا۔

”اوکے اوکے“۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھوڑی ہی دیر بعد وہ پھر بولا۔

"بائی داوے میں لیو ہوں۔البرٹ کا بیٹا اور ڈیڈ پرل ساما کے خاص آدمی ہیں"۔

"ناٹ انٹرسٹڈ!"لائلہ نے منہ پھلائے آنکھیں گھماتے ہوئے لاپروائی سے کہا۔وہ پرل کی عادتیں اپنانے لگی تھی۔

لیو ایک بار پھر ہنس دیا۔

"ذرا یہ بتاؤ تمہیں میری باتوں پر ہنسی کیوں آ رہی ہے؟ ہاں؟"وہ پھر بگڑی۔یقیناً شعر کا سارا غصہ وہ اسی پر نکال دینے کا ارادہ رکھتی تھی۔

"کیونکہ آپ کو غصہ کرنا نہیں آ رہا۔"وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"شٹ اپ جہنمی انسان!"وہ بلبلا اٹھی۔"تم نے میرا غصہ دیکھا نہیں ہے۔اگر میں غصے میں آ گئی ناں تو....تو تم میرے غضب سے پناہ مانگتے پھرو گے۔"آخر میں وہ اترائی جبکہ لیو پھر ہنس دیا۔

"جہنمی انسان" !

وہ باقاعدہ چلائی جبکہ ان کی گاڑی ایش گوتن میں داخل ہو چکی تھی۔

گاڑی سے نکلنے کے بعد خفت سے سرخ پڑتا چہرہ لیے وہ سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی۔راستے میں کھڑی روزی اسے دیکھ کر حیران ہوئی اور پھر کندھے اچکاتی آگے بڑھ گئی۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

❣❣❣

وہ اس وقت گاڑی میں بیٹھا ڈرائیونگ میں مصروف تھا۔ڈیش بورڈ پر پڑا موبائل کافی دیر سے بج بج کر اب خاموش ہو چکا تھا مگر اسے شاید پروا نہیں تھی۔اس کے چہرے پر غصے کی سرخی تھی۔ لب بھینچ رکھے تھے۔ کنپٹی کی رگیں تنی ہوئی تھیں۔گاڑی کی اسپیڈ بھی آج معمول سے کہیں زیادہ بڑھا رکھی تھی۔

چند ہی لمحوں بعد موبائل پھر سے بجنے لگا۔اب کی بار مخصوص رنگ ٹون پر اس نے نظر موبائل اسکرین پر ڈالی۔اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔چہرے کی سرخی اگلے ہی پل ماند پڑ گئی۔

”ہیلو ارسم! کہاں ہو؟“فون کان سے لگانے پر زمان کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

”ٹوکیو“۔

اس کے جواب پر زمان کے لبوں کو مسکراہٹ چھو گئی۔

”میں نہیں جانتا کہ تمہیں ٹوکیو جانے کا فیصلہ درست لگا یا نہیں لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ یہ کام صرف تم ہی کر سکتے ہو۔اسی لیے میں نے سعیر ساما کو تمہیں جاپان بھیجنے کو کہا“۔

”اوہ! تو یہ آئیڈیا تمہارا تھا“؟

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دیکھو ارسم! اس دنیا میں تم واحد شخص ہو جس کی قابلیت پر مجھے کوئی شک نہیں۔ جاپان میں آکر صرف تم ہی ایش کے متعلق معلومات اکٹھی سکتے ہو۔ اس کا پتہ لگا سکتے ہو۔ کہیں تم غصہ تو نہیں اس فیصلے سے"؟

"بالکل نہیں"۔

"ٹھیک ہے۔ اس بار بھی جیت کر آنا"۔

رابطہ منقطع ہوا۔ تب ہی کسی اور کی کال آنے لگی۔ اس نے گہری سانس لے کر موبائل فون دوبارہ کان سے لگایا۔

"جاپان پہنچ گئے؟" سعیر کی آواز گونجی۔

"جاپان بھی پہنچ گیا اور اب اپنے آدمی سے بھی ملنے جا رہا ہوں"۔

"ویل ڈن حدید! مجھے تم پر پورا یقین ہے۔ میں نے زمان ساما سے اسی لیے کہا کہ ہمیں کسی ایکسپرٹ کو جاپان بھیجنا ہو گا کیونکہ میں جانتا تھا کہ وہ تمہارا نام ہی لے گا"۔

"میں کر کے دکھاؤں گا آپ فکر مت کریں"۔

سعیر کو اس کے جواب سے مزید تسلی ہوئی اور وہ دھیرے سے مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی گاڑی ایک چھوٹے سے ریستوران کے سامنے جا رکی۔ وہ گاڑی سے باہر نکلا اور اندر کی جانب چل دیا۔ چونکہ آج موسم کافی ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے زیادہ تر لوگ اندر


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

موجود تھے اس لیے اس نے اوپن ایریا میں بیٹھنے کو ترجیح دی۔ سامنے ہی داخلی دروازے کے پاس کھڑے شخص نے اسے دیکھ کر احترام میں سر کو خم دیا اور پھر اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ جب وہ اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تو چند ہی ساعتوں بعد وہ آدمی اس کے بالکل سامنے آ بیٹھا۔

"سلام حدید ساما" !

حدید نے جواباً سر کو خم دیا اور طائرانہ انداز میں ارد گرد نگاہ دوڑائی۔

"فکر مت کریں یہاں کوئی ایسا نہیں جو ہمیں پہچان سکے۔" اس شخص نے حدید کو یقین دلایا تو حدید نے سر کو خم دیا۔

"مجھے تم سے کچھ کام ہے"۔

"آپ حکم کریں"۔

"ایش کے متعلق اب تک جتنا جان چکے ہو سب بتاؤ"۔

"ایش ساما کے متعلق...." وہ سوچ میں پڑ گیا کہ وہ کہاں سے شروع کرے۔

"ایش ساما اس وقت ملک سے باہر ہیں۔ اب ایش گوتن میں ان کے علاوہ اشعر ساما اور پرل ساما بھی آتے رہتے ہیں"۔

"کتنے عرصے میں"؟

"مہینوں کا گیپ آجاتا ہے"۔


www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمم۔آگے بتاؤ"۔

"پرل ساما کا خاص آدمی اب لیو بن چکا ہے جبکہ مجھے پورا یقین ہے کہ اس کا ایڈوائزر لیو کا باپ البرٹ ہے۔اشعر ساما کا کوئی خاص آدمی نہیں۔بلکہ مجھے تو لگتا ہے کہ ایش ساما اور اشعر ساما دونوں کا ہی کوئی ایڈوائزر نہیں کیونکہ انہیں ایک دوسرے کے ہوتے ہوئے کسی ایڈوائزر کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔اس کے علاوہ" ...

"ایش اس وقت کہاں ہے"؟

"میرے خیال سے سنگاپور۔کیونکہ کچھ دن پہلے صیاد اور روزی آپس میں اس متعلق گفتگو کر رہے تھے تب ہی میں نے سنا کہ ایش ساما سنگاپور جا رہے ہیں"۔

"اسٹون کے متعلق کچھ معلوم ہے"؟

"اسٹون ایش ساما کے پاس نہیں ہے۔یہ بات میں یقین سے کہہ سکتا ہوں۔لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہ کہاں ہے اس بات کا علم ایش ساما کو ضرور ہو گا۔وہ ماسٹر مائنڈ ہے۔کسی چیز کی تلاش میں لگ جائے تو اسے حاصل کر کے چھوڑتا ہے"۔

"اس کی کوئی نئی چال"؟

"صیاد روزی کو بتا رہا تھا کہ سنگاپور سے واپسی پر ایش ساما ٹوکیو میں موجود زمان ساما کی آئل ریفائنری کو آگ لگانے والا ہے"۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حدید کا بے اختیار ایک ابرو اٹھ گیا۔

"آر یو شیور"؟

"جی ہاں۔ صیاد اشعر ساما کا وفادار ہے۔ اسے اشعر ساما بلا جھجک اپنے اور ایش ساما کے معاملات سے آگاہ کر دیتے ہیں۔ اور صیاد روزی کا بہترین دوست ہے۔ اس لیے جب وہ اس سب سے روزی کو آگاہ کر رہا تھا تب میں کان لگائے کھڑا انہیں سنتا رہا"۔

"آئل ریفائنری۔" حدید نے کچھ سوچتے ہوئے قدرے آہستہ آواز میں کہا۔

"اس کے علاوہ کچھ"؟

سامنے بیٹھے شخص نے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ سجائے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔

حدید نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ آنکھوں میں تجسس ابھرا۔

"دو ہفتے بعد جاپان کے شہر نگویا سے زمان ساما اپنا بچا کھچا مال ٹوکیو منتقل کر رہا ہے۔ تاکہ یہاں سے وہ اسے لاس اینجلس لے جانے میں کامیاب رہے۔ اور ایش ساما وہ مال راستے میں ہی لوٹ لینے کا ارادہ رکھتا ہے"۔

"اور تمہارے خیال سے یہ بچا کھچا مال کتنا ہو گا"؟

"میرے خیال سے وہ تین سو سونے کی اینٹیں ہیں۔ تو اس حساب سے قریباً پینتالیس ملین ڈالرز کا مال ہے وہ"۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حدید نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"ایش کی کوئی کمزوری"؟

"ایش گوتن میں ایک لڑکی آئی ہے۔نہایت بزدل لڑکی۔ایسی لڑکیوں سے ایش ساما کو سخت نفرت ہے مگر یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ لڑکی مافیا لیڈی نہیں بن سکتی ایش ساما اس کو ٹرین کر رہے ہے"۔

"تو"؟

"تو اس سے واضح ہوا کہ وہ لڑکی ایش ساما کے لیے بہت خاص ہے۔جوان ہے،خوبصورت ہے بلکہ بہت زیادہ حسین ہے تو کیسے ممکن ہے کہ ایش ساما اس کی محبت میں گرفتار نہ ہوا ہو"۔

حدید نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"کون ہے وہ لڑکی"؟

"معلوم نہیں۔جب سے وہ آئی ہے اس کے بارے میں کم از کم میرے سامنے تو کوئی بات نہیں ہوئی"۔

"ٹریننگ کہاں ہوتی ہے"؟

"کبھی ایش گوتن میں تو کبھی باہر"۔

"اگلی بار باہر کب نکلے گی وہ لڑکی"؟



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اندازہ نہیں۔ مگر مجھے جیسے ہی معلوم ہوا میں آپ کو ضرور بتاؤں گا"۔

"ہوں۔" حدید نے مسلسل کچھ سوچتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا تم ایش کا اسکیچ بنا سکتے ہو"؟

سامنے والے نے نفی میں سر ہلایا۔

"ایش ساما نے ابھی تک خود کو ظاہر نہیں کیا۔ صرف اشعر ساما اور پرل ساما ہی ان کو دیکھ چکے ہیں۔ میں نے کئی بار انہیں آتے جاتے دیکھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا"۔

"ٹھیک ہے"۔

اگلے ہی لمحے حدید نے اس کے سامنے ایک بیگ رکھا۔ اس آدمی کا چہرہ چمک اٹھا۔ اس نے بیگ کی زپ کھول کر اندر جھانکا تو وہ اپنی خوشی نہ چھپا پایا۔ وہ بیگ نوٹوں سے بھرا ہوا تھا۔

"اسی طرح کام کرتے رہو گے تو تمہیں اور تمہاری فیملی کو آسانی سے پالتا رہوں گا"۔

پھر وہ اٹھا اور ایک بار پھر غور سے ارد گرد دیکھنے کے بعد باہر کی جانب چل دیا۔

کچھ گھنٹے بعد وہ ہوٹل کے اس کمرے میں پہنچا جہاں وہ رہائش پذیر تھا۔ بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر چابیاں اور گھڑی رکھنے کے بعد وہ بیڈ پر ڈھے گیا۔ دماغ مسلسل سوچوں کی ڈور میں الجھا ہوا تھا۔ وہ کافی تھکا ہوا لگ رہا تھا۔ چند لمحے وہ یوں ہی اپنی کنپٹی مسلتا رہا اور پھر وہیں پڑے پڑے سائیڈ



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹیبل سے موبائل اٹھایا۔تب ہی کسی کی کال آنے پر وہ ٹھٹکا۔اسے اتنا جلدی کال کی امید نہیں تھی۔اس نے فون کان سے لگایا۔

''کچھ معلوم ہوا''؟

''بہت کچھ معلوم ہوا ہے''۔

''تو واپس کب آرہے ہو؟''سعیر نے سوال کیا۔

''ابھی نہیں۔مجھے یہاں مزید کچھ کام ہیں۔مگر مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔میں جیسے ہی واپس آؤں گا سب سے پہلے آپ مجھ سے ملاقات کریں گے''۔

''جیسا تم چاہو''۔

❣❣❣

www.novelsclubb.com

صبح کا وقت تھا۔موسم آج کافی خوبصورت تھا۔وہ اینا کا ہاتھ پکڑے سوئمنگ پول کے کنارے اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔اینا کو شاید سوئمنگ پول بہت پسند تھا۔اسے جب بھی اکیلا چھوڑا جاتا وہ سوئمنگ پول کی جانب دوڑی دوڑی آتی۔پھر اس کے کنارے خاموشی سے بیٹھ جایا کرتی تھی۔وہ جب سے چلنا سیکھی تھی تب سے کئی بار ایش گوتن میں گم ہو چکی تھی۔تمام لوگ اسے ڈھونڈنے کی کوشش میں مارے مارے پھرتے مگر وہ ہوتی کہ خاموشی سے پول کے

کنارے بیٹھی ملا کرتی تھی۔اس کے علاوہ کبھی کبھی کچن میں موجود کیبنٹ میں چھپ جایا کرتی۔ وہ باقی بچوں کی نسبت کافی زیادہ شرارتی تھی۔ایک بار تو ایسا ہوا کہ ایش گوتن کا ایک ایک شخص اس کی تلاش میں لگا تھا اور وہ تھی کہ خاموشی سے لائلہ کے کمرے میں موجود بیڈ کے نیچے چھپ کر چاکلیٹ کھانے میں مصروف تھی۔ایک دن جب وہ دوڑی دوڑی سوئمنگ پول کے پاس جارہی تھی تب وہ خود کو سنبھال نہ پائی اور پانی کے اندر جا گری۔صدِ شکر کہ اس وقت سامنے سے آتے اشعر نے اسے پانی میں گرتا دیکھ لیا اور فوراً جا کر اسے نکالا۔

اس کے بعد سے لائلہ اینا کو لے کر سوئمنگ پول کے قریب تھوڑا وقت گزارا کرتی تھی۔اور باقی سب کو بھی اینا کو اکیلا چھوڑنے سے سختی سے منع کرر کھا تھا۔آج بھی وہ اینا کا ہاتھ پکڑے چل رہی تھی۔اینا اسے لیلیٰ بلایا کرتی تھی۔وہ پہلا لفظ تھا جو اس نے اپنی زبان سے ادا کیا تھا۔ کسی کا کہنا تھا کہ وہ لالا بولتی ہے تو کسی کا کہنا تھا کہ لیلیٰ۔لائلہ خود کبھی کبھار کنفیوز ہو جاتی کہ آخر اینا بول کیا رہی ہے۔خیر وہ جو بھی بولتی تھی بس سارا دن اسی کی رٹ لگائے رکھتی تھی۔لائلہ نے کوشش کی تھی کہ وہ بابا بولے مگر ایسا نہ ہوا۔لائلہ اس کے سامنے کہتی بابا تو وہ بابا بول دیا کرتی تھی مگر اس کے علاوہ کبھی نہیں۔یقیناً لائلہ ایک بہت اچھی پھپھو ثابت ہوئی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس وقت اس کے ساتھ چلتے ہوئے وہ اسے بابا بولنا سکھا رہی تھی۔ اینا اس کی نقل کرتے ہوئے بابا بول رہی تھی۔ سامنے سے آتے اشعر نے جب وہ سب دیکھا اور سنا تو لبوں کو گہری مسکراہٹ چھو گئی۔ وہ یقیناً بہت خوش ہوا تھا۔ وہ دھیرے دھیرے چلتا ہوا ان کے قریب آیا۔

"بابا!" اشعر نے اتنا کہہ کر بازو پھیلائے تو وہ اس کے پاس بابا بولتے ہوئے دوڑی چلی آئی۔

اشعر نے اسے اٹھایا اور باری باری اس کے دونوں گال چومے۔ بے بی پنک کلر کا فراک پہنے اور بالوں کی دو چھوٹی چھوٹی پونیاں بنائے وہ بالکل ننھی سی پری لگ رہی تھی۔ اشعر کو تو وہ ویسے ہی دن بہ دن زیادہ پیاری لگنے لگی تھی۔ تب ہی سامنے سے آتی پرل نے بھی انہیں جوائن کیا۔ وہ گھٹنوں سے ذرا اوپر تک آتی سبز رنگ کی منی اسکرٹ کے ساتھ سبز رنگ کا ہی بلاؤز پہنے ہوئے تھی۔

"آج تم فری ہو؟" وہ قدرے حیران ہوئی۔

"ہاں سوچا تھوڑا سا بریک دے دوں بے چاری کو۔" اشعر نے لائلہ کی جانب اشارہ کیا۔

"اچھا یہ کچھ فائلز ہیں۔ ان پر سائن کرنا ہے۔ ایش سا مانہیں ہے تو تم ہی کر دو۔" پرل نے ہاتھ میں اٹھائی فائلز کی جانب دیکھتے ہوئے ہوا۔

"او کے تم انہیں رکھوا دو میں کرتا ہوں۔" اشعر اینا کے ساتھ مصروف تھا تو ابھی نہیں کر سکتا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پرل نے پاس سے گزرتی ڈیزی جو کہ اپنا کو لینے آئی تھی، کو وہ فائلز تھمادیں اور انہیں ڈرائنگ روم میں موجود ٹیبل پر رکھنے کو کہا۔ڈیزی اثبات میں سر ہلاتی وہاں سے چلی گئی۔

"تو کافی کچھ سیکھ چکی ہو اب تم۔ہے ناں؟" پرل لائلہ کی جانب متوجہ ہوئی۔

لائلہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"گڈ" !

پول کے اس پار کھڑے لیو اور صیاد کی نظران دونوں پر ٹکی تھی۔

" صیاد !کیاایسا ممکن نہیں کہ لائلہ ساما جیسی ایک لڑکی مجھے بھی مل جائے"؟

لیو کی بات پر صیاد نے گردن دائیں جانب گھما کر اسے سر تا پیر دیکھا۔

"لائلہ ساما کے بارے میں کچھ الٹا سوچنا بھی مت۔اشعر ساما کی بہن ہے۔" صیاد نے تنبیہ کی مگر وہ جانتا تھا کہ ان دونوں میں مذاق چل رہا تھا۔

"اچھا اگر ایک نہیں تو دوسری سہی۔" اس نے ہنسی دبا کر پرل کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"پرل ساما کے بارے میں تو سوچنے کا بھی مت سوچنا۔وہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے چیل کووں کو بھی نہیں کھلائے گی بلکہ جنگلی کتوں کو کھلائے گی"۔

www.novelsclubb.com

"ارے رے رے تم تو سیریس ہی ہو گئے۔میں تو مذاق کر رہا تھا۔میں بھلا پرل ساما کے بارے میں کیسے سوچ سکتا ہوں۔ان کا تو گھٹنا بھی مجھ سے زیادہ گورا ہے۔"اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا اور اگلے ہی پل ان دونوں کا خوشگوار قہقہہ فضا میں بلند ہوا۔

ادھر پرل نے ایک نظر سوئمنگ پول میں بہتے پانی کو دیکھا اور پھر لائلہ کو۔

"تیرنا جانتی ہو"؟

"بالکل نہیں۔"لائلہ نے ڈر کر کہا تو پرل افسوس سے سر ہلاتی رہ گئی۔

"افسوس ہے ابھی بھی ڈرتی ہو"۔

"ہاں بس پانی سے۔ہتھیاروں سے ڈرنا اب چھوڑ دیا ہے"۔

" ویل ڈن !"پرل دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اس کے قریب آئی۔"مجھے خوشی ہے کہ کافی کچھ امپرو و کر رہی ہو تم"۔

اور اگلے ہی لمحے اس نے لائلہ کو دھکا دیا تو وہ پانی میں جا گری۔

"لیکن پانی کا خوف کب ختم کرو گی"؟

وہ کہتے ساتھ ہنس دی۔اشعر اور ایناان کی جانب متوجہ ہوئے۔سامنے کھڑے صیاد اور لیو نے بھی چونک کر ان کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

لائلہ مسلسل پانی میں ہاتھ مارتے ہوئے چیخ چلا رہی تھی۔اس کی آواز قریباً پورے ایش گو تن میں گونج رہی تھی۔

”بچاؤ!بچاؤ “ !

پرل اور اشعر نے اسے اس طرح چلاتا دیکھ کر افسوس بھری نظروں کا تبادلہ کیا۔

”کیا بنے گا اس نالائق کا!“اشعر کو زیادہ افسوس ہوا تھا۔

پرل دھیرے سے پنجوں کے بل بیٹھی۔

”لائلہ ساما!“اس نے اسے پکارا مگر وہ تو ماشاءاللہ سے چلانے میں مصروف تھی۔

”لائلہ سامالسن ٹومی!“پرل قدرے اونچی آواز میں بولی۔

لائلہ کی چیخنے چلانے کی آواز تھمی جبکہ وہ ابھی بھی ہاتھوں سے چھپاک چھپاک لگائے ہوئے تھی۔

”لائلہ ساماسیدھی کھڑی ہو۔پانی گہرا نہیں ہے“۔

لائلہ کے ہاتھ ایک دم رکے۔وہ سیدھی کھڑی ہوئی۔منہ پر ہاتھ پھیرا۔ہوش وحواس لوٹ آئے۔وہ بالکل سیدھی کھڑی تھی اور پانی اس کے کندھوں تک آرہا تھا۔کیا وہ بلاوجہ چلا رہی تھی؟وہ تھوڑی سی شرمندہ ہوئی۔

ہر طرف اچانک گہرا سکوت چھا گیا۔ایک لمحہ....دو لمحے....تین لمحے ....



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اگلے ہی پل سب کا خوشگوار قہقہہ گونجا۔ان میں روزی اور ڈیزی کا قہقہہ بھی شامل تھا۔اور تو اور اینا بھی لائلہ کو پانی میں دیکھ کر ہنسے جارہی تھی۔

"اففف! آج تم نے ثابت کردیا کہ تم سا بے وقوف کوئی نہیں۔اتنے سے پانی میں بھی اب تم ڈوب رہی تھی۔چہ چہ۔"اشعر ہنستے ہوئے بولا۔

لائلہ کو رج کے شرمندگی ہوئی۔پرل بھی اب کھڑی ہو کر ہنسے جارہی تھی۔تب ہی اشعر آگے بڑھا اور پرل کو دھکا دیا۔آگے بھی پرل تھی۔فوراً سنبھلی۔مگر اس سے پہلے کہ وہ مکمل طور پر سنبھلتی اس کی ہیلز اٹکیں اور وہ لڑکھڑا کر پانی میں جا گری۔

ایک بار پھر ہر طرف خاموشی چھا گئی۔لیکن اس خاموشی کی ڈور کو اینا کی خوشگوار ہنسی کی آواز نے توڑا۔اسے ہنستا دیکھ ایک بار پھر سب اپنا قہقہہ دبانے میں ناکام رہے۔اب تو لائلہ بھی ہنس رہی تھی کیونکہ پرل اب اس کے بالکل ساتھ ہی پانی میں مکمل بھیگی کھڑی تھی۔

"کیسا لگ رہا ہے مجھے جوائن کر کے؟"لائلہ نے پرل سے پوچھا جو پانی میں بھی آگ بگولہ ہوئی کھڑی تھی۔اس کی بات سن کر پرل چند لمحے اسے گھورتی رہی اور پھر آخر کار وہ بھی ہنس دی۔

ایش گوتن ان سب کی ہنسی سے گونج رہا تھا۔ایسا پہلی بار ہوا تھا۔

"تمہیں تو میں دیکھ لوں گی اشعر کے بچے۔"پرل نے سنبھل کر اشعر سے کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بچے نہیں بچی۔ صرف ایک بچی ہے میری اور وہ بھی یہ۔" اشعر نے اینا کی جانب دیکھ کر کہا۔

"جتنا دیکھنا ہے دیکھ لو۔ میری طرف سے اجازت ہے"۔

"شکر کرو یہاں ایش ساما نہیں ہے۔ ورنہ میں کہتی تو وہ تمہیں بھی پول میں گرا دیتا"۔

"تمہارے کہنے پر..." اشعر ایک بار پھر کھل کر ہنس دیا۔ جیسے اسے یہ دنیا کا سب سے بڑا جوک لگا ہوا۔ پرل اب کہ واقعی تلملاتی رہ گئی۔

"افففف" !

تب ہی لائلہ نے ہتھیلی میں پانی بھر کر اس کی جانب اچھالا۔ پرل پہلے تو چونکی اور پھر ہنس کر ویسی ہی حرکت اس نے کی۔ اپنے ہاتھ میں پانی بھرتی وہ بھی اسی کی جانب اچھالنے لگی۔ اب کہ وہ دونوں ہنستے ہوئے ایسا کر رہی تھیں۔ کچھ یاد آنے پر پرل نے لائلہ کی بجائے وہ پانی اشعر کی جانب اچھالا۔ زیادہ تو نہیں بس کچھ ہی پانی کے چھینٹے اشعر تک جا پائے تھے۔ وہ برق رفتاری سے پیچھے ہوا تو اینا ایک بار پھر کھل کر ہنس دی۔

❣❣❣



WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اس وقت اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا۔فون کان سے لگا رکھا تھا اور نو وارد کی بات کو غور سے سننے میں مصروف تھا۔

"اشعر ساما اس وقت اپنے بہت سے لوگوں کے ساتھ وہاں موجود ہیں۔ساتھ میں پرل ساما اور لائلہ ساما بھی ہیں۔" کال پر موجود شخص نے کہا۔

"آہاں۔لائلہ ساما"؟

"جی حدید ساما! وہی لڑکی"۔

حدید نے کچھ سوچتے ہوئے سر کو خم دیا۔

"اور تم کہاں ہو"؟

"انہی کے ساتھ۔نہیں تو انہیں شک ہو جائے گا"۔

"اوکے اوکے"۔

"آپ آرہے ہیں"؟

"بہت اچھا Rider ہوں۔آنا تو پڑے گا۔" وہ چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ سجائے بولا۔

لائلہ اپنی گاڑی سے اتری تو سامنے دور دور تک پھیلا وسیع سبزہ زار دیکھا۔تب ہی ساتھ والی گاڑی سے پرل نکلی۔آج ان دونوں کا حلیہ کافی حد تک ایک جیسا ہی تھا۔وجہ یہ تھی کہ پرل ہی لائلہ کو تیار کر کے لائی تھی۔دونوں نے جینز کے ساتھ بلیک شرٹ پر بلیک جیکٹ پہن رکھی

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔دونوں کے بال اونچی پونی میں مقید تھی۔پرل کی پونی چھوٹی تھی جبکہ لائلہ کے لمبے بال پونی میں مقید ہونے کے باوجود کمر تک لہلہا رہے تھے۔اس کے علاوہ بلیک لانگ بوٹس پہنے وہ شان سے چلتی ہوئی اشعر تک جا پہنچیں۔

"آج تو پرل اور لائلہ میں فرق کرنا مشکل لگ رہا ہے"۔

"تمھی نے کہا تھا اسے کاپی کرنے کو۔ورنہ مجھے کوئی شوق نہیں ہے مافیا لیڈی بننے کا۔"لائلہ نے آنکھیں گھمائیں۔

"واقعی پرل لگ رہی ہو۔"اشعر نے بھی بری شکل بنا کر کہا۔

"میں پرل نہیں ہوں اور نہ ہی بن سکتی ہوں۔پرل پرل ہے اور میں لائلہ۔لائلہ جہان" !

"تو کیا اب یہی لائلہ جہان گھڑ سواری کرنا پسند کریں گی؟"اشعر فوراً مدعے پر آیا جبکہ لائلہ کی رنگت پھیکی پڑ گئی۔اسے ہر وہ چیز کرنے کو کہی جا رہی تھی جس کا اسے ڈر تھا۔

"اڑ گئی ناں رنگت؟"پرل نے طنز اچھالا۔

"ہرگز نہیں۔مجھے تو گھوڑے بہت پسند ہیں۔آخر اتنے کیوٹ جو ہوتے ہیں۔"اس نے زبردستی مسکرا کر کہا تو اشعر اور پرل ہنس دیے۔

"اپنے تاثر چھپانا سیکھ رہی ہو تم۔امپریسیو " !

"واٹ ایور!"اس نے اکڑ کر ایک ابرو اٹھا کر کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آتی بھی ہے گھڑ سواری یا نہیں"؟

"آ جاتی ہے۔"لائلہ نے بس عزت رکھنے کے لیے کہہ دیا اور پھر کیا۔اس کی قسمت نے بھی انا للہ پڑھ لیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب صیاد اور لیو کے ساتھ کھڑے تھے۔ان کے پاس ہی سات آٹھ گھوڑے کھڑے تھے۔لائلہ انہیں دیکھ کر محض گہری سانس لیتی رہ گئی۔

"میں اس سفید گھوڑے پر بیٹھوں گی"۔

"ایکسکیوز می! وہ میرا گھوڑا ہے۔"پرل نے اسے ٹوکا۔

"تمہیں اس پر سوار ہونا ہے۔"اشعر نے اس سیاہ گھوڑے کی جانب اشارہ کیا جس کی باگ ساتوشی تھامے ہوئے تھا۔ساتوشی سے لائلہ کی کافی بے تکلفی ہو چکی تھی کیونکہ وہ اور صیاد اس کی پریکٹس میں بہت مدد کیا کرتے تھے۔اسے دیکھ کر لائلہ کا چہرہ کھل اٹھا اور وہ قریباً بھاگتی ہوئی ساتوشی کے پاس گئی۔

"بس میری گھوڑے پر بیٹھنے میں مدد کر دینا تاکہ عزت رہ جائے۔تمہارا بہت بڑا احسان ہوگا مجھ پر"۔

ساتوشی ہنس دیا۔

"ضرور لائلہ ساما" !

www.novelsclubb.com

جیسے جیسے وہ کہتا گیا لائلہ ویسے ہی کرتی گئی۔ باگ کو پکڑ کر جب وہ گھوڑے پر بیٹھ گئی تب اسے معلوم ہوا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر چکی ہے۔ گہری سانس لے کر اس نے خود کو نارمل رکھا۔ اس کا گھوڑا بالکل سیاہ تھا۔

"ساتوشی مجھے ڈر لگ رہا ہے"۔

جب اس نے نارمل سے انداز میں پرل اور صیاد کو گھوڑے پر بیٹھتا دیکھا تو بولی۔

"کچھ نہیں ہوتا لائلہ ساما آپ بے فکر رہیں"۔

لائلہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور پھر دھیرے سے اس گھوڑے کے سیاہ بالوں کو ہاتھ لگایا۔ اس کی پسند بدلتی جا رہی تھی۔ سیاہ رنگ سے نہ جانے کیوں محبت سی ہوتی جا رہی تھی۔ یا شاید یہ سب اس کے بخت میں پھیلی سیاہی کی وجہ سے تھا۔

پرل گھوڑے پر بیٹھی تھی اور ساتھ میں ہی اشعر اور لیو کھڑے تھے۔ اشعر اسے گھوڑے کے بارے میں کچھ بتا رہا تھا۔ انہیں دیکھنے کے بعد لائلہ نے سامنے دیکھا جہاں دور دور تک سبزہ زار تھا۔ اسی طرح گردن دائیں جانب موڑی تو منظر مختلف تھا۔

دائیں جانب سبزہ زار کا اختتام ہوتا تھا اور جنگل کی شروعات۔ لمبے، اونچے، سیاہ درخت اس وقت کم از کم اسے تو ڈرا ہی رہے تھے۔ ساتوشی نے اس کے گھوڑے کی باگ سنبھالی اور دھیرے دھیرے آگے بڑھنے لگا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ساتوشی یہ بھاگے گا تو نہیں ناں"؟

"بالکل نہیں۔" ساتوشی نے یقین دلایا۔

لائلہ کو تسلی ہوئی تو وہ ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"جنگل کی سیر کرنا چاہیں گی"؟

تھوڑی دیر بعد ساتوشی نے ایک جگہ رک کر کہا۔

لائلہ نے اونچے، لمبے، خوفناک سیاہ درخت دیکھے تو فوراً نفی میں سر ہلایا۔

"کم آن لائلہ ساما! ابھی بھی ڈرتی ہیں آپ؟" ساتوشی نے اس کی کمزوری آزمائی۔

"ڈر... نہیں ہرگز نہیں۔ لائلہ کو اب ڈر نہیں لگتا۔" اس نے گردن اونچی کیے فخر سے کہا۔

"تو پھر چلیں"؟

"چلو"۔

ساتوشی نے دھیرے سے گھوڑے کی سمت بدلی اور اس جنگل کی جانب ہو لیا۔

"آپ ایش ساما کے لیے یقیناً بہت اہم ہیں"۔

چلتے چلتے وہ اب باتیں کرنے لگا تھا۔

"وہ کیسے"؟

"وہ آپ کی اتنی کیئر جو کرتے ہیں"۔

www.novelsclubb.com

"مفاد پرست لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔"لائلہ نے محض سوچا۔

"وہ صرف اس لیے کیونکہ میں جہان ساما کی بیٹی اور اشعر ساما کی بہن ہوں۔"نروٹھے پن سے جواب دیا گیا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے ایش ساما کنگ بن پائیں گے"؟

"جتنی مہارت سے وہ چالیں چلتا ہے اور جس قابلیت سے وہ کھیل کھیلتا ہے اس حساب سے تو وہ کنگ بن کر ہی دکھائے گا"۔

لہجے میں یقین تھا۔

"آپ کہہ رہی ہیں تو یقین کرنا ہی پڑے گا"۔

"لائلہ کہاں گئی"؟

اشعر نے جب لائلہ کو غائب پایا تو پریشان ہو کر سوال کیا۔اس کے سوال پر سب نے ارد گرد نظر دوڑائی مگر وہ کسی کو نہ نظر آئی۔

"میرے خیال سے سیر کرتے کرتے کافی دور نکل گئے ہیں۔"صیاد نے اندازہ لگایا۔

"کیا مطلب کوئی اور ساتھ تھا اس کے"؟

وہ مزید پریشان ہوا۔

پرل نے ایک نظر سب کو دیکھا۔صیاد،لیو باقی سب لوگ وہاں موجود تھے سوائے ساتوشی کے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں شاید ساتوشی۔" پرل نے کہا تو اشعر کو مزید فکر ہوئی۔

وہ فوراً گھوڑے پر بیٹھا۔

"میں لائلہ کو دیکھ کر آتا ہوں تم سب یہیں انتظار کرو"۔

"میں بھی ساتھ چلتی ہوں۔" پرل جو تھوڑی دیر پہلے اپنے سفید گھوڑے سے اتر چکی تھی دوبارہ اس پر سوار ہوئی۔ اگلے ہی لمحے ان دونوں کے گھوڑے جنگل کی جانب دوڑنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد لائلہ نے محسوس کیا کہ وہ اپنے مقام سے کافی دور آ گئے تھے۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو اسے ہر طرف درخت ہی درخت نظر آئے۔ اشعر، پرل اور باقی سب جیسے کھو سے گئے تھے۔

"ساتوشی ہم کافی دور آ گئے ہیں۔ ہمیں واپس چلنا چاہیے"۔

"جی لائلہ ساما!" ساتوشی نے ارد گرد متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ وہ مڑتے انہیں گھوڑوں کے کھروں کی آواز سنائی دی۔ آواز سے وہ محسوس کر سکتی تھی کہ کافی سارے گھوڑے ایک ساتھ اس طرف آ رہے تھے۔

"لگتا ہے پرل ساما اور اشعر ساما اسی طرف آ رہے ہیں"۔

لائلہ نے اندازہ لگایا جبکہ ساتوشی پر سوچ نگاہیں لیے دھیرے سے مسکرا دیا۔

چند ہی لمحوں میں اسے اپنے سامنے سے کچھ گھڑ سوار آتے دکھائی دیے۔ وہ سب سے سب نقاب پوش تھے۔ سیاہ نقاب انہیں مزید بھیانک بنا رہا تھا۔ ہاتھوں میں گنز اٹھائے وہ اس کے بالکل



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سامنے کافی فاصلے پر آ کر رک گئے۔لائلہ کے جسم سے تو تمام تر ہمت نچڑ گئی۔ مگر اس نے خود کو سنبھالنے رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

"اٹھاؤ اس لڑکی کو۔" ان سب میں سب سے آگے موجود شخص نے حکم دیا تو پیچھے سے باقی تمام گھڑ سوار لائلہ کی جانب بڑھنے لگے۔

ساتوشی نے پسٹل سنبھالی تو سامنے کھڑے گھڑ سوار نے فضا میں گولی چلائی۔

"ہلنا مت" !

گولی کی آواز سن کر بہت سے گھوڑوں نے بیک وقت اپنی اگلی دو ٹانگیں فضا میں بلند کیں۔ان میں ایک گھوڑا لائلہ کا بھی تھا۔اس کا توازن بگڑا تو اس نے ڈر کے مارے زوردار چیخ ماری اور باگ کس کے پکڑ لی۔گھوڑا واپس سے سیدھا ہوا تو وہ آگے کی جانب بھاگ پڑا۔باقی سب اپنے گھوڑوں پر قابو پا چکے تھے مگر وہ چونکہ نہیں جانتی تھی کہ گھوڑے کو کس طرح قابو کیا جاتا ہے اس لیے کچھ نہ کر پائی سوائے چلانے کے۔اس کی چیخیں اور اس کے گھوڑے کے کھروں کی آواز قریباً پورے جنگل میں گونج رہی تھی۔حال بے حال ہوتی وہ باگ کو کس کے پکڑے ہوئے آگے کی جانب جھک کر چیخ رہی تھی۔اس کی چیخیں سن کر گھوڑا مزید بگڑ رہا تھا اور اپنی پوری رفتار میں آگے کی جانب دوڑ رہا تھا۔پیچھے سے اسے گولیاں چلنے کی آواز سنائی دی۔پرل اور اشعر وہاں پہنچ چکے تھے۔ مگر انہی لوگوں کے ساتھ لڑنے میں مصروف تھے۔اس کا گھوڑا کافی دور آ چکا تھا


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور سنبھالے نہیں سنبھل رہا تھا۔اس کا وجود قریباً پورا کا پورا پسینے سے بھیگ گیا۔ تنفس کافی حد تک بگڑ گیا۔ باقاعدہ آنکھوں سے آنسو بھی بہہ نکلے۔تب ہی اس نے کچھ فاصلے پر اپنی دائیں جانب ایک اور گھوڑے کو بھاگتا محسوس کیا۔وہ اس کے بالکل ساتھ ساتھ دوڑ رہا تھا۔لائلہ میں اتنی ہمت نہ تھی کہ سر اٹھا کر گھڑ سوار کو ہی دیکھ لیتی۔وہ جو کوئی بھی تھا یقیناً اسے بچانے آیا تھا۔

"چیخنا بند کرو۔"اپنی ہی چیخوں میں اسے کسی کی آواز سنائی دی۔ایک بار نہیں بلکہ بار بار کوئی اس بات کو دہرا رہا تھا۔

"چیخنا بند کرو"۔

اس نے تھوک نگلا اور چلانا بند کیا۔آنکھیں خوف کے مارے میچ رکھی تھیں۔

"باگ کو اتنا سختی سے مت پکڑو"۔

وہ گھڑ سوار اس کے عین برابر تھا۔دونوں گھوڑوں کی رفتار ایک جیسی تھی۔مگر بیچ میں فاصلہ بہت تھا جو آہستہ آہستہ گھٹتا چلا جا رہا تھا۔

اس نے گڑبڑا کر باگ پر اپنی گرفت ڈھیلی کی۔

"اب اسے اپنی جانب کھینچو"۔

اس نے باگ کھینچی تو گھوڑے نے ایک بار پھر اپنی اگلی دو ٹانگیں اوپر کو اٹھائیں۔اس کا توازن پھر بگڑا اور باگ ہاتھوں سے چھوٹ گئی۔اس سے پہلے کہ وہ پیچھے کی جانب سے نیچے گرتی وہ


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھڑسوار اپنا گھوڑا لیے اس کے بالکل پیچھے پہنچ چکا تھا۔وہ جیسے ہی گری تو اس کے گھوڑے پر جا گری۔اس شخص نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا۔ان کی پوزیشن کچھ اس طرح تھی کہ وہ دائیں جانب دونوں ٹانگیں لٹکائے بیٹھی تھی۔سر اس کے کندھے سے ٹکار کھا تھا اور وہ شخص ایک بازو اس کے گرد حائل کیے مضبوطی سے اسے تھامے ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے باگ سنبھال رکھی تھی۔اس نے گھوڑے کی سمت بدلی اور پھر واپس کی جانب چل دیا۔

وہ سمجھ ہی نہ پائی کہ وہ کون تھا اور اسے کیوں بچا رہا تھا۔کیوں اس کی حفاظت کر رہا تھا۔ایک جگہ اچانک ہی وہ رکا۔لائلہ نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں اور سر سیدھا کیا۔

"اترو"۔

اس کی آواز....اب کہ پہلی بار اس نے اس آواز پر غور کیا۔شناسا اور پسندیدہ آواز....چند لمحے تو وہ یوں ہی بیٹھی رہی۔پھر سکتے کی حالت میں سر اٹھا کر اس شخص کو دیکھا۔تب وہ اس نقاب پوش کی محض آنکھیں ہی دیکھ پائی۔سنہری اور پر کشش آنکھیں۔جن کو دیکھنے کے لیے اس کی آنکھیں ترس گئی تھیں۔

تب ہی سامنے سے اسے ساتوشی آتا دکھائی دیا۔ساتھ میں صیاد بھی تھا۔

"اسے چھوڑ دو۔" صیاد نے ان کے پاس پہنچ کر ہانپتے ہوئے کہا۔

"اترو"۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی آواز سن کر لائلہ ٹرانس کی سی کیفیت میں اتری۔ نگاہیں اس کی آنکھوں پر جم سی گئی تھیں۔ وہ نقاب پوش چند قدم پیچھے ہوا۔ گن نکالی۔ ساتوشی اور صیاد لائلہ کے پاس پہنچ چکے تھے۔ تب ہی اس نے گن لائلہ کی جانب اٹھائی۔ نشانہ باندھا ....

لائلہ سانس روکے اسے دیکھ رہی تھی۔ لمحے بھر کو اس کی حرکت پر یقین ہی نہ آیا۔ کیا وہ اس پر گولی چلانے والا تھا؟ وفا پر؟ اپنی وفا پر؟

صیاد نے اپنی گن نکالی اور اس نقاب پوش کی کنپٹی کا نشانہ باندھا۔

"گن چلاؤ گے تو مرو گے۔" صیاد نے اسے وارن کیا۔ مگر وہ شخص مسلسل اس لڑکی کو دیکھے جا رہا تھا جو آنکھوں میں ڈھیروں بے یقینی لیے اسے دیکھ رہی تھی۔

ایک ....

دو....

تین....

تب ہی فضا میں گولیاں چلنے کی آواز بلند ہوئی۔ گولی نہیں گولیاں.... ایک نہیں چار گولیاں۔ ایک گولی دور سے آتے اشعر کی گن سے نکلی تھی جو اس نقاب پوش کی بازو کا ماس چیرتی ہوئی نکلی تھی۔ دوسری گولی اس نقاب پوش کی گن سے نکلی تھی۔ چونکہ اس کے اسی بازو پر گولی لگی تھی جس سے اس نے نشانہ باندھ رکھا تھا اس لیے نشانہ چوک گیا اور اس کی گن سے نکلنے والی


www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گولی لائلہ کے کندھے اور گردن کے عین درمیان سے ہوتی ہوئی ساتوشی کی گردن کے آر پار ہو گئی۔اس سے چند پل پہلے ساتوشی نے گولی چلائی تھی جو صیاد کے کندھے پر لگی تھی اور اس وجہ سے صیاد کی گن سے نکلنے والی گولی دور کسی درخت کو جا لگی تھی۔ایک ساتھ کئی لوگوں کا خون بہا تھا۔وہ سکتے میں چلی گئی۔وجود برف کی مانند ٹھنڈا پڑ گیا۔وہ کسی بت کی طرح کھڑی خود کو یقین دلا رہی تھی کہ گولی چلانے والا ہادی ہی تھا۔ہادی نے اس پر گولی چلائی تھی۔وہ واقعی اس کا دشمن تھا۔

ساتوشی زمین پر ڈھے گیا۔لیو صیاد کے پاس پہنچا اور اسے سنبھالا۔نقاب پوش بازو پر ہاتھ رکھے خون روکنے کی سعی کرتا پیچھے کی جانب چلا گیا۔وہ ایک ہاتھ سے باگ سنبھالے ہوئے تھا۔وہ یقیناً بہت اچھا گھڑ سوار تھا۔

تب ہی اشعر اس کے پاس پہنچا اور کندھوں سے جھنجھوڑ کر اسے ہوش میں لانا چاہا جو بے جان ہوئی ٹھہری تھی۔

"کون تھا وہ؟" اشعر کا پہلا سوال یہی تھا۔

جواب دینے کی بجائے وہ ابھی بھی اس بے رحم نقاب پوش کو جاتا دیکھ رہی تھی۔اشعر کی آواز اسے کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔

"لائلہ میں نے پوچھا کون تھا وہ"؟



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بار بار جھنجھوڑنے پر لائلہ نے نگاہوں کا زاویہ بدل کر سامنے کھڑے اشعر کو دیکھا۔ نظروں سے نظریں ملیں تو اشعر نے اس کی آنکھوں میں سوائے ویرانی کے کچھ نہ دیکھا۔

"تمہارا چہرہ بتارہا ہے کہ تم اسے جانتی ہو۔" اس نے اس کے کندھوں پر اپنی گرفت مضبوط کی۔ "بتاؤ کون تھا وہ"؟

"ہادی۔" اس کے لبوں نے حرکت کی۔ آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ وجود ایک دم گرم پڑ گیا۔ جیسے اس کا وجود کسی آگ میں جلنے لگا ہو۔ ساتھ کھڑی پرل نے جو ساتوشی کی نبض چیک کر رہی تھی، ایک جھٹکے سے گردن موڑ کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اس جانب جہاں سے وہ نقاب پوش گیا تھا۔

"ہادی"۔

پرل نے بنا آواز اس کا نام دہرایا۔ بے یقینی سے....

www.novelsclubb.com


WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB